عمران سیریز

مکمل ناول

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز، پاک گیٹ، ملتان

میں مارشل آرٹ کے ماہر خالی ہاتھ لڑتے ہیں اور انہیں مارشل آرٹ کا ماہر بھی کہا جاتا ہے ۔حالانکہ انہیں کراٹے اور جوڈو میں ماہر کہلانا چاہیے امید ہے آپ وضاحت ضرور کریں گے "۔

محترم فیصل عباس وحشی صاحب ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ ۔جہاں تک مارشل آرٹ کا تعلق ہے تو یہ ایک جامع اصطلاح ہے ۔آپ نے مارشل آرٹ کا جو مطلب لکھا ہے وہ صرف دنیا کے ایک مخصوص خطے میں لیا جاتا ہے ۔جبکہ پوری دنیا میں مارشل آرٹ میں مخالف کو زیر کرنے کا ہر وہ فن شامل ہے جس میں جسمانی طاقت کے ساتھ ساتھ ذہانت کا استعمال کسی بھی شکل میں کیا جاتا ہو ہتھیاروں کے ساتھ یا ہتھیاروں کے بغیر۔ لیکن یہ بات البتہ درست ہے کہ جدید ہتھیار جن میں بارودی، شعاعی یا کیمیائی ہتھیار شامل ہیں کا استعمال اس آرٹ میں شامل نہیں سمجھا جاتا۔ البتہ ان ہتھیاروں سے بچنے کا فن مارشل آرٹ ہی سمجھا جاتا ہے ۔امید ہے وضاحت ہو گئی ہو گی ۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران نے کار سنٹرل انٹیلی جنس کے ہیڈ کوارٹر کی پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا سپرنٹنڈنٹ فیاض کے دفتر کی طرف بڑھنے لگا ۔فیاض کا چپڑاسی اسے دور سے ہی دروازے کے باہر اٹن شن پوزیشن میں کھڑا نظر آ گیا اور اسے اس حالت میں دیکھتے ہی عمران سمجھ گیا کہ سوپر فیاض اپنے پورے کروفر سمیت دفتر میں موجود ہے کئی دنوں سے وہ فارغ تھا اور فیاض سے ملے ہوئے بھی کافی دن ہو گئے تھے ۔اس لئے آج ناشتے کے بعد اس نے سوپر فیاض سے ملاقات کا پروگرام بنایا تھا ۔ عمران کے قریب پہنچتے ہی چپڑاسی نے ہاتھ اٹھا کر عمران کو سلام کیا لیکن اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔

"صاحب مصروف ہیں جناب اور ان کا حکم ہے کہ جب تک وہ حکم نہ دیں کسی کو بھی دفتر میں نہ آنے دیا جائے "...... چپڑاسی نے سلام

کرنے کے ساتھ ساتھ انتہائی پریشان سے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" کیا میرے متعلق اس نے خاص طور پر حکم دیا ہے "....... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جناب انہوں نے کہا ہے کہ چاہے بڑے صاحب ہی کیوں نہ آئیں"۔ چپڑاسی نے ہچکچاتے ہوئے انداز میں جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" اکیلا ہے یا "....... عمران نے مسکراتے ہوئے قدرے پراسرار لہجے میں کہا۔

" اکیلے ہی جناب۔ قطعی اکیلے۔ سیکرٹری صاحبہ بھی نہیں ہیں "۔ چپڑاسی نے شاید عمران کا مطلب سمجھتے ہوئے جواب دیا۔

" او۔کے۔ جب وہ فارغ ہو جائے تو اسے بتا دینا کہ میں آیا تھا۔ میں نے سوچا تھا کہ بڑے صاحب کے پاس جانے سے پہلے تمہارے چھوٹے صاحب سے مل لوں۔ لیکن اب اس کی قسمت۔ میں کیا کر سکتا ہوں "....... عمران نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا اور تیزی سے اس طرف کو مڑنے لگا جدھر ڈائریکٹر جنرل کا دفتر تھا۔

" صص۔ صاحب میں۔ غریب آدمی ہوں۔ صاحب "....... چپڑاسی کی حالت یکلخت غیر ہو گئی۔ وہ پرانا آدمی تھا اس لئے عمران کی بات کو فوراً ہی سمجھ گیا تھا کہ اب عمران اپنے ڈیڈی کے دفتر جا کر کوئی ایسی بات کرے گا کہ سوپر فیاض کی شامت آجائے گی اور یہ بھی اسے معلوم

تھا کہ بالآخر نزلہ اسی پر ہی گرے گا۔ اس لئے وہ بری طرح گھبرا گیا تھا۔

" کمال ہے۔ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے آفس میں سپرنٹنڈنٹ کے چپڑاسی ہو اور غریب ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے "....... عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا اور چپڑاسی نے بے اختیار دانت نکال دیئے۔

" چلو پھر ایسا کرو کہ تم میرے لئے مشروب کی ایک بوتل لے آؤ۔ میں تمہاری غیر حاضری میں خود ہی اندر جانے کی کوئی سبیل پیدا کر لوں گا "....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یس سر۔ یس سر "....... چپڑاسی نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور تیزی سے کنٹین کی طرف بڑھ گیا۔ کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران اس کی غیر حاضری کا جواز بنا رہا ہے اور عمران نے آگے بڑھ کر دروازے پر اتنے زور سے اور مسلسل مکے برسانے شروع کر دیئے جیسے اگر چند لمحے مزید دروازہ نہ کھلا تو وہ دروازہ توڑنے سے بھی دریغ نہ کرے گا اور پھر دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا۔

" تم۔ تم۔ یہ تم دروازے پر مکے برسا رہے تھے۔ کہاں گیا وہ چپڑاسی۔ میں اسے گولی مار دوں گا "....... دروازے پر کھڑے سوپر فیاض نے حیرت اور غصے سے بھرے لہجے میں کہا اس کے چہرے پر شدید ترین غصے کے تاثرات نمایاں تھے لیکن شاید عمران کو سامنے کھڑے دیکھ کر ان تاثرات میں حیرت کا عنصر بھی شامل ہو گیا تھا۔

" وہ میرے لئے مشروب کی بوتل لینے گیا ہے۔ اس کا کہنا تھا کہ بے شک جتنے مکے برسائے جائیں دروازہ نہیں کھل سکتا جبکہ میں نے چیلنج

کیا تھا کہ اس کے بوتل لے آنے سے پہلے پہلے دروازہ کھل چکا ہوگا اور دیکھو میں چیلنج میں کامیاب ہو گیا ہوں "...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں انتہائی کانفیڈینشل سرکاری کام کر رہا ہوں ۔ اس لئے سوری تم سے نہیں مل سکتا "...... فیاض نے رعب دار لہجے میں کہا اور دروازہ بند کرنے ہی لگا تھا کہ عمران نے پیر دروازے پر رکھ کر اسے بند ہونے سے روک دیا۔

" میں بھی کانفیڈینشل سرکاری رپورٹ لے کر تمہارے بڑے صاحب کے پاس جا رہا ہوں ۔ بعد میں کوئی گلہ نہ کرنا "...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

" رک جاؤ ۔ میں کہتا ہوں رک جاؤ "...... یکلخت فیاض نے دروازہ کھول کر باہر آتے ہوئے دانت پیسنے کے سے انداز میں کہا۔

" سوری ۔ میں تمہاری طرح سرکاری ملازم نہیں ہوں ۔ اپنی مرضی کا مالک ہوں "...... عمران نے کہا اور قدم آگے بڑھا دیئے۔

" میں کہتا ہوں رک جاؤ "...... فیاض نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی آگے بڑھ کر اس نے عمران کا بازو پکڑ کر ایک جھٹکے سے اس کا رخ اپنی طرف کر دیا۔

" بغیر کسی وارنٹ کے تم نے پاکیشیا کے ایک معزز شہری کی آزادی میں خلل ڈالنے کی کوشش کی ہے ۔ جانتے ہو اس جرم میں تمہیں کتنی سزا ہو سکتی ہے "...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

" گولی مار دو مجھے سمجھے ۔ مار دو گولی ۔ لعنت ہے اس نوکری پر ۔ باپ ہے تو وہ دھمکیاں دے دے کر پاگل کر دیتا ہے اور بیٹا ہے تو وہ بھی مجھے ہی دھمکیاں دیتا ہے ۔ مار دو گولی مجھے ۔ چڑھا دو سولی پر "........ فیاض نے ایسے لہجے میں چیختے ہوئے کہا کہ عمران سمجھ گیا کہ فیاض اب جھلاہٹ کے عروج پر پہنچ چکا ہے۔

" ارے ارے تم سپرنٹنڈنٹ ہو ۔ کم از کم اس عہدے کے وقار کا خیال تو کیا کرو ۔ یوں برآمدے میں کھڑے ہو کر چیخنا وقار کے خلاف ہے ۔ ایسا کرو ساؤنڈ پروف کمرہ بنوالو ۔ پھر جتنا جی چاہے چیخ لیا کرنا "۔ عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے نرم لہجے میں کہا۔

" آؤ میرے ساتھ ۔ اب مجھے کسی بات کی پرواہ نہیں ہے ۔ یہی ہے کہ بڑے صاحب مجھے گولی مار دیں گے ۔ اس روز روز کی بک بک جھک جھک سے تو میری جان چھوٹ جائے گی "........ فیاض نے اسی طرح جھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور تیزی سے مڑ کر دفتر کی طرف بڑھ گیا عمران اس کے پیچھے چل پڑا ۔ ویسے وہ دل ہی دل میں حیران ہو رہا تھا کہ آخر ایسی کیا بات ہو گئی ہے جس نے سوپر فیاض کو اس حالت تک پہنچا دیا ہے۔

دفتر کی میز پر ایک فائل کھلی ہوئی دکھائی دے رہی تھی ۔ فیاض نے ایک جھٹکے سے فائل بند کی اور پھر اسے اٹھا کر ایک طرف پڑے ٹرے میں اس طرح پھینک دیا جیسے وہ اس کے لئے اب بے کار ہو چکی ہو اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی بات ہوتی ۔ چپڑاسی بوتل ہاتھ میں

پکڑے ڈرتا ڈرتا اندر داخل ہوا اور اس نے خاموشی سے بوتل عمران کے سامنے رکھی اور پھر کان دبائے واپس مڑ گیا۔

"سنو"........ فیاض نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"ج۔ج۔جی جی۔مم۔میں"۔چپڑاسی نے مڑ کر انتہائی عاجزانہ سے لہجے میں کہنا شروع کیا۔وہ شاید اس بات کی وضاحت کرنا چاہتا تھا کہ وہ دروازے پر موجود نہ تھا اس لئے عمران نے دروازہ کھلوایا ہے۔

"میرے لئے بھی بوتل لے آؤ۔جلدی"........ فیاض نے کہا۔

"یس سر۔یس سر"۔چپڑاسی نے یکلخت خوش ہوتے ہوئے کہا اور تیزی سے دوڑتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"یہ تم پی لو۔تاکہ تمہارے حواس بحال ہو سکیں"........ عمران نے اپنے سامنے پڑی بوتل اٹھا کر فیاض کے سامنے رکھتے ہوئے انتہائی خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔تم پیئو۔ہمدردی کا شکریہ"........ فیاض نے اس بار قدرے نارمل لہجے میں کہا۔

"ارے ارے تمہارا ہی مال ہے۔پیئو"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور فیاض نے پہلی بار مسکراتے ہوئے بوتل اٹھا لی اور پھر اس میں موجود سٹرا اس نے نکال کر ایک طرف پھینکا اور بوتل منہ سے لگا کر اس طرح غٹاغٹ پینے لگا جیسے اسے شدت کی پیاس لگ رہی ہو اور پھر اس نے بوتل اس وقت واپس میز پر رکھی جب اس میں موجود مشروب کا آخری قطرہ تک اس کے حلق سے نیچے نہ اتر گیا۔

"تمہاری حالت بتا رہی ہے کہ ایک بوتل سے تمہارا مسئلہ حل نہ ہوگا۔پورا کریٹ منگوانا پڑے گا"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارے ڈیڈی نے واقعی مجھے پاگل کر رکھا ہے۔کاش میں اس محکمے میں نوکری کرنے کی بجائے کسی اور محکمے میں نوکری کر لیتا"۔ فیاض نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں میں ایک مشورہ دوں"........ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مشورہ کیسا مشورہ"۔فیاض نے چونک کر پوچھا وہ اب پوری رہا تھا۔ نارمل ہو چکا تھا۔

"نوکری سے استعفیٰ دے دو۔بہت کر لی ہے نوکری۔ویسے بھی جب تمہاری جگہ تمہارا کوئی ماتحت سپرنٹنڈنٹ بنے گا تو پھر ڈیڈی کو معلوم ہوگا کہ تمہارے اندر کتنی صلاحیتیں تھیں"۔عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔تو یہ ہے تمہارا مشورہ۔تم میرے ہمدرد ہو۔استعفیٰ دے کر کیا کروں گا۔بولو۔ابھی میرے بچے چھوٹے ہیں۔کیا نان چھولے بیچوں گا"........ فیاض کو ایک بار پھر غصہ آنے لگا تھا۔

"ارے تمہیں کیا ضرورت ہے نان چھولے بیچنے کی۔اتنا کچھ کما لیا ہے تم نے کہ تمہاری سات چھوڑ، سات ہزار نسلیں بھی اگر بیٹھ کر کھائیں تو ختم نہیں ہو سکتا"........ عمران نے کہا۔

"بکواس مت کرو۔تمہارا خیال ہے کہ میں رشوت لیتا ہوں"۔

فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ارے ارے رشوت کا تو لفظ ہی ڈکشنری سے غائب کر دیا گیا ہے اب تو اسے نذرانہ ۔ فیس ۔ حق اور نجانے کیا کیا کہا جاتا ہے "....... عمران نے کہا اور فیاض نے بولنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ چپڑاسی دوسری بوتل اٹھائے اندر داخل ہوا اور بڑے مؤدبانہ انداز میں بوتل سمیت سوپر فیاض کی طرف بڑھنے لگا۔

" عمران کو دو ۔ میں نے پی لی ہے "...... سوپر فیاض نے کہا اور ڑاسی نے مڑ کر بوتل عمران کے سامنے رکھ دی اور تیزی سے واپس مڑ

تیزی " یہ بھی پی لو ۔ دراصل میں تمہیں پریشان دیکھ ہی نہیں سکتا ۔ نجانے تم سے کیسی محبت اور انسیت ہو گئی ہے کہ تمہیں پریشان دیکھ کر میرے دل کو کچھ ہونے لگ جاتا ہے "...... عمران نے بوتل اٹھا کر فیاض کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

" ارے نہیں ۔ شکریہ ۔ تم واقعی میرے سچے دوست ہو اور مجھے تمہاری دوستی پر فخر ہے "...... فیاض عمران کی توقع کے عین مطابق پوری طرح رام ہو چکا تھا۔

" یہ بھی تمہاری اعلیٰ ظرفی ہے ۔ ورنہ آج کل تو مخلص دوستی کو بھی لوگ کسی نہ کسی غرض سے منسلک کر دیتے ہیں "...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ فیاض کوئی جواب دیتا ۔ میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی ۔ فیاض نے ہاتھ بڑھا

کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... فیاض نے سپاٹ سے لہجے میں کہا۔

" کام مکمل ہو گیا ہے "...... دوسری طرف سے غصیلی آواز سنائی دی۔

" نہیں سر ۔ ابھی مکمل نہیں ہوا ۔ کر رہا ہوں "...... فیاض نے جواب دیا۔

" جلدی کرو ۔ میں اس کے انتظار میں بیٹھا ہوں "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

" دیکھا ۔ اس لئے دروازہ بند کر کے اس فائل میں سر کھپا رہا تھا ۔ اب بولو کیا کروں "...... فیاض نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

" ہے کیا اس فائل میں جسے تم نے جان کا روگ بنا لیا ہے "۔ عمران نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

" ہونا کیا ہے ۔ بس میرے لئے عذاب بنا دیا ہے ۔ اچانک بیٹھے بیٹھے حکم دے دیا ہے کہ دارالحکومت میں جتنے ہوٹلوں کے پاس شراب کے سرکاری لائسنس ہیں ان سب کی تفصیل اکٹھی کروں ۔ ان کے کوٹے لکھوں اور یہ بھی لکھوں کہ میں نے انہیں آخری بار کب چیک کیا ہے "...... فیاض نے جواب دیا

" تو تمہارے پاس اتنا بڑا عملہ ہے ۔ اسے دے دو ۔ کوائف اکٹھے ہوتے رہیں گے ۔ تم سپرنٹنڈنٹ ہو ۔ ریکارڈ کلرک تو نہیں ہو "۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب کیا بتاؤں ۔ اس ٹائپ کی ساری معلومات میں نے صرف اپنے پاس رکھی ہوئی ہیں ۔ محکمے کو اس کی خبر ہی نہیں "...... فیاض نے سر جھکاتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا ۔ وہ اب سمجھا تھا کہ آخر فیاض کیوں اس قدر الجھا ہوا ہے ۔

"تو کیا ہوا ۔ تم یہ ساری معلومات محکمے کو بھجوا دو ۔ وہ فائل تیار کر لے گا "...... عمران نے جان بوجھ کر لطف لیتے ہوئے کہا حالانکہ اسے معلوم تھا کہ فیاض مر تو سکتا ہے لیکن ایسا کبھی نہیں کر سکتا ۔ ورنہ ظاہر ہے سارے محکمے کو اس کا علم ہو جاتا کہ فیاض کہاں کہاں سے کیا کیا حاصل کرتا ہے ۔

"بکواس مت کرو اور تم نے اب بوتل پی لی ہے ۔ اب تم جاؤ تاکہ میں فائل مکمل کر سکوں ورنہ "...... فیاض نے کہا ۔

"خواہ مخواہ سر دردی کر رہے ہو ۔ میں ڈیڈی کے پاس جا کر زبانی ساری تفصیل بتا دیتا ہوں ۔ یہ کوئی مشکل کام ہے "...... عمران نے کہا تو فیاض بے اختیار اچھل پڑا ۔

"ہونہہ ۔ تو تم اب مجھ سے دشمنی کرو گے ۔ مجھ سے ۔ تم ہو ہی کمینے اور خود غرض ۔ تم "...... فیاض نے یکلخت غصے سے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا ۔

"ارے ارے میں تو تمہارا فائدہ کر رہا ہوں ۔ مجھے معلوم ہے کہ ڈیڈی یہ سب کچھ کیوں کرا رہے ہیں ۔ انہیں ضرور کسی طرف سے اطلاع مل گئی ہو گی تمہارے نذرانوں کی اور اب وہ تمہاری فائل کسی

دوسرے کو دے کر باقاعدہ چیکنگ کرائیں گے اور چونکہ یہ سب کچھ تحریر میں ہو گا اس لئے تمہارے بچ جانے کا ایک فیصد بھی سکوپ باقی نہ رہے گا ۔ جب کہ میں زبانی بتاؤں گا اور بعد میں تم اطمینان سے مکر بھی سکتے ہو "...... عمران نے جواب دیا ۔

"اوہ ۔ تو یہ بات ہے ۔ اب کیا ہو گا ۔ اب میں کیا کروں " ۔ فیاض بری طرح گھبرا گیا ۔ کیونکہ اسے بھی سمجھ آ گئی تھی کہ عمران جو کچھ کہہ رہا ہے ویسا ہو بھی سکتا ہے ۔

"کسی مخلص دوست کی خدمات حاصل کرو "...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"خدمات ۔ کیا مطلب ۔ کیسی خدمات "...... فیاض نے چونک کر پوچھا ۔

"ڈیڈی کا ذہن بدلنے کے لئے ۔ اس طرح کہ وہ اس فائل کو ہی بھول جائیں اور مجھے معلوم ہے کہ ایک بار ڈیڈی کسی اور چکر میں الجھ گئے تو پھر انہیں شاید ہی اس کا دوبارہ خیال آئے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ پھر تم کچھ کرو پلیز عمران ۔ میرے اچھے دوست " ۔ فیاض بے اختیار منتوں پر اتر آیا ۔

"لیکن ابھی تو تم کہہ رہے تھے کہ میں کمینہ اور خود غرض ہوں " ۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ وہ ۔ وہ تمہیں تو نہیں کہہ رہا تھا ۔ وہ تو میں اپنے آپ کو

کہہ رہا تھا ۔ تم تو انتہائی مخلص ۔ ہمدرد ۔ نیک صالح دوست ہو "۔ فیاض نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" چلو اگر تم کہتے ہو تو میں تمہارے لئے یہ کام کر دیتا ہوں ۔ لیکن وعدہ کرنا پڑے گا کسی بڑے ہوٹل میں لنچ کا "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" وعدہ ۔ پختہ وعدہ "....... فیاض نے فوراً ہی وعدہ کرتے ہوئے کہا اور عمران نے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر دیا۔

" یس "....... دوسری طرف سے سخت آواز سنائی دی ۔

" علی عمران ولد سر عبدالرحمن بول رہا ہوں "....... عمران نے بڑے نیاز مندانہ لہجے میں کہا۔

" تم ۔ تم کہاں سے بول رہے ہو ۔ انٹر کام سے بات کرنے کا مطلب ہے کہ تم دفتر سے ہی بات کر رہے ہو "....... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" جی ہاں ۔ میں سوپر فیاض کے دفتر میں ہوں ۔ یہ تو دروازہ بند کر کے کسی فائل میں بیٹھا سر کھپا رہا تھا ۔ کم از کم چار سو مکے دروازے مارنے پڑے ۔ تب جا کر اس نے دروازہ کھولا ہے اور اب یہ مان ہی نہیں رہا کہ آپ کا نام سر عبدالرحمن ہے اس کی یہی ضد ہے کہ آپ کا نام سر رحمن ہے میں نے اسے لاکھ سمجھایا ہے کہ خالی سر رحمن کہنا دینی لحاظ سے درست نہیں ہے ۔ کیونکہ رحمن تو اللہ تعالیٰ کا نام ہے ۔ آپ کا نام عبدالرحمن ہے ۔ یعنی رحمن کا بندہ ۔ لیکن اس کے باوجود یہ نہیں

مان رہا ۔ اب آپ خود ہی بتائیں کہ اسے کیسے سمجھایا جائے "....... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" نانسنس ۔ یہ کیا بات ہوئی ۔ وہ کیوں نہیں مان رہا ۔ رسیور دو اسے "....... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور فیاض کی طرف بڑھا دیا۔

" یس سر "....... فیاض نے ڈرتے ڈرتے لہجے میں کہا۔

" سنو ۔ عمران درست کہہ رہا ہے ۔ پورا نام ہی استعمال ہونا چاہئے اور سنو ۔ عمران سے تم نے فائل کے متعلق کچھ نہیں کہنا ۔ اٹ از ڈیپارٹمنٹ سیکرٹ اور اسے بھگاؤ یہاں سے تاکہ تم فائل مکمل کر سکو"....... سر عبدالرحمن کی آواز سنائی دی اور عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور فیاض کے ہاتھ سے جھپٹ لیا۔

" ہیلو ڈیڈی ۔ آپ بتائیں گے یا مجھے اماں بی سے پوچھنا پڑے گا کہ نکاح میں آپ کا پورا نام استعمال ہوا تھا یا ۔ مم میرا مطلب ہے کہ اگر وہاں بھی پورا نام استعمال نہیں ہوا تو پھر ۔ اب آپ بہتر سمجھ سکتے ہیں"....... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

" یو نانسنس ۔ کیا بکواس کر رہے ہو اور سنو ۔ فیاض ایک اہم سرکاری کام میں مصروف ہے ۔ تم اب دفع ہو جاؤ ۔ سرکاری کام میں مداخلت مت کرو "....... سر عبدالرحمن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" تو میں آپ کے پاس حاضر ہو جاتا ہوں ۔ آپ تو ظاہر ہے فارغ ہی بیٹھے ہوں گے ۔ ورنہ پہلے تو جب بھی فون کرو ۔ یہی معلوم ہوتا ہے کہ

آپ کسی میٹنگ میں گئے ہوئے ہیں اور ویسے بھی ڈیڈی بڑا عرصہ ہو گیا ہے آپ کے نیاز ہی حاصل نہیں ہو سکے۔ وہ قرض دار روزانہ میری جان کھا رہے ہیں اور میں انہیں یہ کہہ کہہ کر تنگ آچکا ہوں کہ ڈیڈی فارغ ہوں تو ان کا کام ہو سکے"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"تمہارا مطلب ہے۔ ادھار تم لیتے رہو اور ادائیگی میں کروں۔ کیوں۔ خود بھگتا کرو اپنے مسائل سمجھے اور میں مصروف ہوں تمہاری طرح بیکار نہیں ہوں"...... سر عبدالرحمن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اماں بی کے پاس چلا جاتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"پھر وہی بکواس...... وہ بھی تو میرے سر چڑھ جائے گی۔ بولو کتنا ادھار ہے۔ میں چیک بھجوا رہا ہوں اور سنو۔ آئندہ اگر ادھار لیا تو رقم دینے کی بجائے گولی مار دوں گا"...... سر عبدالرحمن نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔

"بالکل معمولی سا ادھار ہے۔ بالکل معمولی سا۔ یہی صرف بیس ہزار روپے۔ آئندہ کے لئے تو میں نے واقعی کانوں کو ہاتھ لگا لیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں چیک بھجوا رہا ہوں اور سنو۔ میرے پاس آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں میٹنگ میں جا رہا ہوں۔ سمجھے"۔ دوسری

طرف سے سر عبدالرحمن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"تم واقعی شیطان ہو۔ پورے شیطان۔ اب واقعی صاحب دفتر سے بھاگ جائیں گے"...... فیاض نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آدمی اپنے دوستوں سے پہچانا جاتا ہے اور تم میرے دوست ہو۔ اس لئے اگر میں شیطان ہوں تو ٹھیک ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور فیاض بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔ اب اس کا انداز بتا رہا تھا کہ اس کے ذہن سے بوجھ ہٹ گیا ہے۔

"تم مجھ سے بہت آگے ہو۔ میں تو ہوٹلوں کے مینجروں اور مالکوں کو ہاتھ دکھاتا ہوں۔ مگر تم نے تو سر عبدالرحمن۔ ارے ہاں یہ عبدالرحمن نام اچانک کہاں سے ٹپک پڑا۔ آج تک تو سب لوگ سر رحمن ہی کہتے چلے آ رہے ہیں۔ تم بھی یہی کہتے تھے"...... فیاض نے بات کرتے کرتے چونک کر کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"غلطی کا علم جس وقت بھی ہو۔ اسی وقت اسے درست کر لینا چاہئے۔ ڈیڈی کے ایک پرانے دوست رسالت خان مجھ سے ملے اور انہوں نے ڈیڈی کا پورا نام عبدالرحمن لیا تو مجھے واقعی یہ نام اجنبی سا لگا لیکن پھر رسالت خان نے وضاحت کی کہ ایسا نام پورا لینا چاہئے۔ تو مجھے واقعی احساس ہو گیا کہ نادانستگی میں ہم سب صریحاً غلطی کر رہے تھے بہرحال اب لنچ کہاں کرا رہے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" جہاں تم کہو۔ ویسے بیس ہزار روپے تو تم نے کمالئے ہیں۔ اس لئے لنچ کھلانے کا حق تمہارا بنتا ہے"...... فیاض بھی اب پوری طرح موڈ میں آگیا تھا۔

" اچھا۔ باپ سے اگر بیٹا رقم لے تو تم اسے کمائی کہتے ہو اور تم اگر مینجروں اور "...... عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

" بس۔ بس۔ آج سارے ہی لفظ غلط ثابت ہو رہے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ بولو کہاں لنچ کرو گے"...... فیاض نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

" سنا ہے نیا ہوٹل لالہ زار بے حد خوبصورت ہوٹل ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ اچھا ہوٹل ہے لیکن تم تو ایسے بات کر رہے ہو جیسے آج تک تم وہاں گئے ہی نہیں۔ حالانکہ اس کا افتتاح ہوئے چار ماہ گزر چکے ہیں"...... فیاض نے کہا۔

" ارے...... مجھ جیسا غریب آدمی وہاں کیسے جا سکتا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ فیاض کچھ کہتا۔ دروازہ کھلا اور سر عبدالرحمن کا چپڑاسی اندر داخل ہوا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر ہاتھ میں پکڑا ہوا لفافہ عمران کی طرف بڑھا دیا۔

" بڑے صاحب نے دیا ہے آپ کے لئے"...... چپڑاسی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" بڑے صاحب دفتر میں ہیں یا چلے گئے ہیں"...... فیاض نے جلدی سے پوچھا۔

" صاحب چلے گئے ہیں"...... چپڑاسی نے جواب دیا اور فیاض نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلاتے ہوئے واپس جانے کا اشارہ کر دیا۔ عمران اس دوران لفافہ کھول کر اس میں موجود چیک کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ پھر اس نے مسکراتے ہوئے چیک واپس لفافے میں ڈالا اور لفافہ جیب میں رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

" آؤ چلیں۔ پہلے ہی کافی وقت ضائع ہو گیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

" اچھا تو یہ وقت ضائع ہوا ہے۔ بیس ہزار روپے بیٹھے بٹھائے مل گئے اور لنچ بھی مفت میں کرو گے۔ یہ وقت ضائع ہوا ہے"۔ فیاض نے کرسی سے اٹھتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

ارے بیس ہزار سے کیا ہوتا ہے۔ ایک قرض دار کا کھاتہ بھی پورا نہ ہو گا۔ یہ تو اونٹ کے منہ میں زیرہ بلکہ ایک بٹا ہزار زیرہ کہو"...... عمران نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

" تو زیادہ مانگ لینے تھے۔ تمہیں کسی نے روکا تو نہیں تھا"...... فیاض نے سٹینڈ پر موجود کیپ اٹھا کر سر پر رکھتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ تاکہ ڈیڈی صاف انکار کر دیتے۔ بھائی تمہارے بڑے صاحب ہیں۔ تمہاری طرح ان کا بھی موڈ دیکھنا پڑتا ہے"...... عمران نے کہا اور فیاض بے اختیار ہنس پڑا۔

تھوڑی دیر بعد عمران کی کار ہیڈ کوارٹر سے نکل کر ہوٹل لالہ زار کی

طرف بڑھی چلی جارہی تھی۔ فیاض سائیڈ سیٹ پر بیٹھا تھا۔

"کیا تم واقعی پہلے کبھی لالہ زار میں نہیں گئے ہو" .... فیاض نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"لنچ کرنے تو واقعی نہیں گیا البتہ ڈنر شاید بیس بائیس بار کر چکا ہوں" .... عمران نے جواب دیا تو فیاض نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"تو تم نے پہلے کیوں کہا تھا کہ" .... فیاض نے غصیلے لہجے میں کہنا شروع کیا۔

"پہلے میں تمہارے دفتر میں بیٹھا ہوا تھا۔ وہاں ظاہر ہے بغیر تھرڈ ڈگری کے سچ کون بولتا ہے اور اب تم میری کار میں بیٹھے ہوئے ہو۔ جہاں سچ خود بخود منہ سے باہر آجاتا ہے" .... عمران نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا اور فیاض بے اختیار ہنس پڑا۔

کار تھوڑی دیر بعد ہوٹل لالہ زار کی عالیشان عمارت کے کمپاؤنڈ گیٹ میں مڑ گئی اور عمران نے کار پارکنگ میں جا کر روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔ فیاض بھی نیچے اترا اور عمران ابھی کار لاک کر ہی رہا تھا کہ ایک گہرے سرخ رنگ کی کار ان کے ساتھ دوسری لائن میں آکر رکی اور کار میں سے چار افراد باہر آگئے عمران انہیں دیکھ کر بری طرح چونک پڑا لیکن پھر وہ مڑ کر ہوٹل کی عمارت کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا بات ہے۔ کون لوگ ہیں یہ۔ تم انہیں دیکھ کر چونکے کیوں تھے" فیاض بھی آخر انٹلی جنس کا آدمی تھا اس لئے اس کی

نظروں سے بھی عمران کا اس طرح چونک پڑنا چھپا نہ رہ سکا تھا۔

"میں اس لئے چونکا تھا کہ آخر اتنے لحیم شحیم آدمی اس چھوٹی سی کار میں پورے کیسے آگئے تھے" .... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور فیاض نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے عمران کے جواب سے اس کی تسلی ہو گئی ہو۔

ہوٹل کے شاندار انداز میں سجے ہوئے وسیع و عریض ڈائننگ ہال کی تقریباً تمام میزیں بھری ہوئی تھیں جبکہ عام ہال میں میزیں تقریباً خالی تھیں شاید ایسا لنچ کا وقت اور ہوٹل لالہ زار کے کھانوں کی کوالٹی کی وجہ سے تھا۔ عمران اور سوپر فیاض جیسے ہی ہال میں داخل ہوئے۔ ایک سپروائزر تیزی سے سوپر فیاض کے قریب آیا اور اس نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں اس کو سلام کیا۔

"سر لنچ فرمائیں گے" .... سپروائزر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ سپیشل سیٹیں چاہئیں" .... سوپر فیاض نے گردن اکڑاتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ تشریف لائیے سر" .... سپروائزر نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور سوپر فیاض بڑے شاہانہ انداز میں چلتا ہوا اس طرف کو بڑھ گیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اس ہوٹل کا مالک ہو۔ یا کوئی ایسا شہنشاہ ہو جس نے انتہائی خونریزی کے بعد کسی ملک کو فتح کیا ہو اور پھر پہلی بار اس میں داخل ہوا ہو۔ اس کا سینہ ابھرا ہوا تھا۔ گردن اکڑی ہوئی تھی۔ چہرے پر اس نے اس قدر گہری سنجیدگی طاری

کی ہوئی تھی جیسے زندگی میں کبھی مسکرایا تک نہ ہو۔ جبکہ سپروائزر نے عمران کو سرے سے ہی نظر انداز کر دیا تھا۔ جیسے اس کی کوئی اہمیت ہی نہ ہو اور عمران سوپر فیاض کے پیچھے چل بھی اسی طرح رہا تھا جیسے وہ اس کا سیکرٹری ہو۔ سپروائزر انہیں ڈائننگ ہال سے ذرا ہٹ کر بنے ہوئے ایک خصوصی حصے میں لے آیا۔ وہاں خوبصورت لڑکیاں ویٹرس تھیں۔ انہوں نے بڑے پرتپاک انداز میں سوپر فیاض کا استقبال کیا اور پھر بڑے مؤدبانہ انداز میں اسے ایک میز پر جا بٹھایا۔ عمران خاموشی سے اور سہمے ہوئے انداز میں خود ہی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ واقعی لنچ کے وقت پہلی بار یہاں آیا تھا اس لئے اس وقت کے ملازمین کی شفٹ اسے پہچانتی نہ تھی جبکہ نائٹ شفٹ سے اس کی خاصی دعا سلام ہو چکی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ عمران کو سب نے اس طرح نظر انداز کر دیا تھا جیسے اس کا وجود عدم وجود ان سب کے لئے برابر ہو۔ ایک ویٹرس نے مینو سوپر فیاض کے سامنے رکھا اور خود کاپی اور پنسل لے کر آرڈر لکھنے کے لئے تیار ہو گئی۔ سوپر فیاض نے بڑے نخوت بھرے انداز میں مینو اٹھا کر عمران کی طرف پھینک دیا۔

"کیا کھانا چاہتے ہو۔ آرڈر دو"...... سوپر فیاض اس وقت واقعی شہنشاہ بنا ہوا تھا۔

"یس سر"...... عمران نے مینو اٹھاتے ہوئے کہا اور ویٹرس اس کی طرف دیکھنے لگ گئی۔

"آئیٹم نمبر پندرہ۔ سارے ہال کے لئے"...... عمران نے آرڈر

لکھوانا شروع کر دیا۔

"ج۔ ج۔ کیا۔ کیا فرمایا آپ نے"...... ویٹرس نے چونک کر کہا جبکہ اکڑا بیٹھا سوپر فیاض بھی یہ آرڈر سن کر بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"کیا آپ اونچا سنتی ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ یہ آرڈر سپرنٹنڈنٹ سنٹرل انٹیلی جنس کی طرف سے دیا جا رہا ہے۔ کسی گھسیارے کی طرف سے نہیں"...... عمران نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا اور فیاض عمران کی یہ بات سن کر ایک بار پھر اکڑ گیا۔

"جو یہ آرڈر دیں وہ پورا ہونا چاہئے"...... فیاض نے بڑے شاہانہ انداز میں کہا۔

"یس سر"...... ویٹرس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آئیٹم نمبر چار سے آٹھ تک پورے ڈائننگ ہال کے لئے"۔ عمران نے کہا۔

"ج۔ ج۔ سی۔ سی"...... ویٹرس ایک بار پھر بوکھلا گئی۔ کیونکہ اسے اندازہ تھا کہ بظاہر یہ معمولی سا فقرہ کتنا بڑا آرڈر بن جائے گا۔

"آئیٹم نمبر چوبیس سے بتیس تک پورے ہال کے لئے"...... عمران نے ایک بار پھر کہا۔

"م۔ مم۔ مگر جناب...... یہ تو بہت بڑا آرڈر ہے۔ لاکھوں روپے کا بل بن جائے گا"...... ویٹرس سے رہا نہ جا سکا تو وہ بے اختیار بول پڑی۔

"پھر تم بول پڑیں ۔ جتنا بڑا آفیسر تمہارے سامنے موجود ہے ۔ وہ اگر چاہے تو پورا ہوٹل خرید لے "...... عمران نے کہا۔

"مم ۔ مم ۔ مگر ٹھہرو ۔ یہ تم کیا کہہ رہی تھیں لاکھوں کا بل "......

فیاض لاکھوں کا سنتے ہی ساری اکڑ فوں بھول گیا تھا ۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی پریشانی کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے ۔

"یس سر ۔ میرا اندازہ ہے کہ یہ بل چار سے پانچ لاکھ روپے کا بن جائے گا"...... ویٹرس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بس دو افراد کا لنچ لے آؤ ۔ جاؤ"...... فیاض نے تیز لہجے میں کہا اور ویٹرس سر ہلاتی ہوئی تیزی سے واپس مڑ گئی ۔

"ارے تم تو شہنشاہ بنے ہوئے تھے ۔ پھر کیا ہوا ۔ ذرا لطف آتا ۔ پورے ہال کو پتہ چل جاتا کہ سوپر فیاض آخر کتنا بڑا آفیسر ہے "۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو ۔ تم میرے کپڑے اتروانا چاہتے ہو ۔ میں نے ہال کا ٹھیکہ لے رکھا ہے "...... فیاض نے غصے سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ہوا ۔ سرکاری کپڑے ہیں ۔ اتر بھی جائیں تو سرکار اور دے دیتی "...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"بس ۔ بس ...... زیادہ بات مت کرو ۔ ایک تو میں تمہیں مفت لنچ کرا رہا ہوں اوپر سے تم پھیلتے چلے جا رہے ہو "...... فیاض نے کہا

"مفت میں ۔ کیا واقعی ۔ اوہ میں تو سوچ رہا تھا کہ اس لنچ کے بدلے میرے یار کا نام اخبار کی شہ سرخی بن جائے گا سارے محکمے والے کارکردگی کے گن گائیں گے ۔ ڈیڈی کا سر فخر سے اونچا ہو جائے گا کہ ان کا ماتحت سوپر فیاض کس قدر شاندار صلاحیتوں کا مالک ہے کہ ہوٹل میں لنچ کرنے گیا اور اتنے بڑے مجرموں کے گینگ کو گرفتار کر لیا ۔ لیکن تم تو مفت کھلا رہے ہو لنچ ۔ چلو ایسے ہی سہی ۔ انسپکٹر مجاہد کا نام ہی "...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو فیاض بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ مجرموں کا گینگ ۔ کیا مطلب "۔ فیاض کے چہرے پر بے پناہ حیرت ابھر آئی ۔

"ہاں ۔ اس وقت ہال میں مجرموں کے ایک بہت بڑے گینگ کے سرکردہ افراد موجود ہیں ۔ اتنے بڑے گینگ کے کہ تم تصور بھی نہیں کر سکتے ۔ لیکن مجھے کیا ۔ تم تو مفت میں لنچ کھلا رہے ہو "۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہیں وہ لوگ ۔ اوہ ۔ اوہ ۔ میں سمجھ گیا یہ وہی لوگ ہوں گے جنہیں تم سرخ کار سے اترتے دیکھ کر چونکے تھے "...... سوپر فیاض نے چونک کر کہا۔

"میرا خیال ہے کہ تم نے واقعی سرکاری کپڑے اتارنے کا سوچ لیا ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں ۔ کیا مطلب "...... سوپر فیاض نے حیران ہو کر کہا۔

"ان میں سے ایک قومی اسمبلی کا ممبر تھا۔اس لئے میں اسے دیکھ کر چونکا تھا کہ وہ تو ہمیشہ مجھے بڑی کار میں نظر آتا تھا پھر اس قدر چھوٹی کار میں کیسے بیٹھ گیا"...... عمران نے جواب دیا تو فیاض نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"تو پھر کون لوگ ہیں۔جلدی بتاؤ۔پلیز عمران"...... سوپر فیاض اب ساری اکڑ فوں بھول کر منتوں پر اتر آیا تھا۔

"مگر تم تو مفت لنچ کھلا رہے ہو۔اس لئے"...... عمران نے کہا۔

"لعنت بھیجو مفت پر۔بس ویسے ہی منہ سے نکل گیا تھا۔تم بتاؤ کون لوگ ہیں وہ۔اور ان کی تفصیل کیا ہے"...... سوپر فیاض نے کہا مگر اس سے پہلے کہ عمران کچھ بتاتا۔ویٹرس نے کھانا سرو کرنا شروع کر دیا۔

"بتاؤ تو سہی۔کہیں وہ لوگ چلے نہ جائیں"...... سوپر فیاض نے بے چین سے لہجے میں کہا۔
ویٹرس کے واپس جاتے ہی

"اول طعام بعد کلام"...... بزرگوں کا قول ہے اور بزرگوں کے اقوال پر جو عمل کرتا ہے وہی کامیاب ہوتا ہے اس لئے پہلے اطمینان سے لنچ کرو"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور واقعی بڑے اطمینان سے لنچ کرنے میں مصروف ہو گیا لیکن سوپر فیاض کا انداز بتا رہا تھا کہ اب وہ کھانا کھانے کی بجائے اسے زہر مار کر رہا ہے اور پھر جلد ہی اس نے کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا جب کہ عمران اسی طرح کھانا کھاتا رہا۔

"اب جلدی کھا بھی چکو۔کیا بیٹھے چپڑ چپڑ کر رہے ہو"......

فیاض سے نہ رہا گیا تو وہ بول پڑا۔

"کھانے کے وقت خاموشی بزرگوں کا قول ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لعنت بھیجو"...... فیاض جھلاہٹ میں کہتے کہتے بے اختیار رک گیا۔

"گڈ۔اس کا مطلب ہے کہ کھانا کھاتے ہی عقل تیز ہو جاتی ہے۔یہ بھی بزرگوں کا ہی قول ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سوپر فیاض نے اس طرح ہونٹ بھینچ لئے جیسے اس نے اب ساری عمر نہ بولنے کا فیصلہ کر لیا ہو۔پھر خدا خدا کر کے عمران نے کھانے سے ہاتھ کھینچا اور ویٹرس نے تیزی سے قریب آ کر برتن سمیٹنے شروع کر دیئے۔

"ہاں...... تو تم کہہ رہے تھے کہ لنچ مفت ہے۔یہی کہا تھا ناں تم نے"...... عمران نے ٹشو سے ہاتھ اور منہ صاف کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"دیکھو عمران اب تک میں نے بہت برداشت کیا ہے۔اس لئے شرافت سے اس گینگ کے متعلق بتا دو۔ورنہ......" فیاض نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"مطلب ہے کہ ایک اور لنچ کا وعدہ ہو گیا"...... عمران نے کہا۔

"ایک نہیں ایک ہزار لنچ"...... فیاض نے فوراً ہی فیاضی سے کام لیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر میرے سامنے اس لنچ کا بل اپنی جیب خاص سے ادا کرو اور ویٹرس کو شاہانہ ٹپ بھی دو۔ تمہیں اس گینگ کے سربراہ کے سر پر لے جا کر کھڑا کر دوں گا اور پھر اخبار میں سرخیاں۔ تعریفی قصیدے"...... عمران نے کہا۔

"مگر یہاں تو مجھ سے بل نہیں لیا جاتا"...... فیاض نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"سوری۔ میں رشوت کے کھانے کو حرام سمجھتا ہوں۔ اگر تم نے بل ادا نہ کیا تو میں ڈیڈی کو بل بھجوا دوں گا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو فیاض نے بوکھلائے ہوئے انداز میں ویٹرس کو قریب آنے کا اشارہ کیا۔

"یس سر"...... ویٹرس نے قریب آکر اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بل لے آؤ"...... فیاض نے کہا۔

"جناب آپ"...... ویٹرس نے کچھ کہنا چاہا۔

"میں کہہ رہا ہوں بل لے آؤ۔ تم آپ جناب کے چکر میں پھنسی ہوئی ہو"...... فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا تو ویٹرس تیزی سے واپس مڑ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ سنہری پلیٹ میں بل لئے واپس آئی تو فیاض نے جلدی سے جیب سے بٹوہ نکالا اور ایک بڑا نوٹ نکال کر اس نے ٹرے میں رکھ دیا۔

"باقی ٹپ"...... فیاض نے ایسے لہجے میں کہا جیسے ویٹرس کو ٹپ

دینے کی بجائے کوڑا مار رہا ہو۔ اور ویٹرس نے حیرت سے پہلے نوٹ کو دیکھا پھر اس نے تیزی سے پلیٹ اٹھائی اور سلام کر کے اتنی تیزی سے واپس مڑ گئی جیسے اسے خدشہ ہو کہ اگر اسے ایک لمحے کی بھی دیر ہو گئی تو سوپر فیاض ہاتھ بڑھا کر وہ بڑا نوٹ پلیٹ سے اٹھا لے گا۔

"اب بتاؤ۔ اب تو میں نے بل بھی دے دیا ہے اور ٹپ بھی"۔ فیاض نے کہا۔

"کیا بتاؤں"...... عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"وہ گینگ جس کے سربراہ یہاں موجود ہیں"...... فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اچھا کمال ہے۔ تم تو نجومی ہو کہ یہاں بیٹھے بیٹھے تمہیں گینگ کا بھی پتہ چل جاتا ہے اور سربراہ کا بھی۔ حیرت ہے۔ ڈیڈی خواہ مخواہ تمہیں لئے سیدھے القابات سے نوازتے رہتے ہیں"...... عمران کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ہونہہ۔ تو تم نے مجھے بیوقوف بنایا ہے۔ احمق بنا رہے تھے تم"۔ فیاض کی ناک سے غصے کی شدت سے پھوں پھوں کی آوازیں نکلنے لگی تھیں۔

"استاد آفی کو جانتے ہو"...... اچانک عمران نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے پراسرار لہجے میں کہا تو فیاض چونک پڑا۔

"استاد آفی۔ وہ کون ہے"...... فیاض نے حیرت بھرے لہجے میں کہا

"مطلب ہے نہیں جانتے ۔ سنو پرانا قبرستان ایک علاقہ ہے وہاں ایک آدمی رہتا ہے ۔ اسے استاد آفی کہتے ہیں ۔ بظاہر وہ ایک عام سا بدمعاش ہے لیکن دراصل وہ ایک بہت بڑے مجرم گینگ کا سربراہ ہے ۔ سمجھے ۔ باقی کام تمہارا اپنا ہے "...... عمران نے کہا تو فیاض ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ میں ابھی جا کر اسے گردن سے پکڑتا ہوں ۔ ابھی "...... فیاض نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے گیٹ کی طرف بڑھ گیا

"ارے ۔ ارے ۔ رکو تو سہی ۔ وہ تمہارے پاس تو سواری بھی نہیں ہے "...... عمران نے کہا۔

"میں انتظام کر لوں گا"...... فیاض نے مڑے بغیر کہا اور تیزی سے چلتا ہوا وہ چند لمحوں میں عمران کی نظروں سے غائب ہو گیا اور عمران مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ استاد آفی کے بارے میں اس نے غلط نہیں کہا تھا ۔ وہ واقعی ایک عام سا بدمعاش تھا لیکن صرف ایک عام سا بدمعاش ۔ اس کے متعلق اسے ایک بار ٹائیگر نے بتایا تھا بس اچانک ہی عمران کے ذہن میں وہ نام آگیا تھا اس کا اصل مقصد صرف فیاض کو بھگانا تھا ۔ اور وہ اس مقصد میں کامیاب ہو گیا تھا کیونکہ سرخ کار میں سے اترنے والے وہ چار افراد جنہیں دیکھ کر وہ چونکا تھا اسے ڈائننگ ہال میں بیٹھے ہوئے نظر آرہے تھے ۔ وہ چاروں کھانا کھانے میں مصروف تھے اور عمران کے چونکنے کی وجہ ان میں سے ایک لمبے قد

کے آدمی کی موجودگی تھی اس لمبے قد والے کو اس نے ایک بار ایک پہاڑی مقام پر ایک غیر ملکی سے الجھتے ہوئے دیکھا تھا۔ غیر ملکی جرمائی تھا اور یہ لمبے قد والا اس کے ساتھ اس روانی کے ساتھ جرمائی زبان بول رہا تھا کہ عمران اسے اس انداز میں جرمائی زبان بولتے دیکھ کر حیران رہ گیا تھا لیکن چونکہ ان کے الجھاؤ کی وجہ کاروبار تھی اس لئے اس نے توجہ نہ کی تھی لیکن پھر دوسرے روز اس نے جب اخبار میں اس جرمائی کے قتل کی خبر پڑھی تو اسے یہ لمبا آدمی یاد آگیا تھا ۔ اخبار کے مطابق اس جرمائی کا تعلق جرما کے سفارت خانے سے تھا ۔ عمران نے ٹائیگر کے ذمہ اس لمبے آدمی کو تلاش کرنے کا کام لگایا تھا لیکن وہ اسے تلاش نہ کر سکا تھا اور پھر دوسرے کاموں میں مصروف ہو کر یہ آدمی اس کے ذہن سے اتر گیا تھا لیکن آج اچانک اسے کار سے اترتے دیکھ کر وہ چونک پڑا تھا اور اسے وہ کافی پرانی بات یاد آگئی تھی اور اب وہ اس کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا وجہ کچھ بھی نہ تھی ۔ بس ویسے ہی ایک تجسس اس کے ذہن میں تھا کیونکہ بعد میں ٹائیگر نے اسے بتایا تھا کہ اس جرمائی کا قاتل پکڑا گیا تھا اور اس نے اعتراف جرم بھی کر لیا تھا اس طرح اس لمبے آدمی پر اس کا شک بھی دور ہو گیا تھا لیکن اس کے باوجود وہ اس کے بارے میں اس لئے جاننا چاہتا تھا کہ آخر وہ اچانک کہاں غائب ہو گیا تھا کیونکہ ٹائیگر کی صلاحیتوں سے وہ واقف تھا لیکن ٹائیگر بے پناہ کوششوں کے باوجود اسے ٹریس نہ کر سکا تھا گینگ والی بات تو اس نے اس لئے کی تھی تاکہ فیاض سے کھانے کا بل ادا کرا سکے

کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ جب وردی میں ہو تو اول تو کوئی اس سے بل
لیتا ہی نہیں تھا اور ویسے بھی وہ ایسے موقعوں پر بل ادا کرنا اپنی شان
کے خلاف سمجھتا تھا۔ اسی لمحے عمران نے ان چاروں افراد کو میز سے
اٹھتے دیکھا تو وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ ان کی طرف دیکھے بغیر تیز
قدم اٹھاتا گیٹ کی طرف چل پڑا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ وہ
پارکنگ میں ہی آئیں گے پھر پارکنگ سے کار لے کر وہ کمپاؤنڈ گیٹ
سے باہر آ گیا اور اس نے کار ایک مناسب جگہ پر روک دی تاکہ جب
سرخ کار باہر آئے تو اس کا تعاقب کر سکے۔ لیکن جب اسے وہاں کھڑے
کھڑے کافی دیر ہو گئی اور وہ سرخ کار باہر نہ آئی تو اسے حیرت سی ہو
وہ کار سے اترا اور پیدل ہی واپس کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف چل پڑا۔
جا کر اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب اس نے سرخ رنگ کار کو وہ
اپنی جگہ کھڑے دیکھا۔

"کیا مطلب۔ وہ تو بل دے کر اٹھ رہے تھے۔ پھر باہر کیوں نہ
آئے" ...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور تیزی سے مین گیٹ
طرف بڑھنے لگا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ مین گیٹ تک پہنچتا۔
گیٹ کھلا اور دوسرے لمحے وہ چاروں یکے بعد دیگرے انتہائی تیزی
باہر نکلے اور دوڑتے ہوئے کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھ گئے اور پھر
سے پہلے کہ عمران واپس کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف مڑتا اس نے
رنگ کی کار کو بجلی کی سی تیزی سے دوڑ کر کمپاؤنڈ گیٹ سے نکل
دائیں طرف مڑتے اور نظروں سے غائب ہوتے دیکھ لیا ابھی عم

وہیں کھڑا ان کی اس تیز رفتاری کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ اسے
ہوٹل کے اندر شور سنائی دیا اور پھر کئی افراد دوڑتے ہوئے باہر آئے۔

"وہ۔ وہ کہاں گئے۔ وہ قاتل۔ وہ۔ وہ" .... ان میں سے ایک
نے ہراساں لہجے میں کہا۔ ان سب کے جسموں پر ہوٹل یونیفارم تھی۔
عمران قاتل کا لفظ سن کر چونک پڑا تھا۔

"کیا ہوا۔ کسے ڈھونڈ رہے ہو" .... عمران نے واپس مڑتے
ہوئے ان میں سے ایک کا بازو پکڑتے ہوئے کہا۔

"جنرل مینجر عصمت خان کو ان کے دفتر میں گولی مار دی گئی ہے۔
وہ چار افراد تھے۔ وہ۔ وہ" .... اس آدمی نے بازو چھڑاتے ہوئے کہا
اور تیزی سے واپس گیٹ کی طرف دوڑ پڑا۔

"ہونہہ۔ تو یہ قتل کر کے دوڑے ہیں" .... عمران نے کہا اور
برآمدے کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں پبلک فون بوتھ موجود تھے۔ کار کا
نمبر اور ان چاروں کا حلیہ اس کے ذہن میں محفوظ تھے اس لئے اسے
یقین تھا کہ ٹائیگر ان معلومات کی بنا پر جلد ہی ان کا سراغ لگا لے گا۔
اس طرح جنرل مینجر کے قاتل پولیس کے ہاتھ لگ جائیں گے۔ عمران
کے ذہن میں بس اتنی سی بات تھی لیکن اسے معلوم نہ تھا کہ اس عام
سے قتل کی وجہ سے اسے خود کتنی پریشانیاں اٹھانی پڑیں گی۔

انتہائی گھنے جنگل کے اندر لکڑی کے ایک بڑے کیبن میں چار افر
بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے جسموں پر کمانڈوز کی مخصوص یونیفارم تھ
کیبن کا دروازہ بند تھا۔ کیبن کے اندر ایک طرف پیٹرومیکس لیمپ
جل رہا تھا۔ یہ چاروں قومیت کے لحاظ سے جرمائی لگ رہے تھے
کافرستان کے ہمسایہ ملک جرما کے باشندے۔ وہ خاموش بیٹھے ہو۔
تھے کہ کیبن کا دروازہ کھلا اور ایک کمانڈو اندر داخل ہوا اور اسے اند
آتا دیکھ کر وہ چاروں اٹھ کھڑے ہوئے۔ آنے والا جوان چاروں۔
دراز قامت تھا۔ سر ہلاتا ہوا ایک کرسی پر بیٹھ گیا تو وہ چاروں ؟
کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"اسلحے کی کھیپ آج رات بارہ بجے تک کمپانگ کے راستے ڈولا
پہنچ رہی ہے اور اگر یہ کھیپ پہنچ گئی تو گرین سٹار کو بے پناہ تقویت '
جائے گی۔ ان کی قوت مدافعت بڑھ جائے گی اس لئے ہائی کمان۔

حکم دیا ہے کہ اس اسلحے کی کھیپ کو ہر صورت میں تباہ ہونا چاہئے"۔
آنے والے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لیکن پہلے تو یہی اطلاع ملی تھی کہ اسلحہ سپلائی کرنے والے
پاکیشیائی عصمت خان کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور اب سپلائی نہ آسکے گی
"۔ ایک آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اطلاع درست ہے۔ اسے واقعی ٹریس کر کے ہلاک کر دیا گیا
ہے۔ لیکن اس کے باوجود اسلحہ آرہا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارے
آدمی کی یہ اطلاع غلط تھی کہ اصل آدمی عصمت خان ہے۔ یقیناً اصل
آدمی کوئی اور ہے اور اب ہائی کمان اسے تلاش کر رہی ہے۔ جلد ہی اس
کا پتہ چل جائے گا لیکن اس کھیپ کو ہر حال میں تباہ ہونا چاہئے۔ یہ
انتہائی ضروری ہے"...... آنے والے نے کہا۔

"کیا یہ بات یقینی ہے کہ یہ کھیپ کمپانگ کے راستے ہی آرہی ہے"۔
ایک اور آدمی نے پوچھا۔

"ہاں"...... آنے والے نے کہا۔

"تو پھر اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کھیپ کو کمپانگ سے پہلے
ہی تباہ ہونا چاہئے۔ ورنہ اگر ایک بار یہ کھیپ کمپانگ میں داخل ہو
گئی تو پھر اسے تباہ کرنا ناممکن ہو جائے گا"۔ ایک اور آدمی نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے سیانگ۔ واقعی اسے پہلے تباہ ہونا چاہئے
میرا خیال ہے کہ ہم اس گاڑی کو جس میں یہ کھیپ آرہی ہے، کمپانگ
سے پہلے کسی طرح روک لیں اور پھر اس پر بم برسا دیں"...... ایک اور

آدمی نے کہا۔

" لیکن کس طرح ...... تمہیں تو معلوم ہے کہ گاڑی کے ساتھ حکومت کی باقاعدہ ترتیب یافتہ فوج ہوتی ہے اور وہ لوگ گاڑی کی چھتوں پر اسلحہ سمیت موجود ہوتے ہیں ۔وہ ہمیں دور سے دیکھ کر ہی بھون ڈالیں گے اور گاڑی نے دن کے وقت آنا ہے "..... ایک اور آدمی نے کہا۔

" کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم حکومت کو کال کر دیں ۔اس طرح حکومت خود ہی اس اسلحے پر قبضہ کر لے گی اور گرین سٹار تک پہنچنے نہ دے گی "..... ایک آدمی نے کہا۔

" کیوں بچوں جیسی باتیں کر رہے ہو تورنگ ۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ صوبہ کیپانگ کی حکومت میں باغیوں کا خاص عنصر موجود ہے ۔آج سے پہلے جتنی بار بھی ایسی اطلاعات انہیں دی گئی ہیں سب ناکام ہوئی ہیں "..... دوسرے نے کہا۔

" ایسا ہے کہ ہم کسان بن کر ریلوے لائن کے آس پاس رہیں اور پھر اچانک گاڑی پر بموں کی بارش کر دیں "..... ایک اور آدمی نے کہا۔

" نہیں ۔ فوج گاڑی کے وقت ریلوے لائن کے قریب کسی کو نہیں آنے دیتی ۔اور وہاں کسانوں کے روپ میں پہلے سے ہی حکومتی آدمی موجود ہوتے ہیں "..... پہلے آدمی نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ۔اچانک میز پر موجود ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آواز سنائی دینے لگی اور سب سے آخر میں آنے والے نے جلدی سے ہاتھ

بڑھا کر اس کا بٹن دبا دیا۔

" ہیلو ہیلو ۔پردم کالنگ بھونگ ۔اوور "......... ایک بھاری سی آواز سنائی دی ۔

" یس باس ۔ بھونگ اٹنڈنگ یو ۔اوور "....... سب سے آخر میں آنے والے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" بھونگ ۔اب اس اسلحے کی کھیپ کے بارے میں کسی پلاننگ کی ضرورت نہیں رہی ۔اوور "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوہ ۔کیوں باس ۔اوور "..... بھونگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور باقی ساتھی بھی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے ۔

" کیپانگ کی حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا ہے ۔اس کے گورنر اور ان سب افراد کو جو گرین سٹار کے ساتھ درپردہ ملے ہوئے تھے ، کو ہلاک کر دیا گیا ہے ۔اور صوبے کا انتظام جرما کے صدر جنرل گان نے براہ راست سنبھال لیا ہے ۔ اوور "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کیبن میں موجود سب افراد کے چہرے یکلخت فرط مسرت سے چمک اٹھے ۔

" اوہ ۔ باس یہ تو بہت بڑی خوشخبری ہے ۔اوور "..... بھونگ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں ۔اور اس سے بڑی خوشخبری یہ ہے کہ اب بلیک سٹریپ کو خفیہ کارروائیاں نہ کرنا پڑیں گی ۔اب ہمیں مرکزی حکومت کی مکمل سرپرستی حاصل ہو گی ۔اور ہم کھل کر اس گرین سٹار کا خاتمہ کر سکیں گے ۔پولیس اور فوج ہماری حمایت میں ہو گی ۔اوور "...... دوسری

طرف سے کہا گیا۔

" ویری گڈ باس ۔اب لطف آئے گا کام کرنے کا۔اب اس گرین سٹار کا ایک آدمی بھی زندہ نہ بچ سکے گا۔کیا جنرل گان سے اختیارات مل گئے ہیں چیف کو ۔اوور "...... بھونگ نے کہا۔

" ایک گھنٹے بعد چیف کی جنرل گان سے خصوصی ملاقات ہو رہی ہے ۔ویسے ساری باتیں فون پر طے ہو چکی ہیں ۔صرف رسمی بات ہو گی اب بلیک سٹرپ ہی دراصل کپانگ کی اصل حاکم ہو گی اور ہم نے کپانگ کے پورے صوبے سے نہ صرف گرین سٹار کا خاتمہ کرنا ہے ۔بلکہ ہم نے وہاں کے سرکردہ تمام مسلمان لیڈروں کا بھی خاتمہ کر دینا ہے ۔ چن چن کر ہر آدمی کو ختم کر دینا ہے ۔وہ سب لوگ یقیناً انڈر گراؤنڈ چلے جائیں گے لیکن مجھے یقین ہے کہ سرکاری سرپرستی ختم ہو جانے کے بعد وہ ہمارے ہاتھوں بچ کر نہ جا سکیں گے ۔اوور "۔دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس باس ۔اوور "...... بھونگ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم وہاں موجود تمام سیٹ اپ ختم کر دو۔میں تمہیں کل صبح کال کروں گا۔اور پھر نئی ہدایات دوں گا۔اوور "...... سوابو نے کہا۔

" باس ۔وہ کھیپ تو آج رات آ رہی ہے ۔اوور "...... بھونگ نے کہا۔

" اس کا انتظام فوری طور پر کر لیا گیا ہے ۔اب اس کی فکر مت کرو اوور اینڈ آل "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ

ختم ہو گیا۔بھونگ نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" یہ تو واقعی بہت بڑی خوش خبری ہے ۔اب ہماری صلاحیتوں کا اصل اظہار ہو گا۔اب ہم کھل کر گرین سٹار کا شکار کھیلیں گے "۔ان چاروں نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور کرسیوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

عمران نے ناشتے کے بعد اخبار اٹھایا ہی تھا کہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ اخبار میں شائع ایک چار کالمی خبر کی سرخی پر اس کی نظریں پڑ گئی تھیں اور اس سرخی میں منشیات کی ایک بین الاقوامی تنظیم کے ایجنٹ کی ڈرامائی گرفتاری کی خبر درج تھی۔ دوسری سرخی میں سنٹرل انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ کی شان میں قصیدہ تھا جس نے اس تنظیم کے مقامی ایجنٹ اور مقامی گینگ کے سرغنہ کو ڈرامائی انداز میں گرفتار کر کے اس مقامی گینگ کا خاتمہ کر دیا تھا۔ عمران کی نظریں تیزی سے خبر کی تفصیل پر دوڑنے لگیں اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اخبار میں درج تفصیل کے مطابق ایک متوسط علاقے پرانا قبرستان میں رہنے والے ایک عام سے غنڈے استاد آفی کو سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے انتہائی ذہین سپرنٹنڈنٹ فیاض نے اچانک گرفتار کر لیا۔ کیونکہ سپرنٹنڈنٹ فیاض کی اطلاع کے مطابق استاد آفی عام غنڈہ

نہ تھا بلکہ کسی بین الاقوامی تنظیم کا مقامی ایجنٹ اور مقامی گینگ کا سربراہ تھا اور عام غنڈے کے روپ میں رہ کر اس نے اپنے آپ کو کیمو فلاج کیا ہوا تھا۔ استاد آفی کی گرفتاری کے بعد سپرنٹنڈنٹ فیاض کی اطلاع درست ثابت ہوئی اور استاد آفی نے آخر کار زبان کھول دی اور پھر واقعی ایک انتہائی خوفناک بین الاقوامی تنظیم کا مقامی گینگ جو پورے ملک میں منشیات پھیلانے کا مجرم تھا سامنے آگیا۔ سنٹرل انٹیلی جنس نے پورے گینگ کو چھاپے مار کر گرفتار کر لیا ہے اور اس گینگ کے پاس موجود سینکڑوں ٹن انتہائی اعلیٰ کوالٹی کی منشیات بھی پکڑی گئی ہے۔ اخبار کے مطابق اس گینگ کی گرفتاری پر حکومت ایکریمیا حکومت گریٹ لینڈ اور دوسری سپر پاورز نے بھی مسرت کا اظہار کیا ہے اور پاکیشیائی سنٹرل انٹیلی جنس کی کارکردگی کی کھل کر تعریف کی ہے۔

"واہ۔ اسے کہتے ہیں اندھے کے پیر تلے بٹیرا آجانا"...... عمران نے بے اختیار مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ اس نے تو صرف فیاض کو ٹالنے کے لئے ذہن میں ابھر آنے والے ایک عام سے غنڈے کا نام بتا دیا تھا۔ اب اسے کیا معلوم تھا کہ یہ واقعی کسی خوفناک اور با اثر گینگ کا سرغنہ نکلے گا۔

"واہ میرے شیر۔ واقعی اسے کہتے ہیں کارکردگی"...... عمران نے ایک بار پھر ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کی طرف ہاتھ بڑھا دیا تا کہ سوپر فیاض کو اس گینگ کی گرفتاری پر مبارکباد

دے سکے۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ رسیور اٹھاتا۔ ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران کو خیال آیا کہ یقیناً یہ سوپر فیاض کا ہی فون ہوگا۔

" صرف ایک لنچ پر بین الاقوامی گینگ پکڑوانے والا غریب مخبر علی عمران بول رہا ہے "...... عمران نے لہجے کو بڑا مسمسا سا بناتے ہوئے کہا۔

" ٹائیگر بول رہا ہوں باس "...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی حیرت بھری آواز سنائی دی اور عمران چونک پڑا۔ ظاہر ہے ٹائیگر عمران کے اس فقرے کی وجہ تسمیہ تو نہ سمجھ سکتا تھا اس لئے اس نے حیران تو ہونا ہی تھا لیکن عمران کے مزاج کی وجہ سے شاید اسے اس بارے میں کچھ پوچھنے کی ہمت نہ پڑی تھی۔

" اوہ تم ۔ کیسے فون کیا ہے "...... عمران نے چونک کر سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" باس ۔ جس آدمی کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا آپ نے حکم دیا تھا۔ میں نے اسے ٹریس کر لیا ہے وہ اس وقت سنٹرل انٹیلی جنس کی قید میں ہے ۔ استاد آفی گینگ کے سلسلے میں سنٹرل انٹیلی جنس نے اس کی گرفتاری کی ہے ۔ وہ استاد آفی کا خاص آدمی ہے ۔ اور بنیادی طور پر پیشہ ور قاتل ہے لیکن عام انداز میں کام نہیں کرتا۔ صرف استاد آفی کی ہدایات پر کام کرتا ہے اس کا اصل نام مارکس ہے لیکن استاد آفی گینگ میں اس کا نام بچھو ہے "۔ ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" تمہیں استاد آفی کے اس گینگ کی سرگرمیوں کے بارے میں علم تھا "...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" نہیں باس ۔ کیونکہ استاد آفی بظاہر واقعی ایک عام سا غنڈہ تھا۔ اس نے کبھی زیر زمین دنیا کے بڑے حلقوں میں کام نہیں کیا اس گینگ کی گرفتاری کے بعد میں تو میں، زیر زمین دنیا کے تمام بڑے حلقے استاد آفی کی اصلیت جان کر بے حد حیران ہوئے ہیں "...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ ۔ تم نے اس بچھو کا سراغ کیسے لگایا "۔ عمران نے پوچھا۔

" باس ۔ اس کی گرفتاری بندرگاہ پر واقع ایک سستے سے کلب سے کی گئی ہے ۔ وہ وہاں عام سے ویٹر کے روپ میں کام کرتا تھا اور گرفتاری سے پہلے اس کی اصل حیثیت کے بارے میں کوئی بھی کچھ نہیں جانتا تھا۔ میں چیکنگ کے دوران اس کلب میں گیا تو وہاں مجھے بتایا گیا ہے کہ یہ یہاں کا پرانا ویٹر ہے اور اسے سنٹرل انٹیلی جنس نے گرفتار کر لیا ہے ۔ اس پر میں نے سنٹرل انٹیلی جنس میں اپنے ایک دوست انسپکٹر سے رابطہ قائم کیا تو اس نے مجھے یہ تفصیلات بتائیں ۔ میں نے خود جا کر سنٹرل انٹیلی جنس کے مخصوص لاک اپ میں اس کو چیک بھی کیا ہے ۔ یہ وہی آدمی ہے "...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہوٹل لالہ زار کے جنرل مینجر عصمت خان کے قاتلوں کا پتہ چلا۔ عمران نے پوچھا۔

"یس باس ۔ یہ قتل چار افراد نے کیا ہے ۔ جن میں تین افراد کا
تعلق زیر زمین دنیا سے تھا اور عصمت خان کے گروپ نے انہیں ٹریس
کر کے ختم کر دیا ہے ۔ جبکہ چوتھا آدمی یہی پچھو تھا ۔ جو انٹیلی جنس کی
تحویل میں ہے" ۔ ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"عصمت خان کا گروپ ۔ کیا مطلب ۔ اس کا کونسا گروپ ہے" ۔
عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"جناب ۔ عصمت خان ایک خاص گروپ کا آدمی تھا ۔ اس گروپ
کو زیر زمین دنیا میں ریڈ ریڈ کہا جاتا ہے ۔ اس کا دھندہ پاکیشیا سے باہر
کے ملکوں میں موجود باغی گروہوں کو مخصوص اسلحہ سپلائی کرنا ہے ۔
لیکن یہ سارا دھندہ پاکیشیا سے باہر کیا جاتا ہے اس لئے میں نے اس
کے بارے میں آپ کو اطلاع نہ دی تھی" ...... ٹائیگر نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"ریڈ ریڈ کا چیف کون ہے" .... عمران نے پوچھا۔

"بظاہر تو یہی عصمت خان ہی بتایا جاتا تھا لیکن زیر زمین دنیا کے
بڑے حلقوں کا تاثر یہی ہے کہ عصمت خان ڈمی آدمی تھا ۔ اصل آدمی
پس پردہ ہے لیکن اس کے متعلق آج تک معلومات نہیں مل سکیں" ۔
ٹائیگر نے جواب دیا۔

"او ۔ کے" ..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا ۔ اس کی پیشانی پر
لکیریں سی ابھر آئی تھیں ۔ ٹائیگر کی رپورٹ خاصی الجھی ہوئی تھی ۔ استاد
آفی کا گروپ منشیات ڈیل کرتا تھا لیکن اس گروپ کا آدمی اسلحہ ڈیل

کرنے والے گروپ کو قتل کرتا ہے ۔ حالانکہ اسے معلوم تھا کہ زیر
زمین دنیا سے تعلق رکھنے والے گروپ عام حالات میں ایک دوسرے
کے معاملات میں مداخلت نہیں کیا کرتے اور ویسے بھی اب اس پچھو کی
اصل حیثیت سامنے آنے پر اسے جرمائی سفارت کار کے قتل کا واقعہ
بھی یاد آ گیا تھا اور ہو سکتا ہے کہ اصل قاتل یہ پچھو ہی ہو ۔ اس پچھو کی
شخصیت اسے خاصی پراسرار سی لگ رہی تھی اس لئے اس نے اس پچھو
سے ملاقات کرنے کا فیصلہ کیا اور پھر کرسی سے اٹھ کر وہ ڈریسنگ روم
کی طرف بڑھ گیا تاکہ لباس تبدیل کر کے وہ سوپر فیاض کے پاس جا
سکے ۔ بیس منٹ بعد وہ سوپر فیاض کے دفتر پہنچ چکا تھا ۔ لیکن نہ ہی سر
عبدالرحمان دفتر میں تھے اور نہ ہی سوپر فیاض تھا ۔ وہ کسی کیس کے
سلسلے میں دفتر سے باہر گئے ہوئے تھے چنانچہ عمران نے چپڑاسی سے
انسپکٹر مجاہد کے بارے میں پوچھا اور جب چپڑاسی نے انسپکٹر مجاہد کی دفتر
میں موجودگی کے بارے میں بتایا تو عمران نے اسے بلا لانے کے لئے
کہا ۔ انسپکٹر مجاہد کا تعلق ملٹری انٹیلی جنس سے تھا لیکن پھر اس کی اپنی
خواہش پر اسے سنٹرل انٹیلی جنس میں بھجوا دیا گیا تھا کیونکہ انسپکٹر مجاہد
کی ایک ٹانگ حادثے کی وجہ سے قدرے خراب ہو گئی تھی اور وہ نہ
صرف یہ کہ تیز دوڑ نہ سکتا تھا بلکہ وہ چلتا بھی ہلکا سا لنگڑا کر تھا ۔ ملٹری
انٹیلی جنس کے معیار کے مطابق اس کی صحت نہ رہی تھی اس لئے اسے
سنٹرل انٹیلی جنس بھجوا دیا گیا تھا ویسے وہ انتہائی بااخلاق اور ذہین
نوجوان تھا ۔ اس نے سنٹرل انٹیلی جنس میں آتے ہی ایک دو ایسے کام

کئے تھے کہ سر عبدالرحمان بھی اس کی صلاحیتوں کے گرویدہ ہو گئے
تھے اور چونکہ وہ انتہائی بااخلاق نوجوان تھا اس لئے وہ سوپر فیاض کے
سامنے ایسے ادب و احترام کا مظاہرہ کرتا تھا کہ سوپر فیاض جیسا شخص
بھی اس کی تعریف کرتا تھا۔ اس لئے عمران بھی اسے جانتا تھا۔ ویسے
اسے بھی معلوم تھا کہ انسپکٹر مجاہد واقعی باصلاحیت نوجوان ہے۔
چند لمحوں بعد انسپکٹر مجاہد دفتر میں داخل ہوا اور اس نے عمران کو
انتہائی مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔
"انسپکٹر مجاہد۔ استاد آفی گینگ میں ایک آدمی کو گرفتار کیا گیا ہے
جس کا اصل نام تو مارکس ہے لیکن وہ بچھو کے نام سے مشہور ہے۔ میں
اس سے فوری طور پر ملنا چاہتا ہوں۔ کیا تم اس کا بندوبست کر سکتے ہو"
عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"یس سر۔ کیوں نہیں۔ کیا اسے یہاں دفتر میں لے آؤں"۔ انسپکٹر
مجاہد نے جواب دیا۔
"یہاں نہیں۔ کسی ایسے کمرے میں جہاں مداخلت نہ ہو سکے"
عمران نے کہا۔
"تو میرے ساتھ تشریف لائیے"...... انسپکٹر مجاہد نے کہا اور
عمران اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہیڈ کوارٹر کے ایک خاص بڑے
کمرے میں تھا جہاں چار کرسیاں اور ایک میز تھی۔
"آپ تشریف رکھیں۔ میں اسے لے آتا ہوں"...... انسپکٹر مجاہد
نے کہا۔

"اس کی کلائیوں میں کلپ ہتھکڑی ڈال کر لے آنا"...... عمران
نے کہا اور انسپکٹر مجاہد اثبات میں سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔
تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ واپس آیا تو اس کے ساتھ وہی لمبے قد کا آدمی تھا
جسے عمران نے ہوٹل لالہ زار میں دیکھا تھا۔ اس کے بازو عقب میں
بندھے ہوئے تھے۔ لیکن اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں
تھے۔

"بیٹھ جاؤ"...... عمران نے اس لمبے آدمی سے کہا اور اس کے میز کی
دوسری طرف کرسی پر بیٹھنے کے بعد عمران نے انسپکٹر مجاہد کو واپس
جانے کا اشارہ کر دیا اور مجاہد سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔
"تمہارا نام مارکس ہے۔ لیکن عام طور پر تمہیں بچھو کہا جاتا ہے"۔
عمران نے لمبے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔
"جی ہاں"...... مارکس نے مختصر سا جواب دیا۔
"عصمت خان کو قتل کرنے کا تمہیں کس نے کہا تھا"...... عمران
نے پوچھا۔
"استاد آفی نے"...... مارکس نے ایک بار مختصر سا جواب دیا۔
"کافی عرصہ پہلے تم نے ایک جرمائی سفارت کار کو قتل کیا تھا۔
اس کا حکم تمہیں کس نے دیا تھا"...... عمران نے کہا تو مارکس پہلی
بار چونک پڑا اس کے چہرے پر حیرت کے شدید تاثرات ابھر آئے۔
لیکن جلد ہی اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔
"میں نے کسی جرمائی سفارت کار کو قتل نہیں کیا"۔ مارکس نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم جرمائی زبان جانتے ہو" ..... عمران نے پوچھا تو مارکس ایک بار پھر چونک پڑا۔ لیکن ساتھ ہی اس نے اپنا سر نفی میں ہلا دیا۔

" میں نے تمہیں خود پہاڑی مقام کاغ میں اس جرمائی سفارت کار کے ساتھ بزنس ٹاک میں الجھتے ہوئے دیکھا اور سنا تھا۔ تم اس وقت اس کے ساتھ کارغ کے مشہور ہوٹل سکائی ویو میں بیٹھے ہوئے تھے اور میں تمہاری ساتھ والی میز پر تھا۔ مجھے جرمائی زبان آتی ہے اور میں نے تمہارے درمیان ہونے والی ساری گفتگو سنی تھی تم اس کے ساتھ اس قدر روانی سے جرمائی زبان بول رہے تھے کہ میں خود حیران رہ گیا تھا" ...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا تو مارکس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لیے۔

" میں اس سے ملا ضرور تھا اور میں نے اس سے واقعی بات بھی کی تھی اور مجھے جرمائی زبان بھی آتی ہے۔ کیونکہ میری زندگی کا کافی عرصہ جرما میں ہی گزرا ہے۔ لیکن میں نے اسے قتل نہیں کیا" ..... مارکس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے اس قتل کی وڈیو فلم حکومت کے پاس ہے۔ لیکن اسے اس لئے چھپا لیا گیا تھا کہ اس سے جرما اور پاکیشیا کے درمیان سفارتی تعلقات خراب ہونے کا اندیشہ تھا" ...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور مارکس چونک پڑا۔

" نہیں۔ یہ غلط ہے۔ وہاں کوئی کیمرہ ہو ہی نہیں سکتا۔ وہ جگہ ہی

ایسی تھی" .... مارکس نے بے اختیار کہا تو عمران مسکرا دیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس سفارت کار کو سڑک پر ایک ٹریفک سگنل پر کار رکنے پر دور سے فائر کر کے ہلاک کیا گیا تھا اس لئے اس نے جان بوجھ کر یہ الفاظ کہے تھے اور اس کا مقصد پورا ہو گیا تھا۔ مارکس نے لاشعوری طور پر جرم کا اعتراف کر لیا تھا۔

" بہت خوب۔ تو تم نے اعتراف کر لیا ہے۔ لیکن میری سمجھ میں ایک بات نہیں آئی کہ تم نے عصمت خان کے قتل کا اعتراف تو اطمینان سے کر لیا لیکن اس جرمائی سفارت کار کے قتل کا اعتراف کرنے میں تم کیوں ہچکچا رہے تھے۔ قتل تو چاہے پچاس ہی کیوں نہ ہوں۔ موت کی سزا تو ایک ہی بار ملنی ہے" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آپ کون ہیں۔ کیا آپ کا تعلق انٹیلی جنس سے ہے" ..... مارکس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ میں فری لانسر ہوں۔ اور میری خدمات اس آدمی کو تلاش کرنے کے لئے حاصل کی گئی ہیں جو دراصل اس قتل کے پس پردہ تھا کیونکہ یہ سب جانتے ہیں کہ قتل تو تم نے کیا ہے لیکن اسے قتل کرانے والا کوئی اور ہے۔ تمہیں تلاش کیا گیا تھا لیکن تم اس قتل کے بعد اچانک غائب ہو گئے اور اب سامنے آئے ہو" ...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

" کیا جرما حکومت نے یہ کام آپ کے ذمہ لگایا ہے" ...... مارکس

نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"نہیں۔ایک پرائیویٹ گروپ ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔تو گرین سٹار کو ابھی تک اصل آدمی کا پتہ نہیں چل سکا حیرت ہے"...... مارکس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"تم کیسے گرین سٹار کو جانتے ہو"...... عمران نے جان بوجھ کر لہجے میں حیرت کا عنصر بھرتے ہوئے کہا حالانکہ وہ خود نہ جانتا تھا کہ یہ گرین سٹار کون ہے۔

"اب واقعی چھپانے کی ضرورت نہیں رہی۔آپ جا کر گرین سٹار کو بتا دیں کہ یہ قتل بلیک سٹرپ کے چیف کے حکم پر کیا گیا تھا اور اس کا حکم بھی مجھے استاد آفی نے ہی دیا تھا۔وہ بلیک سٹرپ کا خاص آدمی ہے"...... مارکس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ دونوں منشیات ڈیل کرتے ہیں یا اسلحہ"...... عمران نے کہا تو مارکس بے اختیار استہزائیہ انداز میں ہنس پڑا۔

"آپ کیوں خوانخواہ خود بھی احمق بن رہے ہیں اور مجھے بھی احمق بنا رہے ہیں۔جب آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ گرین سٹار جرما کے مسلمانوں کی خفیہ تنظیم ہے جو جرما کے صوبہ کمپانگ کی جرما سے آزادی اور وہاں کے مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کے خلاف لڑ رہی ہے اور بلیک سٹرپ حکومت جرما کی خفیہ ایجنسی ہے جو کمپانگ میں گرین سٹار کے خاتمے کے لئے کام کر رہی ہے۔اس جرمائی سفارت کا اتاکو کا قتل بھی اسی چکر میں ہوا کہ بلیک سٹرپ کو معلوم ہو گیا تھا

کہ پاکیشیا سے گرین سٹار کو اسلحہ کی سپلائی میں اس سفارت کار کا دخل ہے۔اور اب عصمت خان کا قتل بھی اسی لئے کیا گیا ہے کہ ریڈ ریڈ کے بارے میں حتمی طور پر یہ معلوم ہو گیا تھا کہ وہ باقاعدہ گرین سٹار کو اسلحہ سپلائی کر رہا ہے"...... مارکس نے تیز تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے ساری تفصیل بتا دی۔

"لیکن عصمت خان تو ریڈ ریڈ کا اصل سربراہ نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"استاد آفی کا یہی خیال تھا کہ وہی سربراہ ہے"...... مارکس نے جواب دیا۔

"استاد آفی کا بلیک سٹرپ سے تعارف تم نے کرایا ہو گا"۔عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔میں نے کرایا تھا اور میں اس بزنس میں اس کا پارٹنر تھا۔ ویسے میں اس کا ملازم تھا"...... مارکس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ کمرے سے باہر انسپکٹر مجاہد موجود تھا عمران نے اسے مارکس کو واپس لے جانے کے لئے کہا اور خود وہ آگے بڑھ گیا اس کے چہرے پر تشویش کے آثار نمایاں تھے کیونکہ اس نے اڑتی اڑتی خبریں تو سنی تھیں اور اخبارات میں بھی ایک دو بار اس نے جرما میں مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کے بارے میں پڑھا تھا لیکن یہ سب اس قدر مختصر ہوتا تھا کہ اس نے زیادہ تفصیل سے اس میں دلچسپی نہ لی تھی۔لیکن اب

عصمت خان کا قتل اور اس سے پہلے جرمائی سفارت کار کے قتل کی تفصیلات سامنے آنے کے بعد وہ سمجھ گیا تھا کہ وہاں حالات یقیناً اس کی توقع سے کہیں زیادہ خراب ہو چکے ہیں اس لئے وہ اب فوری طور پر دانش منزل پہنچ کر سر سلطان سے اس بارے میں تفصیلات حاصل کرنا چاہتا تھا۔یہی وجہ تھی کہ اس کی کار اب دانش منزل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔چونکہ سوپر فیاض ابھی تک واپس نہ آیا تھا اس لئے اسے واپسی میں رکنا نہ پڑا تھا۔

ایک پہاڑی غار میں اس وقت تین جرمائی افراد موجود تھے۔ان تینوں کے چہرے اترے ہوئے تھے اور آنکھوں سے انتہائی پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ان کے جسموں پر خاکی رنگ کے چست لباس تھے وہ تینوں اپنی اپنی سوچ میں گم نظر آرہے تھے کہ اچانک باہر سے کسی پرندے کی آواز سنائی دی تو وہ تینوں چونک پڑے۔

"نصیر جاؤ شاہ آرہا ہے"...... ایک نے دوسرے ساتھی سے مخاطب ہو کر کہا اور دوسرا سر ہلاتا ہوا اٹھا اور غار سے باہر چلا گیا۔پھر تقریباً بیس منٹ بعد غار میں نصیر کے ساتھ ایک اور آدمی داخل ہوا اس کے جسم پر بھی خاکی لباس تھا اور اس کا چہرہ بھی بری طرح اترا ہوا تھا۔یوں لگ رہا تھا جیسے وہ ذہنی طور پر بے حد الجھا ہوا ہے۔

"کیا رپورٹ ہے شاہ"...... غار میں موجود ایک آدمی نے آنے والے سے پوچھا۔

"سب کچھ ختم ہو گیا ہے نور حسین ۔ گرین سٹار کے ہیڈ کوارٹر پر فوج اور پولیس نے قبضہ کر لیا ہے ۔ ہیڈ کوارٹر میں موجود تمام ساتھی گرفتار کر لئے گئے ہیں ۔ چار سیکشن مکمل طور پر تباہ کر دیئے گئے ہیں ۔ اب صرف دو سیکشنز باقی بچے ہیں لیکن ظاہر ہے وہ بھی ان حالات میں کوئی کارکردگی نہیں دکھا سکتے اور جو کچھ کیپانگ میں مسلمانوں کے ساتھ اب ہونے لگ گیا ہے وہ انتہائی روح فرسا ہے "...... شاہ نے جواب دیا اور باقی ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔

"پھر اب ہمیں کیا کرنا چاہئے "...... نصیر نے شاہ سے مخاطب ہو کر کہا ۔

"ہم کیا کر سکتے ہیں ۔ نئے سرے سے تنظیم کو منظم کرنے میں وقت لگے گا اور پھر سرمایہ بھی چاہیے ۔ پہلے تو گورنر کیپانگ ہمیں خفیہ طور پر سپورٹ کرتے تھے لیکن اب...... اب تو ہر طرف سے اندھیرا ہے "...... شاہ نے جواب دیا ۔

"دیگر مسلم ممالک سے کیوں نہ اپیل کی جائے ۔ شاید کوئی ملک ہماری مدد کرنے پر آمادہ ہو جائے "...... نصیر نے کہا ۔

"میں نے اپنے طور پر سب کو کال کر دیا ہے ۔ لیکن مجھے یقین نہیں ہے کہ کوئی ہماری مدد پر آمادہ ہو ۔ کیونکہ جب تک پورے جرما میں ہماری آواز بلند نہ ہو ، ہماری مدد کوئی نہ کرے گا "...... شاہ نے جواب دیا ۔

"اگر پاکیشیا کا ایک آدمی ہماری مدد پر آمادہ ہو جائے تو باس سمجھو کہ

ہم بلیک سٹریپ کا بالکل وہی حشر کر سکتے ہیں جو انہوں نے ہمارا کیا ہے "...... اچانک تیسرے آدمی نے کہا تو وہ سب بے اختیار چونک پڑے ۔

"کیا کہہ رہے ہو سلطان ۔ کس آدمی کی بات کر رہے ہو "۔ باس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"وہ آدمی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے ۔ اس کا نام علی عمران ہے ۔ آپ کو معلوم ہے کہ میں فلسطینیوں کے ساتھ طویل عرصہ تک رہا ہوں ۔ اس لئے میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں ۔ ایک دو بار اس سے ملاقات بھی ہو چکی ہے ۔ فلسطینی تو اس کے گن گاتے ہیں ۔ اسرائیل جیسی طاقت اس سے اس طرح ڈرتی ہے جیسے کوا غلیل سے ۔ اسرائیل کی انتہائی منظم ، باوسائل اور خطرناک ایجنسیاں آج تک اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں تو یہ بلیک سٹریپ اس کا کیا بگاڑ لے گی "۔ سلطان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا

"بلیک سٹریپ نے بھی تو اسرائیلی ایجنٹوں کی خدمات حاصل کر رکھی ہیں ۔ نچلے کام سارے جرمائی کرتے ہیں جبکہ پلاننگ اور اعلیٰ سطحی کام سارے اسرائیلی ایجنٹ کرتے ہیں ۔ ہیڈ کوارٹر تو انہوں نے ہی سنبھالا ہوا ہے اور جب تک بلیک سٹریپ کا ہیڈ کوارٹر تباہ نہیں ہو گا اس پر کاری ضرب نہیں لگ سکتی "...... شاہ نے کہا ۔

"ان کی ٹکر کا آدمی صرف علی عمران ہی ہے ۔ بس اس کے آمادہ ہونے کی دیر ہے "...... سلطان نے پرجوش لہجے میں کہا

"دیکھو سلطان ۔ تمہارے جذبات اپنی جگہ ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سرکاری ادارہ ہوگا اور جرما اور پاکیشیا میں اچھے تعلقات ہیں اور ہماری کوئی سرکاری حیثیت بھی نہیں ہے اس لئے سیکرٹ سروس تو کسی صورت بھی جرما حکومت کے خلاف کام نہ کرے گی ۔ باقی رہے وہ علی عمران صاحب ۔ تو ظاہر ہے اگر وہ اپنے طور پر کام کریں گے تو اتنی بھاری فیس طلب کریں گے جو ہم کسی طرح بھی ادا نہیں کر سکتے ۔ پہلے تو شاید ایسا ہو بھی جاتا لیکن اب تو ایسا ہونا قطعی ناممکن ہے ۔ اب ہمارے پاس تو ایک ہی صورت ہے کہ ہم کسی دوسرے ملک جا کر وہاں تنظیم کا دفتر بنائیں اور اقوام عالم کو جرمائی مسلمانوں پر ہونے والے ظلم و ستم سے آگاہ کریں اس کے علاوہ ہمارے پاس اور کوئی چارہ بھی نہیں ہے" ...... شاہ نے کہا اور سلطان کے علاوہ باقی ساتھیوں نے اس بات کی تائید میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے ۔ اگر آپ سب اس پر مطمئن ہیں تو ایسا ہی ہونا چاہئے ۔ لیکن میں اپنے طور پر ایک بار پاکیشیا ضرور جاؤں گا مجھے یقین ہے کہ جب میں عمران کو جرما میں مسلمانوں پر ٹوٹنے والے ظلم و ستم کے بارے میں بتاؤں گا تو وہ لازماً کام کرنے پر آمادہ ہو جائے گا ۔ باقی رہے اخراجات اور فیس ۔ تو اس کے متعلق دیکھا جائے گا ۔ میں عمران سے کہوں گا کہ وہ بلیک سٹریپ کے ہیڈ کوارٹر کو کسی طرح تباہ کر دے ۔ بلیک سٹریپ کا ہیڈ کوارٹر تباہ ہو جائے تو کم از کم کمپانگ کے مسلمانوں پر فوری طور پر ٹوٹنے والے ظلم و ستم تو کم ہو جائیں گے ۔

باقی کارروائیاں ہم خود بھی کرالیں گے ۔ ابھی اتنا دم بہر حال گرین سٹار میں موجود ہے کہ چھوٹی سطح کے افراد سے نمٹ سکیں" .... سلطان نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"اگر تم سمجھتے ہو کہ تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہو تو پھر ضرور جاؤ ۔ ہم سب تمہارے حق میں دعا کریں گے ۔ ویسے اگر تم کہو تو ہم سب ساتھ چلیں" ...... شاہ نے کہا۔

"نہیں پاکیشیا میں بھی جرما حکومت اور بلیک سٹریپ کے ایجنٹ موجود ہیں ۔ گروپ کو دیکھ کر شاید وہ چونک پڑیں اس لئے اکیلا آدمی ٹھیک رہے گا ۔ آپ لوگ میری واپسی تک مکمل طور پر انڈر گراؤنڈ رہیں ۔ واپسی پر نیا لائحہ عمل طے کر لیا جائے گا" ...... سلطان نے کہا۔

"اوکے ۔ ٹھیک ہے ۔ تمہارے کہنے پر یہ بھی کر لیتے ہیں ۔ شاید خدا کو مسلمانوں کی حالت زار پر رحم آ جائے اور وہ کوئی سبیل پیدا کر دے" ۔ شاہ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا ۔ اس کے پیچھے ہی باقی تینوں بھی کھڑے ہو گئے اور وہ خاموشی سے غار کے دہانے کی طرف بڑھ گئے ۔

عمران نے کار دانش منزل کے کمپاؤنڈ میں روکی اور پھر کار سے اتر کر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ آپریشن روم کی طرف بڑھ گیا۔ بلیک زیرو سے سلام دعا کے بعد عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہی رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"خیریت عمران صاحب۔ آپ کچھ الجھے ہوئے لگ رہے ہیں"۔ بلیک زیرو سے نہ رہا گیا تو اس نے پوچھ لیا۔

"ابھی بتاتا ہوں۔ ذرا سر سلطان سے بات کر لوں"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یس"...... دوسری طرف سے سر سلطان کے پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ صاحب سے بات کراؤ"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور بلیک زیرو کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات کچھ اور نمایاں ہو گئے۔ کیونکہ عمران کا یوں انتہائی سنجیدہ ہو جانا اسکے نزدیک کسی خاص بات کی نشاندہی تھی۔

"سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"جناب۔ میں نے آج ایک رسالے میں مضمون پڑھا ہے جس میں جرما میں مسلمانوں پر ڈھائے جانے والے انتہائی ظلم و ستم کی تفصیل درج کی گئی ہے اس مضمون کو پڑھنے کے بعد تو میرا خون کھول اٹھا ہے کہ آخر جرما کے حکمرانوں کو کس نے اجازت دے رکھی ہے کہ وہ اس طرح کے بھیانک ظلم مسلمانوں پر توڑیں۔ کیا حکومت پاکیشیا نے اس سلسلے میں کوئی کارروائی کی ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم درست کہہ رہے ہو عمران بیٹے۔ جرما میں واقعی مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا گیا ہے۔ ایسے ایسے ظلم وہاں کئے جا رہے ہیں کہ شاید ہلاکو اور چنگیز خان کی روحیں بھی شرما رہی ہوں گی۔ حکومت پاکیشیا نے حکومت جرما سے اس پر پرزور احتجاج کیا ہے اور اپنی تشویش سے انہیں آگاہ کر دیا ہے۔ اس سے زیادہ ہم کر بھی کیا سکتے ہیں"۔ سر سلطان نے جواب دیا۔

"کیا پوری دنیا کے ضمیر کو جھنجھوڑا نہیں جا سکتا۔ کیا باقی اسلامی ممالک کو اس معاملے پر متحد نہیں کیا جا سکتا۔ کیا اسلامی اتحاد فورموں

پر اس بارے میں معاملات نہیں اٹھائے جا سکتے ۔ کیا اقوام متحدہ میں اس بارے میں کوئی قرار داد پاس نہیں کی جا سکتی "...... عمران نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

" ہم یہ سب کچھ کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں ۔ کچھ بین الاقوامی پیچیدگیاں ہماری راہ میں حائل ہیں عمران بیٹے ۔ لیکن اس کے باوجود ہم اس معاملے میں غافل نہیں ہیں...... ہم نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری کو اس بارے میں خطوط لکھے ہیں ۔ دیگر اسلامی ممالک سے بھی رابطہ کیا جا رہا ہے ۔ لیکن عمران بیٹے اصل بات یہ ہے کہ جب تک وہاں کے مسلمان خود کوئی ایسی تنظیم بنا کر اٹھ نہیں کھڑے ہوتے جو جرما حکومت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر سکے ۔ باہر کے لوگ سوائے احتجاج کرنے کے اور کر بھی کیا سکتے ہیں اور ویسے بھی در پردہ طور پر ہمارے پاس ایسی اطلاعات موجود ہیں کہ ایکریمیا اور خاص طور پر اسرائیل اس میں ملوث ہے اور یہ سب کچھ کافرستان کی شہ پر کیا جا رہا ہے ۔ یہود ۔ نصاریٰ اور ہنود سب مسلمانوں کے خلاف متحد ہو کر کام کر رہے ہیں ۔ لیکن مسلمان متحد نہیں ہو رہے "...... سر سلطان نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ شکریہ "...... عمران نے کہا۔

" سنو بیٹے ۔ میرے جذبات بھی بالکل تمہاری طرح ہیں اور حکومت کے بھی ۔ لیکن سیاسی مجبوریوں کی وجہ سے ہم وہ کچھ نہیں کر پا رہے جو ہم چاہتے ہیں لیکن اس کے باوجود ہم انشاء اللہ آہستہ آہستہ سب کچھ

کریں گے اور اس کے لئے مناسب وقت کا انتظار ہے "۔ سر سلطان نے کہا۔

" ظاہر ہے ۔ آپ کے سامنے واقعی بے حد مجبوریاں ہوتی ہیں ۔ لیکن میرے سامنے نہیں ۔ آپ ایک کام کریں کہ جرما میں پاکیشیا کے سفیر سے رابطہ قائم کر کے اس سے یہ پوچھیں کہ وہاں مسلمانوں کے خلاف فعال تنظیم کونسی ہے اور اس بارے میں اگر وہ خفیہ طور پر معلومات مہیا کر سکے تو زیادہ بہتر ہے "...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے میں رابطہ کرتا ہوں "...... سر سلطان نے کہا اور عمران نے خدا حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

" جرما میں واقعی مسلمانوں پر انتہائی ظلم و ستم توڑا جا رہا ہے اور حکومت جرما اس میں بذات خود ملوث ہے "...... بلیک زیرو نے کہا۔

" وہاں ہمارا کوئی ایجنٹ بھی نہیں ہے ۔ جو وہاں کے صحیح اور درست حالات بتا سکے ۔ ویسے تو مجھے وہاں کی دو مخالف تنظیموں کے بارے میں ابتدائی معلومات مل گئی ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ یہ دونوں تنظیمیں محدود سی ہیں "...... عمران نے کہا۔

" کونسی تنظیمیں "...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا اور عمران نے تفصیل سے اسے مارکس سے ملنے تک ساری تفصیل بتا دی۔

" پھر تو اس گرین سٹار سے رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے "...... بلیک زیرو نے کہا۔

" آخری چارہ کار تو یہی ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ اس سے رابطے

سے پہلے وہاں کے صحیح حالات سامنے آجائیں "...... عمران نے کہا اور
پھر اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی بات کرتا ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور
عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلیمان بول رہا ہوں "...... دوسری طرف سے سلیمان کی آواز
سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ سلیمان بغیر کسی اہم
ترین وجہ کے یہاں فون نہ کیا کرتا تھا۔

"کیا بات ہے سلیمان ۔ کیوں فون کیا ہے"...... عمران نے اپنے
اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے پوچھا

"جرما سے ایک صاحب آئے ہیں ۔ وہ اس بات پر مصر ہیں کہ وہ ہر
صورت میں آپ سے ملاقات کر کے جائیں گے اور انہوں نے کہا ہے کہ
وہ فلیٹ سے باہر بھی نہیں جا سکتے ۔ کیونکہ انہیں خطرہ ہے کہ اگر جرما
کے کسی ایجنٹ نے انہیں چیک کر لیا تو وہ انہیں گولی سے اڑا دیں
گے ۔ ویسے شکل و صورت سے تو شریف آدمی لگتے ہیں ۔ اپنا نام سلطان
بتا رہے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ فلسطینی علاقوں میں آپ کی ان سے
ایک دو بار ملاقات بھی ہو چکی ہے ۔ میں نے انہیں بہتیرا ٹالنا چاہا ہے
لیکن وہ بضد ہیں اس لئے مجبوراً سپیشل فون سے بات کر رہا ہوں "
دوسری طرف سے سلیمان نے کہا۔

"میں آ رہا ہوں "...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"نام سے تو مسلمان لگتا ہے ۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ کوئی خاص
پیغام لے کر آیا ہو "۔ عمران نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران فلیٹ پہنچ گیا
اس نے کار گیراج میں بند کی اور پھر سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچ گیا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ "۔ عمران نے ڈرائنگ روم میں
داخل ہوتے ہوئے کہا اور صوفے پر بیٹھا ہوا نوجوان ایک جھٹکے سے
اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر یکلخت مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ۔ آپ کا بے حد شکریہ عمران
صاحب کہ آپ نے مجھے ملاقات کے لئے وقت دیا۔ میرا نام سلطان ہے
اور میں جرما سے آیا ہوں "...... اس نوجوان نے انتہائی مسرت بھرے
لہجے میں کہا اور ساتھ ہی مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"آپ مہمان ہیں اور اتنی دور سے آئے ہیں ۔ آپ سے مل کر تو مجھے
دلی مسرت ہوئی ہے "۔ عمران نے مصافحہ کرتے ہوئے مسکرا کر کہا
اور اس کے ساتھ ہی اس نے سلطان کو بیٹھنے کے لئے کہا اور پھر ابھی وہ
دونوں صوفوں پر بیٹھے ہی تھے کہ اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر
آیا اور اس نے کافی کے ساتھ سنیکس بھی میز پر رکھنے شروع کر دیئے۔

"آپ کی اس مہمان نوازی کا بے حد شکریہ "...... سلطان نے کہا۔

"اس میں شکریہ کی کیا بات ہے ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ
ہمارے مسلمان بھائی ہیں ۔ آپ کی خاطر مدارت ہم پر فرض ہے ۔ پھر
ہم تینوں ناموں کے لحاظ سے بھی ہم قافیہ ہیں ۔ آپ کا نام سلطان ۔

اس کا نام سلیمان اور میرا نام عمران ۔اس لحاظ سے بھی اجنبیت باقی
نہیں رہتی "۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سلطان بھی ہنس دیا
" عمران صاحب ۔میں جرما کے مسلمانوں کی طرف سے آپ کے
پاس ایک درخواست لے کر آیا ہوں "۔سلطان نے کہنا شروع کیا۔
" مجھے معلوم ہے کہ جرما میں مسلمانوں پر انتہائی ظلم و ستم توڑے
جا رہے ہیں ہماری حکومت اس سلسلے میں بین الاقوامی فورموں پر کام
کر رہی ہے ۔ذاتی طور پر میں کیا کر سکتا ہوں ۔یہ آپ مجھے بتائیں "۔
عمران نے کہا۔
" آپ جرما کے مسلمانوں کو اس بھیانک ظلم و ستم سے کسی ح
تک بچا سکتے ہیں ۔جرما کے مسلمانوں نے ایک خفیہ تنظیم بنا رکھ
تھی اور یہ تنظیم .... " سلطان نے دوبارہ کہنا شروع کیا۔
" آپ کا مطلب کہیں گرین سٹار سے تو نہیں "۔عمران نے اس
بات کاٹتے ہوئے کہا تو سلطان ، عمران کی بات سن کر اس بری طر
اچھلا کہ اس کے ہاتھ میں موجود کافی کی پیالی گرتے گرتے بچی۔
" اوہ ۔اوہ ۔آپ کیسے جانتے ہیں ۔کمال ہے ۔حیرت ہے ۔آپ
سلطان کی حالت واقعی دیکھنے والی تھی ۔وہ یوں آنکھیں پھاڑ پھا
عمران کو دیکھ رہا تھا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا تھا۔
" اس میں اتنے حیران ہونے کی کیا بات ہے ۔سلطان صاحب
اتنی بڑی تنظیم ہے کہ پاکیشیا سے باقاعدہ اسلحہ سمگل کراتی ہے اور
کی مخالف تنظیم بلیک سٹریپ یہاں پاکیشیا میں اس کے آدمیو

قتل کراتی ہے ۔اتنے بڑے واقعات کے بعد بھی آپ اس طرح حیران
ہو رہے ہیں جیسے یہ تنظیم جرما کے دو چار بچوں نے بنائی ہو اور کسی کو
اس کا علم نہ ہو "........ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
" اوہ ۔آپ میرے تصور سے بھی زیادہ باخبر ہیں ۔میں تو سوچ رہا
تھا کہ آپ کو نجانے کس طرح آمادہ کیا جائے گا ۔بہر حال عمران
صاحب ۔میرا تعلق گرین سٹار سے ہے اور میں گرین سٹار کے ایک
سیکشن کا چیف ہوں ۔یہ جرما کے مسلمانوں کی تنظیم ہے اس کا ہیڈ
کوارٹر صوبہ کمپانگ کے دارالحکومت کمپانگ میں تھا اور آپریشنل ہیڈ
کوارٹر پہاڑی علاقے ڈولائی میں صوبہ کمپانگ کا گورنر اور دوسرے
حکام در پردہ گرین سٹار کی حمایت کرتے تھے ۔اسلحہ سمگل کرانا ، ہمیں
اسلحہ دینا اور مسلمانوں پر ظلم کرانے والے افراد کی نشاندہی کا سارا
کام وہ کرتے تھے اس کے ساتھ ساتھ فوج اور پولیس کی چیرہ دستیوں
سے بھی انہوں نے تنظیم کو بچائے رکھا تھا ۔اصل میں صوبہ کمپانگ
کی حکومت اور مرکزی حکومت کے درمیان شدید اختلافات تھے اور
مرکزی حکومت کا سربراہ ایک فوجی جنرل گان ہے وہ مسلمانوں کے
سخت خلاف ہے ۔اسے اسرائیل اور ایکریمیا کی حمایت حاصل ہے ۔
بلیک سٹریپ ایک کمانڈو تنظیم ہے ۔جسے جنرل گان کی سرپرستی
حاصل ہے اور وہ براہ راست جنرل گان کی کمان میں کام کرتی ہے ۔
جنرل گان اسی کی وجہ سے ایک طویل عرصہ سے جرما پر مطلق العنان آمر
کی طرح حکومت کر رہا ہے اور کسی کو اس کے خلاف دم مارنے کی

جرأت نہیں ہے جو بھی جنرل گان کے خلاف آواز اٹھاتا ہے ۔ بلیک سٹریپ اس کا ہی نہیں بلکہ اس کے پورے خاندان کا عبرتناک انداز میں خاتمہ کر دیتی ہے ۔ بلیک سٹریپ کی دہشت پورے جرما میں چھائی ہوئی ہے وہ لوگ اس قدر ظالم اور سفاک ہیں کہ شاید ظلم اور سفاکی کے الفاظ بھی ان سے شرمندہ رہتے ہوں ۔ لیکن صوبہ کمپانگ کی حکومت نے انہیں صوبہ کمپانگ میں کھلے عام کارروائی کرنے سے روک رکھا تھا اور وہاں گرین سٹار ان کا مقابلہ کرتی رہتی تھی پھر اچانک جنرل گان نے اسرائیلی ایجنٹوں اور فوج کی مدد سے صوبہ کمپانگ کی حکومت کا تختہ الٹ دیا ۔ گورنر اور دوسرے ان سارے حکام کو جو گرین سٹار کے حمایتی تھے چن چن کر ہلاک کر دیا گیا اور ان سے گرین سٹار کے متعلق معلومات حاصل کر کے ان کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا گیا ۔ چار سیکشنز جو کمپانگ میں کام کرتے تھے ختم کر دیئے گئے ۔ گرین سٹار کے سینکڑوں آدمی ہلاک کر دیئے گئے ۔ اس کے اسلحہ کے سٹوروں پر قبضہ کر لیا گیا ۔ اس طرح گرین سٹار کا ایک لحاظ سے مکمل طور پر خاتمہ کر دیا گیا گرین سٹار میں مجھ سمیت تقریباً ایک سو کے قریب افراد بچ گئے ہیں جو فوری طور پر انڈر گراؤنڈ ہو گئے ہیں اور گرین سٹار کے خاتمے کے بعد جنرل گان اور بلیک سٹریپ کو مسلمانوں پر ظلم و ستم توڑنے کا کھلا موقع مل گیا ہے اس لئے اب صوبہ کمپانگ جہاں مسلمان آبادی کی اکثریت ہے ایک ایسے جہنم میں تبدیل کر د گیا ہے جس کو الفاظ میں بھی بیان نہیں کیا جا سکتا ۔ گرین سٹار تنظیم

بنیادی طور پر ختم ہو چکی ہے اس کے صرف چار سرکردہ افراد مجھ سمیت زندہ بچے ہیں ہم نے آخری میٹنگ ایک پہاڑی غار میں کی وہاں میں نے تجویز پیش کی کہ اگر آپ کو بلیک سٹریپ کے خلاف کام کرنے پر آمادہ کر لیا جائے تو پھر جرما کے مسلمانوں کی عزتوں اور جان و مال کو بلیک سٹریپ کی درندگی سے بچایا جا سکتا ہے لیکن ہمارے پاس نہ ہی فنڈز ہیں اور ہم آپ کو فیس اور اخراجات بھی ادا نہیں کر سکتے بس ایک امید ہے جو مجھے آپ کے پاس لے آئی ہے "۔ سلطان نے کہا۔

" آپ کا مطلب ہے کہ میں صوبہ کمپانگ میں جا کر اس بلیک سٹریپ کے خلاف کام کروں اور اس کا خاتمہ کروں "...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" جی ہاں اور یہ آپ کا جرما کے مسلمانوں پر احسان ہو گا "۔ سلطان نے جواب دیا۔

" لیکن فرض کیا کہ بلیک سٹریپ ختم ہو جاتی ہے تو پھر کیا ہو گا۔ جنرل گان کے لئے کیا مشکل ہے ۔ وہ مقابلے میں دوسری ٹیم لے آئے "۔ عمران نے جواب دیا۔

" بالکل وہ ایسا کر سکتا ہے لیکن آپ جانتے ہیں کہ اگر سانپ کے دانت توڑ دیئے جائیں تب بھی وہ سانپ تو رہتا ہے لیکن زہریلا نہیں ہوتا ۔ بلیک سٹریپ جنرل گان کے دانت ہیں جن کے ذریعے وہ اپنا زہر مسلمانوں کے جسموں میں انڈیلتا رہتا ہے اور دوسری بات یہ کہ بلیک سٹریپ کا ہیڈ کوارٹر جو دارالحکومت میں ہے اگر وہ آپ تباہ کر

دیں تو بلیک سٹریپ کی آدھی سے زیادہ قوت ختم ہو جائے گی۔ باقی اس کے چھوٹے ایجنٹوں کو ہم خود بھی ختم کر سکتے ہیں"...... سلطان نے جواب دیا۔

"بلیک سٹریپ کے بارے میں آپ کے پاس کیا معلومات ہیں۔ اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ اس کے چیدہ چیدہ افراد کون ہیں۔ اس قسم کی معلومات"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ انتہائی خفیہ تنظیم ہے عمران صاحب۔ ہماری بے پناہ کوششوں کے باوجود ہم اس کا ہیڈ کوارٹر ٹریس نہیں کر سکے ویسے بھی وہ گوریلا تنظیم ہے۔ اچانک حملہ کرنا اور مسلمانوں کے گاؤں کے گاؤں قتل کر کے انہیں آگ لگا دینا اس کا کام ہے۔ وہ موت کے فرشتوں کی طرح اچانک نمودار ہوتے ہیں اور پھر اچانک غائب ہو جاتے ہیں۔ ہیڈ کوارٹر بہرحال دارالحکومت میں ہے اور اس کا انتظام اسرائیلی ایجنٹوں کے ہاتھ میں ہے۔ تمام پلاننگ وہی کرتے ہیں اس لئے ہیڈ کوارٹر کا خاتمہ دراصل ایک لحاظ سے بلیک سٹریپ کا خاتمہ بن جائے گا۔ بہرحال اسے ٹریس آپ کو خود کرنا ہوگا"...... سلطان نے صاف بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ سے ملاقات اگر میں چاہوں تو کہاں ہو سکتی ہے۔ کوئی ٹرانسمیٹر فریکونسی۔ کوئی فون نمبر"...... عمران نے کہا۔

"پہلے آپ یہ بتائیں کہ کیا آپ ہماری مدد کرنے کا فیصلہ کر رہے ہیں یا نہیں"...... سلطان نے امید و بیم کے ملے جلے لہجے میں کہا۔

"میں نے ابھی کوئی فیصلہ نہیں کیا اور یہ ایسی بات ہے کہ میں فوری طور پر کوئی فیصلہ بھی نہیں کر سکتا کیونکہ یہ پاکیشیا کا سرکاری کام بھی نہیں ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس پر کام کرے۔ مجھے ذاتی طور پر اس پر کام کرنا ہوگا۔ اس لئے میں اس بارے میں اپنے طور پر مزید معلومات حاصل کروں گا۔ بہرحال آپ بے فکر رہیں۔ چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو۔ مسلمان پر ظلم کرنے والے بازو بہرحال توڑ دیئے جائیں گے"۔ عمران نے کہا تو سلطان کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔

"شکریہ۔ میں سمجھ گیا۔ ہمارے لئے یہی کافی ہے۔ آپ ہم سے رابطہ کیپانگ کے شہر میں ایک بیکری ہے جس کا نام ڈان بیکرز ہے اس کا مالک بظاہر ایک بوڑھا یہودی ہے جو اولڈ واکر کہلاتا ہے۔ وہ سابق فوجی ہے اور جنرل گان کے ساتھ فوج میں کام کرتا رہا ہے اور اس کا دوست بھی رہا ہے۔ اس لئے اس کی پورے جرما میں بے حد عزت کی جاتی ہے۔ لیکن وہ خفیہ طور پر مسلمان ہو چکا ہے اور اس کا اسلامی نام یوسف ہے۔ وہ گرین سٹار کا بانی ممبر ہے۔ لیکن سامنے کبھی نہیں آیا۔ اس کے ذریعے ہم سے ہر وقت رابطہ ہو سکتا ہے۔ آپ کوئی ایسا کوڈ بتا دیجئے جو ہم اسے بتا دیں گے۔ وہ کوڈ جیسے ہی آپ اس سے بات کرتے ہوئے دوہرائیں گے وہ آپ کا ہم سے رابطہ کرا دے گا"...... سلطان نے کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ کوڈ ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"او کے۔ شکریہ۔ اب مجھے اجازت دیجئے تا کہ میں فوری طور

واپس جاکر اپنے ساتھیوں کو یہ عظیم خوشخبری سنا سکوں "۔ سلطان نے کہا۔

" ارے ارے آپ ایک دو روز میرے پاس رہیں ۔ ایسی بھی کیا جلدی ہے ۔ جو دال روٹی میں کھاتا ہوں وہ آپ کو بھی مل جائے گی "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" شکریہ ۔ اصل بات یہ ہے کہ بلیک سٹریپ بہت بڑی تنظیم ہے اس کے ایجنٹ ہر جگہ موجود ہیں ۔ ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ مجھے یہاں دیکھ لیں ۔ اس لئے میں فوری واپس جانا چاہتا ہوں "...... سلطان نے کہا۔

" یہاں ان کا سب سے بڑا ایجنٹ استاد آفی تھا ۔ وہ اپنے گینگ سمیت پکڑا گیا ہے اور اسی کی وجہ سے مجھے گرین سٹار اور بلیک سٹریپ کی بابت معلوم ہوا تھا ۔ اس لئے آپ بے فکر رہیں "...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ پھر بھی مجھے اجازت دیں تو بہتر ہے ۔ میرے ساتھی وہاں انتہائی شدت سے میرا انتظار کر رہے ہوں گے "...... سلطان نے اصرار کرتے ہوئے کہا تو عمران نے اسے اجازت دے دی اور پھر وہ خود اسے دروازے تک چھوڑنے آیا ۔ پھر واپس آکر اس نے رسیور اٹھایا اور سوپر فیاض کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔ کیونکہ اب اس استاد آفی سے ملاقات ضروری تھی تاکہ بلیک سٹریپ کے بارے میں مزید معلومات حاصل کی جاسکیں ۔ ویسے وہ اپنے طور پر اس بلیک سٹریپ کے ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام کرنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔

ایک کمرے میں موجود بھاری میز کے پیچھے ایک لمبے قد کا آدمی بیٹھا تھا وہ جرمی نہ تھا بلکہ اسرائیلی تھا ۔ اس کے جسم پر نیلے رنگ کا ٹ تھا ۔ میز پر شراب کی کھلی بوتل موجود تھی اور وہ آدمی بار بار اسے کر منہ سے لگاتا اور لمبے لمبے گھونٹ لے کر بوتل واپس میز پر رکھ ۔ میز پر ایک فائل موجود تھی اور وہ آدمی شراب پینے کے ساتھ ساتھ فائل کے مطالعے میں مصروف تھا ۔ یہ روڈی لوتھر تھا ۔ اسرائیلی ٹ ۔ لیکن اس کا تعلق جس ایجنسی سے تھا وہ ایجنسی ایکریمیا کے تھی اور اسی ایجنسی کی ہدایات پر وہ جرما آیا تھا تاکہ جنرل گان سے جرما سے مسلمانوں کا مکمل طور پر خاتمہ کیا جاسکے ۔ اس ایجنسی ی ایک ٹیم بھیجی تھی اور لوتھر اس ٹیم کا سربراہ تھا ۔ یہ لوتھر ہی نے یہاں آتے ہی جنرل گان کی فوج کے چیدہ چیدہ افراد سے صوبہ کپانگ کی حکومت کے خلاف سازش تیار کی اور پھر اس کی

مدد سے یہ سازش کامیاب ہو گئی اور کمپانگ صوبہ براہ راست جنرل
گان کے کنٹرول میں آگیا اور پھر لوتھر کی وجہ سے ہی گرین سٹار کا ہیڈ
کوارٹر اور اس کے چار سیکشنز ٹریس کئے گئے اور انہیں تباہ کر دیا گیا۔
ایک لحاظ سے اس نے گرین سٹار کا مکمل طور پر خاتمہ کر دیا تھا اور اب
اس کی ایما پر کمپانگ میں رہنے والے مسلمانوں کے مکمل خاتمے کی
پلاننگ پر عمل کیا جا رہا تھا۔ مسلمانوں پر بے پناہ ظلم و ستم توڑے جا
رہے تھے۔ انہیں ہلاک کیا جا رہا تھا۔ بے شمار مسلمان ہجرت کر کے
ہمسایہ مسلم ملک سونار چلے گئے تھے لیکن اب اس نے اس کا بھی
بندوبست کر لیا تھا کہ مسلمان سونار نہ جا سکیں۔ اس وقت بھی وہ
ایسی ہی ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا جس میں مسلمانوں
کے ایک گاؤں پر حملے کی روداد تفصیل سے درج کی گئی تھی اور لوتھر
مزے لے لے کر اس رپورٹ کو پڑھ رہا تھا کہ میز پر رکھے ہوئے
ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ لوتھر نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور
پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ لوتھر بول رہا ہوں"...... لوتھر کا لہجہ تحکمانہ تھا۔

"میتھائس بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک آواز
سنائی دی۔

"اوہ میتھائس تم۔ کیا بات ہے"...... لوتھر نے چونک کر پوچھا
کیونکہ میتھائس اس کا خاص آدمی تھا اور اسے لوتھر نے انڈر گراؤنڈ رکھا
ہوا تھا۔ اس کا کام مختلف ذرائع سے ایسی معلومات اکٹھی کرنا تھا جو

ہر اور اس کے گروپ کے کام آسکیں۔ میتھائس نے اس کے لئے
اعدہ ایک خفیہ تنظیم بنائی ہوئی تھی جس کے تمام اخراجات جنرل
ن کے ذمے تھے۔ اس لئے میتھائس کی کال پر لوتھر چونکا تھا کہ ضرور
ئی خاص بات ہی ہو سکتی ہے اس لئے میتھائس نے کال کی ہو گی۔

"باس۔ پاکیشیا کا علی عمران، بلیک سٹریپ کے خلاف کام کرنے
مادہ ہو گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو لوتھر بے اختیار
ی سے اچھل پڑا۔

"علی عمران۔ اور بلیک سٹریپ کے خلاف۔ کیا مطلب میں سمجھا
ں۔ اس کا یہاں جرما سے کیا تعلق"...... لوتھر نے انتہائی حیرت
ے لہجے میں کہا۔

"باس۔ آپ کو معلوم ہے کہ گرین سٹار پاکیشیا کے ایک گروپ
، اسلحہ منگواتے رہتے تھے۔ اس گروپ کے خاتمے کے لئے میں نے
یشیا میں ایک گروپ ارینج کر رکھا تھا اور اس کی نگرانی کے لئے
ے اور گروپ۔ بہر حال یہ تفصیلی بات ہے۔ اس کا یہ موقع نہیں
۔ پاکیشیا میں اچانک ہمارا گروپ پکڑا گیا۔ پورا گروپ اور اس
ایک خاص آدمی مارکس بھی گرفتار کر لیا گیا۔ مارکس ہمارے لئے
ادمی تھا۔ اس لئے اسے چھڑانے کے لئے میں نے جرما سے خاص آدمی
ا بھیجے۔ وہ مارکس کو چھڑوا تو نہ سکے البتہ انہوں نے اسے ہلاک کر
ا کہ وہ ہمارے بارے میں کوئی معلومات مہیا نہ کر سکے۔ سنٹرل
ی جنس کی تحویل میں مارکس اور باقی گروپ تھا۔ انہیں علیحدہ

عمارت میں رکھا گیا تھا اس عمارت پر ہمارے آدمیوں نے میزائل فا
کئے اور سب مارے گئے ۔ ہمارے آدمی بھی مقابلے کے دوران مار
گئے ۔ لیکن ایک گروپ بہر حال بچ گیا وہ واپس آ رہا تھا کہ انہوں
ایئر پورٹ پر ایک جرمائی مسلمان کو دیکھا ۔ وہ اسے جانتے تھے اس
تعلق گرین سٹار سے تھا وہ اس کا سرکردہ آدمی تھا ۔ اسے پاکیشیا میں
دیکھ کر وہ چونک پڑے لیکن انہوں نے اس پر اپنے آپ کو ظاہر
ہونے دیا اور اس کے ساتھ ہی سفر کر کے وہ کردن پہنچ گئے ۔ یہاں ا
آدمی سلطان کو اغوا کر کے ہیڈ کوارٹر لایا گیا اور پھر تشدد کے دورا
اس نے ساری بات بتا دی کہ وہ گرین سٹار کی طرف سے مدد حاصل
کرنے پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران سے ملنے گیا تھا اس نے علی عمرا
سے اس کے فلیٹ میں ملاقات کی اور اسے گرین سٹار اور بلیک
سٹریپ کے بارے میں پوری تفصیل بتائی تو علی عمران نے ذاتی ط
پر بلیک سٹریپ کے خلاف کام کرنے کی حامی بھر لی "۔ میتھائس ۔
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" یہ تو انتہائی بری خبر سنائی ہے تم نے میتھائس ۔ علی عمران
بلیک سٹریپ کے مقابلے پر آنا تو انتہائی خطرناک ہو گا "...... لو
نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ایسی کوئی بات نہیں باس ۔ میں بھی پہلے یہ خبر سن کر آپ
طرح پریشان ہوا تھا لیکن بعد میں جو کچھ سامنے آیا اس سے نہ صرف
کہ میری پریشانی دور ہو گئی بلکہ مجھے یہ سوچ کر مسرت ہوئی کہ ایک

ایسا سنہری موقع ہمیں مل رہا ہے کہ ہم یہودیوں کے اس سب سے
بڑے دشمن سے آسانی سے نجات حاصل کر سکتے ہیں "...... دوسری
طرف سے میتھائس نے کہا۔

" وہ کیا معلومات ہیں "...... لوتھر نے پوچھا۔

" پہلی بات تو یہ ہے باس کہ عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم
لے کر نہیں آئے گا ۔ وہ ذاتی طور پر یہ کام کرے گا اس لئے یا تو وہ اکیلا
آئے گا یا پھر اپنے ساتھ اپنے ان حبشی ملازموں جوزف اور جوانا کو لے
کر آئے گا ۔ جوزف ، جوانا اور عمران سے ہم اچھی طرح واقف ہیں ۔
دوسری بات یہ کہ عمران کو قطعی اس بات کا علم نہ ہو گا کہ سلطان پکڑا
جا چکا ہے اور ہمیں اس نے معلومات مہیا کر دی ہیں اس لئے وہ پورے
اطمینان سے یہاں آئے گا اور ہم آسانی سے عمران اور اس کے ساتھیوں
کا یہاں جرما میں خاتمہ کر سکتے ہیں "...... میتھائس نے کہا۔

" لیکن تم نے اس سلطان سے اس قدر اہم معلومات حاصل کیسے کر
لیں ۔ یہ لوگ تو انتہائی سخت جان واقع ہوئے ہیں ۔ مرجاتے ہیں لیکن
بتاتے نہیں "...... میتھائس نے جواب دیا۔

" اس پر مجھے انتہائی خوفناک تشدد کرنا پڑا ہے ۔ تب یہ ساری
معلومات حاصل ہوئی ہیں ۔ اس تشدد سے وہ عبرت ناک حالت میں
ہے "۔ میتھائس نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے بہر حال اب ہمیں اس عمران اور اس کے ساتھیوں کا
خاتمہ کرنے کے لئے پوری پلاننگ کر لینی چاہیے "...... لوتھر نے کہا۔

"باس میری ایک درخواست ہے "...... میتھائس نے کہا۔

"کیسی درخواست ۔ کھل کر بات کرو میتھائس "...... لوتھر نے کہا۔

"باس ...... آپ عمران اور اس کے ساتھیوں سے نمٹنے کی مکمل ذمہ داری مجھے سونپ دیں "...... میتھائس نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ تم نے ہی اس کا پتہ چلایا ہے اس لئے تم ہی یہ کا کرو گے اور مجھے تمہاری سلاحیتوں پر مکمل اعتماد ہے اور اس کے ۔ میں تمہیں کرون کا فل چارج دے دیتا ہوں تا کہ وہاں موجود ہمارا گ گروپ ، جرمائی فوج اور پولیس سب تمہارے تحت کام کر سکیں ".. لوتھر نے جواب دیا۔

" اوہ ۔ اوہ باس ۔ آپ کا بے حد شکریہ ۔ آپ نے میری دیر خواہش پوری کر دی ہے ۔ اب میں اس عمران اور اس کے ساتھیو کھل کر شکار کھیلوں گا "...... دوسری طرف سے میتھائس کی مسر سے پر آواز سنائی دی اور لوتھر نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب ۔ کیا آپ بلیک سٹریپ کے خلاف پوری ٹیم لے کر جائیں گے "...... بلیک زیرو نے سامنے بیٹھے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں یہ سرکاری مشن نہیں ہے ۔ اس لئے میرے ساتھ ٹائیگر ۔ جوزف اور جوانا جائیں گے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر عمران صاحب ۔ اس بار آپ میری درخواست منظور کر لیں اور ٹائیگر کی بجائے آپ مجھے ساتھ لے جائیں "۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"کمال ہے ...... میں کہہ رہا ہوں کہ یہ سرکاری مشن نہیں ہے اور تم سرکاری ٹیم کے سربراہ ہو ۔ تم کیسے ساتھ جا سکتے ہو "...... عمران نے کہا۔

"جس طرح آپ غیر سرکاری طور پر جا رہے ہیں اسی طرح میں بھی

غیر سرکاری طور پر جا سکتا ہوں ۔یہاں کا انتظام جولیا کے ذمے لگایا
سکتا ہے "...... بلیک زیرو نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔
" تمہاری درخواست اپنی جگہ بلیک زیرو ...... لیکن وہاں
حالات کا ابھی مجھے بھی پوری طرح علم نہیں ہے ۔ نجانے وہاں کو
عرصہ لگ جائے اور اتنے طویل عرصہ کے لئے پاکیشیا کو خالی نہ
چھوڑا جا سکتا ۔ یا تو تم جاؤ یا میں جاؤں ۔ ہم دونوں میں سے ایک
موجودگی بہر حال یہاں ضروری ہے ۔ کیونکہ ہمیں صرف جرما
مسلمانوں کا ہی خیال نہیں ہے ۔ بلکہ پاکیشیا کے مفادات کا خیـ
رکھنا بھی ہمارا فرض ہے "۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
" ٹھیک ہے عمران صاحب "...... بلیک زیرو نے ہونٹ
ہوئے کہا۔
" اگر تمہیں زیادہ شوق ہے تو پھر ایسا ہے کہ تم اس بار سرکاری
لے کر چلے جاؤ ۔ میں غیر سرکاری ٹیم سمیت یہاں رہ جاؤں گا "۔ عـ
نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" نہیں ۔ سرکاری ٹیم کو تو میں نہیں لے جا سکتا ۔ یہ تو
مجبوری ہے "...... بلیک زیرو نے کہا۔
" مجبوری اخراجات کی ہے ۔ اسے میں ذاتی اکاؤنٹ سے پورا کر
ہوں "...... عمران نے کہا۔
" نہیں عمران صاحب ۔ آپ کی بات درست ہے ۔ میرا یہاں
واقعی ضروری ہے ۔ دراصل جب بھی کوئی مشن سامنے آتا ہے تو

دل بے اختیار اس میں حصہ لینے کے لئے مچل اٹھتا ہے ۔ ورنہ میں بھی
جانتا ہوں کہ جس سیٹ پر میں ہوں اس کے تقاضے کیا ہیں "۔ بلیک
زیرو نے لمبا سانس لیتے ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا۔
" ارے تم تو لمبے لمبے سانس لینے لگ گئے ہو ۔ چلو ٹھیک ہے اس
بار غیر سرکاری طور پر تم بھی ساتھ چلے چلو ۔ سلیمان کو میں سمجھا دوں گا
اگر کوئی ایمر جنسی آن پڑی تو وہ اسے سنبھال لے گا اور ساتھ ہی تمہیں
یا مجھے وہاں خصوصی ٹرانسمیٹر پر اطلاع بھی کر دے گا اور تم یا میں فوری
طور پر واپس آجائیں گے "...... عمران نے کہا۔
" کیا واقعی ۔ کیا آپ مجھے واقعی ساتھ لے جائیں گے "...... بلیک
زیرو کے چہرے پر بے پناہ مسرت کے تاثرات ابھر آئے ۔
" ہاں ۔ تم واقعی یکسانیت سے بور ہو چکے ہو گے ۔ اس لئے تمہارا
بھی حق ہے کہ تم اپنے ہاتھ پیر کھول سکو "...... عمران نے کہا۔
" شکریہ عمران صاحب ۔ لیکن میں کس حیثیت سے ساتھ جاؤں گا "
بلیک زیرو نے مسرت بھرے لہجے میں پوچھا۔
" ایکریمین فارن ایجنٹ جیکب کے روپ میں ۔ کیونکہ تم جرمائی
فوج میں کافی عرصہ کام کر چکے ہو ۔ اس لئے تمہاری مہارت ہمارے
کام آئے گی "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" مگر میں تو پہلے کبھی جرما گیا ہی نہیں "...... بلیک زیرو نے حیران
ہو کر کہا۔
" لوگ صرف سفرنامے پڑھ کر اس قدر معلومات حاصل کر لیتے ہیں

کہ جس ملک کے بارے میں پوچھو، ان کی معلومات ایسی ہوتی ہیں جیسے وہ پیدا ہی اس ملک میں ہوئے ہوں اور اب تو بعض لوگ سفرنامے لکھنے میں ایسے ماہر ہو چکے ہیں کہ بغیر اس ملک میں گئے ایسا شاندار سفرنامہ لکھ دیتے ہیں کہ آدمی پڑھ کر ان کی سیاحت پر رشک کرنے لگ جاتا ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تو آپ کا مطلب ہے کہ میں یہاں بیٹھ کر جرما کا سفرنامہ لکھنا شروع کر دوں "...... بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" نہیں۔ میرا مطلب ہے کہ تم سفرنامے پڑھ کر بھی جرما کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہو۔ ویسے تمہیں سفرنامے پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لائبریری میں جرما پر ایک تحقیقی کتاب موجود ہے اگر تم یہ کتاب پڑھ لو تو سمجھو کہ تم پیدا ہی جرما میں ہوئے ہو گے اس کتاب میں جرمائی زبان کے بارے میں بھی ایسے اشارات موجود ہیں کہ تھوڑی سی کوشش سے تم جرمائی زبان سمجھ بھی سکتے ہو اور بول بھی سکتے ہو اور اگر تم چاہو تو ایک اکیڈمی بھی کھول سکتے ہو جس میں تم جرمائی زبان پڑھانے کا کورس لوگوں کو کروا کر لاکھوں روپے کما سکتے ہو "...... عمران کی زبان رواں ہو گئی تھی۔

" میں سمجھ گیا کہ آپ کیا چاہتے ہیں...... اب آپ فکر نہ کریں میں نہ صرف وہ کتاب بلکہ جرما کے بارے میں لائبریری میں موجود ساری کتابیں پڑھ ڈالوں گا "...... بلیک زیرو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" لیکن میں نے اس وقت جرما نہیں جانا جب بلیک سٹریپ کی ظالمانہ کارروائیوں کے بعد وہاں ایک بھی مسلمان زندہ نہ رہے۔ میں زیادہ سے زیادہ تمہیں چوبیس گھنٹے دے سکتا ہوں۔ چوبیس گھنٹے میں تم نے پوری تیاری کر لینی ہے "...... عمران نے کہا

" میں تیار ہو جاؤں گا۔ آپ میری فکر نہ کریں البتہ ایک درخواست ہے "...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کمال ہے۔ آج تو تم درخواست پر درخواست دیئے چلے جا رہے ہو۔ بھئی ہر درخواست کے ساتھ اگر کچھ فیس بھی دیتے رہو تو کم از کم آغا سلیمان پاشا کی ایک دو تنخواہوں کا بل ادا ہو جائے گا "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو ہنس پڑا۔

" میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ آپ مجھے ایکریمین بنا کر ساتھ نہ لے جائیں مجھے اس روپ میں شدید الجھن ہو گی "...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ارے پاکیشیائی تو ایکریمین شہریت حاصل کرنے کے لئے پاگل ہو رہے ہیں۔ اپنی ساری جائیدادیں بیچ رہے ہیں وہاں کی شہریت حاصل کرنے کے لئے۔ اور تم مفت میں ایکریمین بن رہے ہو پھر بھی اس سے انکاری ہو "...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مجھے پاکیشیائی ہونے پر فخر ہے عمران صاحب۔ بہر حال میری یہ درخواست ہے اگر آپ قبول کریں تو "...... بلیک زیرو نے کہا۔

" او کے۔ تم میرے دوست کی حیثیت سے ساتھ جاؤ گے۔ اب تو خوش ہو "...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار خوش ہو گیا۔

"چائے بنا لاؤں" ...... بلیک زیرو نے کہا اور عمران ہنس پڑا۔

"پہلے مجھے وہ عمرو عیار کی زنبیل الماری سے نکال کر دو۔ شاید اس میں سے جرما کے کسی ایسے آدمی کا نام اور فون نمبر مل جائے جو ہمارے کام آسکے" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو کرسی سے اٹھا اور پھر اس نے ایک الماری کھول کر اس میں موجود سرخ جلد والی ڈائری نکال کر عمران کے سامنے رکھی اور خود وہ کچن کی طرف بڑھ گیا۔

عمران نے ڈائری کھولی اور اس کی ورق گردانی میں مصروف ہو گیا اس دوران بلیک زیرو نے چائے کی پیالی لا کر عمران کے سامنے رکھ دی اور دوسری پیالی خود لے کر وہ اپنی مخصوص کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔ عمران چائے کی چسکیاں بھی لیتا رہا اور ڈائری کے صفحے بھی پلٹتا رہا۔

"کمال ہے۔ عمرو عیار کی زنبیل میں سے بھی کوئی واقف نہیں نکلا" عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور ڈائری بند کر کے رکھ دی۔

"میرے والد کافی عرصہ جرما میں رہے ہیں۔ اگر آپ کہیں تو میں ان سے فون پر بات کروں۔ شاید وہ کوئی ٹپ دے سکیں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ارے اسے کہتے ہیں بچہ بغل میں اور ڈھنڈورا شہر میں۔ ٹائیگر سے بات کرنی چاہیئے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ جرما کے کسی زیر زمین گروپ سے ضرور واقف ہو گا۔ زیر زمین دنیا کے رابطے بہت دور دور تک ہوتے ہیں اور تمہارے والد صاحب تو ظاہر ہے اپنے جیسے کسی شریف

آدمی کی ہی ٹپ دے سکتے ہیں اور شریف آدمیوں سے صرف سلام دعا تو کی جا سکتی ہے مشن کی کامیابی کے لئے کوئی مدد نہیں لی جا سکتی" .... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر میز پر موجود ٹرانسمیٹر پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی ....

فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن آن کر دیا اور کال دینی شروع کر دی۔

"یس ٹائیگر اٹنڈنگ۔ اوور" ...... تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر۔ جرما میں کسی ایسے گروپ کی ٹپ حاصل کر سکتے ہو جو جرما میں ایک اہم مشن کے سلسلے میں ہماری بھرپور انداز میں مدد کر سکے۔ اوور" ..... عمران نے کہا۔

"کس کے خلاف مشن باس۔ اوور" ...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے پوچھا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تمہارا یہ سوال سن کر مجھے خوشی ہوئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تم ذہن استعمال کرتے ہو۔ ہمارا مشن جرما حکومت کی ایک خاص تنظیم بلیک سٹریپ کے خلاف ہو گا۔ اوور" .... عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"بلیک سٹریپ کے خلاف۔ اوہ باس۔ یہ نام تو میں نے سنا ہوا ہے۔ اگر آپ مجھے آدھے گھنٹے کی مہلت دیں تو میں اس سلسلے میں مکمل انکوائری کر کے کوئی حتمی بات کر سکتا ہوں۔ اوور" ...... دوسری

طرف سے ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میری خاص فریکونسی پر کال کر لینا۔ اوور اینڈ آل "۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اس پر اپنی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کر دی۔

" واقعی ٹائیگر بے حد ہوشیار آدمی ہے "...... بلیک زیرو نے کہا۔

" آخر کس کا شاگرد ہے "۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔ پھر ابھی آدھا گھنٹہ بھی نہ گزرا تھا کہ ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

" ہیلو ٹائیگر کالنگ ۔ اوور "...... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

" یس ۔ اوور "...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" باس ۔ میں نے ایک اہم کلیو حاصل کر لیا ہے ۔ جرما میں بلیک سٹریپ کے ایک خاص آدمی نوانگ کا پتہ مجھے مل گیا ہے ۔ یہ آدمی جرما کے دارالحکومت کرون میں یوتھ کلب کا مالک ہے اور وہاں اس کا پورا گروپ موجود ہے ۔ اوور "...... ٹائیگر نے کہا۔

" لیکن میں نے تو بلیک سٹریپ کے خلاف کام کرنا ہے "۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" یس باس ۔ لیکن نوانگ کے سامنے آنے کے بعد اس کے مخالف گروپ کا پتہ لگانا آسان ہو گیا ہے ۔ میں نے ایک قریبی دوست کی مدد سے اس نوانگ کے سب سے بڑے حریف تسانگ کا پتہ چلا لیا ہے ۔ تسانگ بھی دارالحکومت میں گیم کلب کا مالک ہے ...... یہ دونوں ایک دوسرے کے روایتی حریف ہیں ۔ چونکہ نوانگ کا تعلق بلیک سٹریپ سے ہے اس لئے لازمی بات ہے کہ تسانگ کسی طرح بھی بلیک سٹریپ سے متعلق نہیں ہو سکتا ورنہ تو ہم جس کا بھی کلیو حاصل کرتے ہیں یہ خدشہ بہرحال رہتا کہ کہیں وہ درپردہ بلیک سٹریپ میں شامل نہ ہو ۔ اوور "...... ٹائیگر نے وضاحت سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" گڈ ۔ تم تو واقعی ذہنی طور پر بالغ ہوتے جا رہے ہو ۔ بہرحال اس نوانگ تسانگ کے بارے میں مزید کیا معلومات ہیں ۔ اوور "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" باس ۔ تسانگ کا بڑا دھندہ اسلحے کی سمگلنگ ہے جبکہ نوانگ بھی یہی کام کرتا ہے ۔ اس کے علاوہ بھی وہ ہر وہ کام کرتے ہیں ۔ جو بدمعاش اور غنڈے کیا کرتے ہیں ۔ میرے دوست کے ان کے ساتھ انتہائی قریبی تعلقات ہیں اور تسانگ اکثر یہاں پاکیشیا اس سے ملنے بھی آتا رہتا ہے ۔ اور میرا دوست اس کے دھندے میں بھی اس کی مدد کرتا ہے ۔ میرے دوست کی ٹپ اسے یقیناً ہماری مدد پر آمادہ کر دے گی ۔ اوور "...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" او ۔ کے ۔ پوری طرح اس بارے میں معلومات حاصل کر لو اور پھر جرما جانے کے لئے تیار ہو جاؤ ۔ میں کسی بھی وقت تمہیں کال کر

سکتا ہوں ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔
"یس باس ۔ اوور"...... ٹائیگر کی مسرت بھری آواز سنائی دی اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔
"ویسے عمران صاحب ٹائیگر کی ذہانت قابل داد ہے ۔ اسنے بہترین انداز میں اس قدر گہری بات سوچی ہے "۔ بلیک زیرو نے کہا
"یہ تم آج بار بار کیوں ٹائیگر کی تعریف کئے جا رہے ہو ۔ کہیں اسے مجھ سے چھیننے کا پروگرام تو نہیں ۔ بڑی مشکل سے ایک شاگرد بنا ہے ۔ وہ بھی تم لینا چاہتے ہو"...... عمران نے کہا۔
"چھیننے سے کیا مطلب ۔ میں سمجھا نہیں "۔ بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔
"مطلب یہ کہ تم اسے سیکرٹ سروس میں شامل کر کے میرا افسر بنانا چاہتے ہو"...... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔
"بہت خوب ۔ آپ کے اس افسر والے خدشے کا بھی جواب نہیں" بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔
"اب تم لائبریری میں ڈیرہ جما لو ۔ میں اس دوران جرما جانے کے باقی انتظامات کر لوں ۔ میرا خیال ہے کہ کل رات ہم کسی بھی فلائٹ سے جرما روانہ ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ مڑ کر آپریشن روم کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

لیکن دروازے کے قریب پہنچ کر وہ رکا اور پھر چند لمحوں بعد مڑ کر بلیک زیرو سے مخاطب ہو گیا۔
"مجھے یاد آ رہا ہے کہ میں نے لائبریری میں جرما کے جنگلات اور قدیم قبائل کے بارے میں کافی عرصہ پہلے ایک کتاب پڑھی تھی ۔ لیکن اب میرے ذہن سے وہ سب اتر گیا ہے ۔ وہ کتاب تلاش کر کے میرے فلیٹ بھجوا دینا میں رات کو اسے ایک بار پھر پڑھنا چاہتا ہوں "۔ عمران نے بلیک زیرو کو ہدایت دیتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے میں کتاب خود فلیٹ پر پہنچا دوں گا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔
"ارے نہیں تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ہو ۔ بہت بڑے سرکاری افسر ، مجھ جیسے غریب آدمی کے فلیٹ پر آنا تمہارے شایان شان نہیں ہے ۔ تم ایسا کرنا کہ رانا ہاؤس سے جوزف کو بلوا کر اس کے ذریعے کتاب بھیج دینا ۔ ورنہ تمہیں دیکھتے ہی آغا سلیمان پاشا کو وہ سارے چیک یاد آ جائیں گے ۔ جو میں نے اسے دینے سے یہ کہہ کر روک لئے تھے کہ چیف کے دستخطوں میں گڑبڑ ہو گئی ہے ۔ اس لئے فی الحال کیش نہیں ہو سکتے اور جب تک کیش نہ ہو جائیں تب تک اس کی تنخواہوں اوور ٹائم ۔ بونس وغیرہ کی ادائیگی ممکن نہیں ہے ۔ چونکہ چیک کیش نہیں ہو رہے اس لئے اسے اپنے مالک کے ساتھ ہمدردی کرتے ہوئے چیک جتنی رقم ادھار بھی دے دینی چاہئے "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا اور عمران بھی مسکراتا ہوا مڑ کر آپریشن روم سے باہر نکل گیا

سفید رنگ کی کار جرما کے دارالحکومت کرون کی مین شاہراہ پر
خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار میں دو افراد تھے
جن میں سے ایک ڈرائیونگ سیٹ پر اور دوسرا فرنٹ سائیڈ سیٹ پر
بیٹھا ہوا تھا۔ وہ دونوں ہی ایکریمین تھے۔

"باس۔ ہو سکتا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی میک اپ میں
آئیں"...... ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے ایکریمین نے ساتھ والے
سے مخاطب ہو کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میرے آدمی ایئرپورٹ پر موجود ہیں اور وہ پاکیشیا دارالحکومت
سے آنے والے ہر آدمی کی پوری نگرانی کرتے ہیں وہ چاہے جس میک
اپ میں بھی آئیں ان کی نظروں سے نہ چھپ سکیں گے کیونکہ عمران
مخصوص قد و قامت اور اس کی مضحکہ خیز حرکتیں اور مزاحیہ گفتگو
لاکھوں میں نمایاں کر دیتی ہے"...... ساتھ بیٹھے ہوئے لمبے قد

بھاری جسم کے آدمی نے جواب دیا اور ڈرائیونگ سیٹ پر موجود آدمی
نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دور آگے جانے کے بعد کار ایک سائیڈ
روڈ پر مڑ گئی اور پھر کافی آگے جانے کے بعد سڑک پر بنی ہوئی ایک وسیع
و عریض عمارت کے گیٹ پر جا کر رک گئی۔ گیٹ پر یوتھ کلب کا بڑا سا
بورڈ موجود تھا۔ کار کمپاؤنڈ گیٹ سے آگے بڑھ کر عمارت کی سائیڈ میں
رکی اور وہ دونوں نیچے اتر آئے۔ چند لمحوں بعد وہ سائیڈ سے ہوتے ہوئے
عمارت کے آخری حصے میں پہنچ گئے جہاں سیڑھیاں اوپر کو جا رہی تھیں
اور سیڑھیوں پر چار مقامی مسلح افراد کھڑے تھے۔

"نوانگ دفتر میں ہے"...... سائیڈ سیٹ والے نے کار سے اترتے
ہوئے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... ایک مسلح آدمی نے اسے سر سے پاؤں تک غور سے
دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ ویسے وہ چاروں ان کے آنے پر بے حد چوکنے
نظر آ رہے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا آدمی بھی نیچے اتر رہا تھا۔

"اسے کہو کہ میتھائس آیا ہے"...... سائیڈ سیٹ والے نے کہا۔

"یس سر"...... اس مقامی آدمی نے کہا اور سائیڈ میں رکھے ہوئے
ن پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔

"باس۔ دو ایکریمین تشریف لائے ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا
ہے کہ آپ کو اطلاع دی جائے کہ میتھائس آیا ہے"...... مقامی آدمی
نے مؤدبانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے جواب سن کر اس نے رسیور رکھا

اور ساتھ ہی اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور اس کے سلا
کرتے ہی باقی تین افراد نے بھی مشینی انداز میں سلام کیا اور میتھائ
کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

" باس آپ کے منتظر ہیں جناب "...... سلام کرنے کے بعد ا
مقامی آدمی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور میتھائس سر ہلاتا
سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ دوسرا ایکریمین اس کے پیچھے تھا
سیڑھیوں کا اختتام ایک گیلری میں ہوا اور گیلری کے آخر میں ای
دروازہ تھا جس کے باہر بھی دو مقامی مسلح آدمی موجود تھے۔ وہ دونو
چلتے ہوئے جب ان کے قریب پہنچے تو ان دونوں نے مؤدبانہ انداز
سلام کیا اور پھر ایک نے بڑھ کر دروازہ کھول دیا اور میتھائس اور ا
ساتھی کمرے میں داخل ہو گئے۔ یہ ایک وسیع و عریض کمرہ تھا جس
چار مسلح افراد موجود تھے۔ ایک سائیڈ پر شفاف شیشے کا کیبن بنا ہو
جس کے اندر ایک بڑی میز کے پیچھے ایک بھاری جسم اور ناٹے
جرمائی بیٹھا ہوا تھا ان دونوں کے اندر داخل ہوتے ہی وہ کرسی سے
اور کیبن کا دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ اس کا جسم انتہائی مضبوط
ورزشی تھا۔ پیشانی تنگ تھی اور چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں سانپ
چمک تھی اس کے سر کے بال چھوٹے چھوٹے تھے لیکن ڈریکولا کی
سیدھے کھڑے تھے۔

" خوش آمدید جناب...... آپ کو اپنے دفتر میں دیکھ کر مجھے
خوش بختی پر ناز ہو رہا ہے "...... اس آدمی نے آگے بڑھ کر کہا اور

ہی مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

" شکریہ نوانگ ...... دفتر تو شاندار ہے۔ یہ میرا ساتھی ہے
فرانکو "...... میتھائس نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا اور نوانگ نے فرانکو
سے بھی مصافحہ کیا اور پھر وہ ان دونوں کو ساتھ لے کر شیشے کے کیبن
میں آ گیا۔

" آپ کے متعلق مجھے جناب لوتھر صاحب نے فون پر بتا دیا تھا اور
میں آپ کا منتظر تھا۔ ویسے اگر آپ حکم دیتے تو میں خود آپ کے پاس
حاضر ہو جاتا "...... نوانگ نے انہیں میز کی دوسری طرف کرسیوں پر
بٹھاتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ ایسی کوئی بات نہیں نوانگ۔ میں تو یہاں تمہارا دفتر
دیکھنے آیا تھا اور مجھے واقعی تمہارا دفتر اور تمہارا سیٹ اپ دیکھ کر
مسرت ہو رہی ہے۔ مجھے باس لوتھر نے بتایا ہے کہ تم یہاں کرون
کی سب سے بڑے گروپ کے چیف ہو اور مقامی طور پر یہاں تمہاری
بڑی دہشت ہے "...... میتھائس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" بس جناب۔ جو کچھ بھی ہے آپ کے سامنے ہے "...... نوانگ نے
مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھا
کر ایک بٹن دبایا اور کسی کو شراب لانے کا حکم دے کر اس نے رسیور
رکھ دیا۔

" تم بلیک سٹریپ کے خاص آدمی ہو اور تمہاری کارکردگی اس
ملک میں شاندار ہے "...... میتھائس نے کہا۔

"یس سر۔ میں نے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ جرما سے مسلمانوں کا مکمل طور پر صفایا کر دوں"...... نوانگ نے جواب دیا اور میتھائس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا تم بتا سکتے ہو کہ اگر پاکیشیا سے کوئی گروپ یہاں پہنچے تو وہ یہاں کس مقامی گروپ کی مدد حاصل کرے گا"۔ میتھائس نے کہا۔

"پاکیشیا سے گروپ۔ میرے بھی پاکیشیا کے کئی گروپوں سے رابطے ہیں۔ اگر وہ لوگ یہاں آئیں گے تو ظاہر ہے مجھ سے ہی رابطہ کریں گے"...... نوانگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا کی کوئی سرکاری تنظیم یہاں اگر آئے تو......" میتھائس نے کہا۔

"سرکاری تنظیم۔ اس کے متعلق کیا کہہ سکتا ہوں۔ میرا تو کسی سرکاری تنظیم سے کبھی کوئی رابطہ نہیں رہا اور میرا خیال ہے کہ یہاں کوئی بھی ایسا گروپ نہیں ہے کہ جس کا تعلق پاکیشیا کی کسی سرکاری تنظیم سے ہو۔ آپ کھل کر بات کریں تو بہتر ہے"۔ نوانگ نے کہا۔

"پاکیشیا کا ایک آدمی ہے علی عمران۔ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ انتہائی خطرناک ترین آدمی ہے۔ اس کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ وہ بلیک سٹرپ کے خلاف کام کرنے کے لئے یہاں رہا ہے اور تم جانتے ہو کہ جب تک اسے یہاں کسی مقامی گروپ کا تعاون حاصل نہ ہو وہ یہاں کچھ بھی نہ کر سکے گا۔ میں تمہارے پاس خاص طور پر اسی لئے آیا ہوں تاکہ ایسے کسی گروپ کو پہلے سے ٹریس

کر کے اس کی نگرانی کر سکوں"...... میتھائس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ پھر تو ایک ہی گروپ ایسا ہے جو ایسے لوگوں کی مدد کر سکتا ہے اور وہ ہے تسانگ کا گروپ۔ اس کے رابطے ویسے بھی پاکیشیا کی زیرزمین تنظیموں سے بہت گہرے ہیں"...... نوانگ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تسانگ۔ تمہارا مطلب ہے تمہارا حریف گروپ"...... میتھائس نے چونک کر کہا۔

"ہاں...... وہی یہاں ایک بڑا گروپ ہے۔ جس کے بین الاقوامی طور پر رابطے ہیں۔ ورنہ اور یہاں چھوٹے چھوٹے گروپس ہیں جو اس قابل نہیں ہیں کہ کسی کے کام آ سکیں"...... نوانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہیں تم نے اس لئے تو اس کا نام نہیں لیا کہ وہ تمہارا حریف ہے"۔ میتھائس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں جناب۔ منطقی طور پر بھی یہی نتیجہ سامنے آتا ہے۔ یہاں دارالحکومت میں دو گروپ اس قابل ہیں کہ ایسے لوگوں کی مدد کر سکیں ایک میرا گروپ اور دوسرا تسانگ گروپ۔ میرے متعلق آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ میں تو کم از کم کسی ایسے آدمی کے ساتھ تعاون نہیں کر سکتا جو بلیک سٹرپ کے خلاف کام کر رہا ہو اس لئے باقی تسانگ گروپ ہی رہ جاتا ہے اور پھر آپ نے اس کی نگرانی ہی

کرنی ہے ۔ اس میں تو کوئی حرج نہیں "...... نوانگ نے کہا او
میتھائس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
" تمہارا وہ حریف گروپ ہے ۔ اس لئے لازماً تم نے اس گروپ ۔
کسی نہ کسی فرد کو مخبری کے لئے ضرور خرید رکھا ہو گا "...... میتھائس
نے کہا تو نوانگ بے اختیار چونک پڑا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ کو
جواب دیتا ایک نوجوان کیبن کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ اس
نے ٹرے اٹھایا ہوا تھا جس میں تین جام اور شراب کی ایک بوتل رکھ
ہوئی تھی۔
" ٹھیک ہے تم جاؤ "...... نوانگ نے اس آدمی کے ٹرے میز
رکھتے ہی کہا اور وہ نوجوان سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ نوانگ نے خود
بوتل کھولی اور پھر تین جام بھر کر اس نے دو جام تو میتھائس اور فرا
کے سامنے رکھے اور ایک جام اٹھا کر اس نے اپنے سامنے رکھ لیا۔
" آپ کی بات درست ہے ۔ میرے اس گروپ میں کئی مخبر
بلکہ آپ سے چھپانا کیا، تسانگ کی خاص دوست اور سیکرٹری تشاما
میری مخبر ہے اور وہ ایک ایسی عورت ہے جس سے تسانگ کا کوئی
چھپا نہیں رہ سکتا اور اب تک تسانگ پر میری برتری کی اصل وجہ
تشاما کی مخبری ہے ۔ اور تسانگ باوجود کوشش کے آج تک اس
کا سراغ نہیں لگا سکا کہ اس کی خاص دوست میری مخبر ہے ۔ ویسے
وہ بے حد چالاک اور عیار عورت ہے ۔ تسانگ پر اس نے اپنے ح
شباب کا ایسا جال پھینکا ہوا ہے کہ تسانگ اس کے بغیر زندہ ہی

رہ سکتا "...... نوانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
" اوہ گڈ ۔ واقعی ایسے مخبر سب سے بہتر مخبر ہوتے ہیں ۔ بہر حال
اب تم نے اس بات کی مخبری کرانی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی
کسی بھی روپ میں تسانگ سے ملتے ہیں یا نہیں ۔ اور اگر وہ لوگ ملیں
تو ان کے متعلق تفصیلی کوائف فوری طور پر مجھ تک پہنچنے چاہئیں "۔
میتھائس نے شراب کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔
" او ۔ کے ۔ میں ابھی تسانگ گروپ کے سب مخبروں کو احکامات
بھجوا دیتا ہوں "۔ نوانگ نے کہا۔
" مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ ملتی رہنی چاہئے ۔ کیونکہ یہ انتہائی
خطرناک گروپ ہے ۔ اگر اسے یہاں معمولی سا بھی سہارا مل گیا تو
بلیک سٹریپ شدید ترین خطرے کی زد میں آجائے گی "...... میتھائس
نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔
" آپ بے فکر رہیں ۔ اگر انہوں نے تسانگ گروپ سے رابطہ کیا تو
پ کو فوری اور تفصیلی اطلاع مل جائے گی "...... نوانگ نے بھی
کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔
" اس بات کا خیال رکھنا نوانگ کہ تمہارے علاوہ تمہارے اپنے
گروپ میں بھی کسی کو اس بات کا علم نہ ہو ۔ کیونکہ ظاہر ہے جس
طرح تم تسانگ کے گروپ میں مخبر رکھ سکتے ہو تو اس کے مخبر بھی
یقیناً تمہارے گروپ میں موجود ہوں گے "...... میتھائس نے کہا۔
" یس سر ۔ میں سمجھتا ہوں ۔ آپ بے فکر رہیں "...... نوانگ نے کہا

اور پھر میتھائس اور فرانکو کو چھوڑنے وہ دروازے تک آیا اور ان کے
باہر جانے پر وہ سلام کر کے واپس مڑ گیا۔

عمران ، بلیک زیرو ، ٹائیگر ، جوزف اور جوانا پاکیشیا سے پہلے
ایکریمیا گئے اور پھر وہاں سے خصوصی کاغذات تیار کر کے وہ سب
ایکریمین میک اپ میں ایکریمیا کی فلائٹ پر جرما کے دارالحکومت
کرون پہنچ گئے ۔ بلیک زیرو کا تعارف عمران نے ٹائیگر اور دوسرے
ساتھیوں سے اپنے ایک خاص دوست کی حیثیت سے کرایا تھا۔اس کا
نام جعفر بتایا تھا۔

ایئر پورٹ سے باہر آتے ہی عمران ، بلیک زیرو اور جوزف ایک
ٹیکسی میں اور ٹائیگر اور جوانا دوسری ٹیکسی میں بیٹھ کر جرما کے
دارالحکومت کرون میں غیر ملکی سیاحوں کے معروف ہوٹل رین بو پہنچ
جس میں پہلے سے ان کے لئے پانچ کمرے بک تھے ان سب کے پاس
ورلڈ ٹورسٹ آرگنائزیشن کی طرف سے جاری شدہ خصوصی
سیاحتی کارڈ بھی موجود تھے ۔ان کے پاس سامان بھی سیاحوں جیسا تھا۔

اپنے اپنے کمرے میں سامان رکھنے کے بعد وہ سب عمران کے کمرے میں اکٹھے ہو گئے۔

"میرا خیال ہے باس کہ ہمیں فوری طور پر تسانگ سے مل لینا چاہئے" ...... ٹائیگر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جلدی مت کرو ٹائیگر۔ پہلے یہاں کے حالات کو اچھی طرح چیک کر لیا جائے۔ پھر کسی سے بات ہو گی" ...... عمران نے جواب دیا اور ٹائیگر سرہلا کر خاموش ہو گیا۔

"یہ حالات کیسے چیک ہوں گے" ...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"فی الحال ایک دو روز تک ہم یہاں کی باقاعدہ سیاحت کریں گے۔ اس دوران اپنی نگرانی کو چیک کریں گے۔ اس کے بعد کوئی لائحہ عمل طے کیا جائے گا" ...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہاں نگرانی کا کیا سوال باس۔ یہاں تو کسی کو علم ہی نہیں کہ ہم آرہے ہیں یا نہیں" ...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سیکرٹ ایجنسی میں اپنی طرف سے کوئی فیصلہ کر لینا ہمیشہ خطرناک ثابت ہوتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ بلیک سٹریپ یا جرما حکومت کو کسی طرح سلطان کی مجھ سے ملاقات کا علم ہو گیا ہو تو وہ لوگ ہمارے منتظر بھی ہو سکتے ہیں اور سلطان نے مجھے بتایا تھا کہ اسرائیلی ایجنٹ یہاں بلیک سٹریپ کی مدد کے لئے موجود ہیں۔ اگر ان کے کانوں میں گرین سٹار کے کسی آدمی کی مجھ سے ملاقات کی بھنک بھی پڑ گئی تو وہ لوگ چوکنا ہو جائیں گے اسی لئے تو میں براہ راست پاکیشیا

سے یہاں آنے کی بجائے پہلے ایکریمیا گیا اور پھر یہاں آیا ہوں" ۔ عمران نے جواب دیا اور ٹائیگر نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"پھر سیر کے لئے چلا جائے۔ یہاں کمرے میں بند ہو کر رہنے کے لئے تو سیاح نہیں آیا کرتے" ...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران سرہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور پھر سارا دن وہ ٹیکسیوں میں بیٹھ کر گردن کے سیاحتی مقامات دیکھتے رہے لیکن اس دوران کسی قسم کی نگرانی کا انہیں شک نہ پڑ سکا تھا۔ اس لئے شام کو جب عمران واپس ہوٹل پہنچا تو اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے ہوٹل کے ڈائننگ ہال میں کھانا کھانے کے بعد عمران نے انہیں اپنے کمرے میں آنے کی دعوت دی تاکہ اب آئندہ کا لائحہ عمل طے کیا جا سکے اور وہ سب عمران کی اس ہدایت کے مطابق اپنے اپنے کمروں میں جانے کی بجائے عمران کے کمرے کی طرف چل پڑے۔ عمران نے جیسے ہی دروازہ کھولا وہ بے اختیار ٹھٹک کر رک گیا اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھا کر اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اپنے ساتھیوں کو خاموش رہنے کے لئے کہا اور کمرے میں داخل ہو گیا۔ باقی ساتھی بھی خاموشی سے کمرے میں داخل ہو گئے۔ عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک جدید ساخت کا گائیگر نکالا اور پھر اس گائیگر کی مدد سے اس نے کمرے اور باتھ روم کو اچھی طرح چیک کیا اور پھر ایک طویل سانس لیتے ہوئے اس نے گائیگر بند کر کے جیب میں ڈال لیا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ یہاں ہماری عدم موجودگی میں کوئی گڑبڑ ہوئی ہے۔ لیکن گائیکر خاموش ہے۔ اس کا مطلب تو یہی ہے کہ یہاں کوئی ڈکٹافون وغیرہ نصب نہیں کیا گیا"۔ عمران نے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اس الماری کی طرف بڑھ گیا جس میں اس کا بیگ موجود تھا الماری کھول کر اس نے جیسے ہی بیگ کو دیکھا وہ ایک بار چونک کر پیچھے ہٹ گیا

"میرے بیگ کی باقاعدہ تلاشی لی گئی ہے۔ ڈبل زپ کی بجائے سنگل زپ لگی ہوئی ہے"...... عمران نے کہا اور بیگ اٹھا کر اس نے باہر میز پر رکھ دیا۔

"ہو سکتا ہے کہ آپ نے خود ہی بھول کر سنگل زپ لگا دی ہو" بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا ممکن نہیں ہے۔ اس لئے کہ میں خاص طور پر ڈبل زپ لگا کر گیا تھا تاکہ اگر میری عدم موجودگی میں بیگ کو کھولا جائے تو مجھے معلوم ہو جائے۔ اس بیگ کی زپس خصوصی انداز کی ہیں۔ اگر وہی زپ جو پہلے لگائی گئی ہو، دوبارہ پہلے لگا دی جائے تو دوسری زپ کام ہی نہیں کرتی۔ اس طرح زپ کھولنے والے کو یہ یاد نہیں رہتا کہ زپ ڈبل لگی ہوئی تھی یا سنگل"...... عمران نے زپ کھولتے ہوئے کہا۔

"بالکل تلاشی لی گئی ہے۔ اندر کا سامان بھی پہلے کی طرح ایڈجسٹ نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر بیگ کو اسی طرح بند کر کے واپس الماری میں رکھا اور مڑ کر میز پر موجود ٹیلیفون کا رسیور

اٹھا لیا۔

"یس۔ روم سروس تھرڈ فلور۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"پانچ کپ بلیک کافی بھجوا دیں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ تلاشی کس نے لی ہو گی"...... بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ابھی معلوم ہو جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور چند لمحوں بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس کم ان"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر ویٹر ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں بلیک کافی کا سامان موجود تھا۔ ویٹر نے انہیں سلام کیا اور پھر کافی کے برتن ان کے درمیان میز پر رکھنے شروع کر دیئے۔ عمران کی نظریں اس کے ہاتھوں پر جمی ہوئی تھیں۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... اچانک عمران نے اس سے پوچھا۔

"سوجم جناب"۔ ویٹر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے کمرے کی تلاشی کس کے کہنے پر لی تھی"...... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے کھڑا ہو گیا اور اس کے اٹھتے ہی سارے ساتھی بھی کھڑے ہو گئے۔ ویٹر کا چہرہ یکلخت زرد پڑ گیا۔

"مم۔ مم۔ میں نے تو کوئی تلاشی نہیں لی"...... ویٹر نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ یہ بات تو طے ہے کہ تم نے یہاں ہماری عدم موجودگی میں داخل ہو کر باقاعدہ تلاشی لی ہے۔ ہمارے پاس اس کا ثبوت بھی موجود ہے لیکن اگر تم صاف صاف بتا دو کہ تم نے ایسا کس کے کہنے پر کیا ہے تو تمہیں معاف بھی کیا جا سکتا ہے۔ ورنہ تم نے میرے ان ساتھیوں کو تو دیکھا ہی ہے۔ ایک لمحے میں تمہارے جسم کی ساری ہڈیاں بھی ٹوٹ سکتی ہیں اور تمہارے حلق سے آواز بھی نہ نکل سکے گی"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ تو ویٹر یکلخت غوطہ مار کر دروازے کی طرف بھاگنے ہی لگا تھا کہ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اس کی گردن پکڑ لی اور دوسرے ہی لمحے ویٹر چیختا ہوا سائیڈ کی دیوار سے جا ٹکرایا۔ ٹرے اس کے ہاتھوں سے نکل کر دور جا گری تھی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا جوانا نے جھک کر اسے گردن سے پکڑا اور اس طرح ہوا میں اٹھا لیا جیسے بچے کسی کھلونے کو پکڑ کر اٹھاتے ہیں۔

"بتاؤ ورنہ"...... جوانا نے دانت کچکچاتے ہوئے ہاتھ کو ہلکا سا جھٹکا دیتے ہوئے کہا۔

"بب۔ بب۔ بتاتا ہوں۔ میری گردن چھوڑ دو"...... ویٹر نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح بگڑ گیا تھا اور عمران کے اشارے پر اس نے ویٹر کو دوبارہ فرش پر کھڑا کر دیا

"آخری بار کہہ رہا ہوں کہ سچ سچ بتا دو"...... عمران نے کہا۔

"وہ کمرہ نمبر چار میں موجود ہے اس نے مجھ سے ایک سو کیات فی کمرہ تلاشی کے لئے طے کیا ہوا ہے"...... ویٹر نے گردن مسلتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا نام ہے اس کا اور وہ کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ سرکاری افسر ہے۔ نام مجھے معلوم نہیں"...... ویٹر نے جواب دیا۔

"لیکن ایک سو کیات تو خاصی بڑی رقم ہے۔ سرکاری افسر کیوں اتنی بڑی رقم دے گا"...... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ اس نے مجھ سے خود کہا ہے کہ وہ سرکاری افسر ہے"...... ویٹر نے جواب دیا

"اس کا حلیہ بتاؤ"...... عمران نے کہا اور ویٹر نے اس کا حلیہ بتانا شروع کر دیا۔ حلیہ کسی مقامی آدمی کا تھا۔

"جوانا۔ جا کر اسے یہاں لے آؤ"...... عمران نے جوانا سے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"تم ابھی یہیں رکو گے۔ سمجھے"...... عمران نے ویٹر سے کہا اور ویٹر نے اس بار بیچارگی کے انداز میں سر جھکا دیا۔ جوانا کمرے سے باہر جا چکا تھا۔

"تم جا کر خیال کرو کہ جب جوانا اسے یہاں لے آئے تو کوئی اسے چیک نہ کر رہا ہو"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور

ٹائیگر سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کچھ دیر بعد دروازہ کھلا اور جوانا ایک بے ہوش آدمی کو کندھے پر اٹھائے اندر داخل ہوا۔ یہ مقامی آدمی تھا اس کے پیچھے ٹائیگر بھی اندر آ گیا۔

"یہی ہے وہ" ...... عمران نے ویٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہاں۔ یہی ہے" ...... ویٹر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ جوانا نے اس دوران اس آدمی کو فرش پر پھینک دیا تھا۔

"کسی نے چیک تو نہیں کیا" ...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نو باس۔ راہداری خالی پڑی ہے" ...... ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران نے مطمئن انداز میں سر ہلا دیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے اس آدمی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا اور جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے عمران پیچھے ہٹ گیا۔ چند لمحوں بعد ہی اس آدمی کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں لیکن اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا۔ عمران نے آگے بڑھ کر پیر اس کی گردن پر رکھا اور اسے آہستہ سے موڑ دیا۔ اس آدمی کا حرکت کرتا ہوا جسم یکلخت ساکت ہو گیا اور اس کا چہرہ بری طرح بگڑ سا گیا۔ اس کی آنکھیں اوپر کو چڑھ گئیں اور سانس رکنے لگا۔ عمران نے پیر واپس موڑا۔

"کیا نام ہے تمہارا" ...... عمران نے غراتے ہوئے پوچھا۔

"مم۔ مم۔ من کا۔ مناکا" ...... اس آدمی نے بھنچے بھنچے لہجے میں

"اگر تم نے میرے سوالوں کا جواب نہ دیا تو زندگی کا سب سے بڑا عذاب بھگتو گے سمجھے۔ تم نے اس ویٹر کو کمرے کی تلاشی کا کہا تھا" ...... عمران نے پیر کو ذرا سا دوبارہ موڑتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ رک جاؤ۔ پیر ہٹا لو۔ مم۔ میں مر جاؤں گا۔ فار گاڈ سیک رک جاؤ۔ یہ کیسا عذاب ہے" ...... مناکا نے انتہائی ڈوبتے ہوئے کربناک لہجے میں کہا تو عمران نے پیر پیچھے کر لیا۔

"کس نے حکم دیا تھا تمہیں۔ کس کے آدمی ہو" ...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"بب۔ بب۔ بلیک سٹریپ کا ہوں۔ باس بندولا نے حکم دیا تھا کہ ہوٹل میں جو بھی مسافر آئے۔ میں انہیں چیک کروں اس لئے میں ہر منزل کے ویٹر کو رشوت دے کر تلاشی لیتا ہوں" ...... مناکا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ اب تیر کی طرح سیدھا ہو گیا تھا اور اس طرح جلدی جلدی جواب دے رہا تھا جیسے اسے خطرہ ہو کہ اگر اس نے جواب دینے میں ذرا بھی دیر کر دی تو اسے عبرتناک عذاب بھگتنا پڑے گا۔

"بندولا کون ہے۔ بلیک سٹریپ میں اس کی کیا حیثیت ہے۔ کہاں رہتا ہے" ...... عمران نے پوچھا۔

"بندولا بلیک سٹریپ کا مقامی باس ہے کردن میں بلیک سٹریپ چیف ہے۔ سن شائن کلب کا مالک ہے۔ بہت بڑا آدمی ہے۔ اس نے پورے کردن میں پاکیشیائیوں کو چیک کرنے کا حکم دے رکھا

ہے"۔ مناکا نے کہا تو نہ صرف عمران بلکہ سارے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"پاکیشیائیوں کو۔ پاکیشیائیوں کو کیوں چیک کیا جا رہا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"چیف بندولا کا کہنا ہے کہ پاکیشیا سے کوئی آدمی علی عمران یہاں بلیک سٹریپ کے خلاف کام کرنے آرہا ہے۔ وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے اور وہ کسی بھی میک اپ میں آسکتا ہے۔ اس لئے سب کی چیکنگ کی جائے اور جس پر شک ہو اس کی اسے اطلاع دی جائے"...... مناکا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا ایئرپورٹ پر بھی اس کے آدمی موجود ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ ایئرپورٹ پر چیف باس بیتھائس کے اپنے آدمی موجود ہیں۔ شہر میں بندولا کے آدمی چیکنگ کر رہے ہیں"...... مناکا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بیتھائس کیا مقامی آدمی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے معلوم نہیں۔ چیف بندولا جانتا ہو گا"...... مناکا نے جواب دیا۔

"مگر ہم تو پاکیشیائی نہیں ہیں۔ پھر ہمارے کمرے کی تلاشی کیوں لی گئی"۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"چیف نے کہا تھا کہ وہ کسی بھی میک اپ میں آ سکتے ہیں۔

لئے ہر آنے والے کی تلاشی لی جائے"...... مناکا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سن شائن کلب کہاں ہے اور تم کیسے اسے رپورٹ دیتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"موسری روڈ پر ہے سن شائن کلب۔ میں فون پر رپورٹ اس کے نائب سوابو کو دیتا ہوں۔ ہر گھنٹے بعد رپورٹ دینی ہوتی ہے"۔ مناکا نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے ایک جھٹکے سے پیر کو پوری طرح موڑ دیا۔ مناکا کے حلق سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی اور اس کا چہرہ ایک لمحے میں اس قدر مسخ ہو گیا کہ اس کی طرف دیکھا تک نہ جا سکتا تھا۔ وہ ختم ہو چکا تھا۔ عمران نے پیر ہٹا لیا۔ ویٹر کی حالت مناکا کو اس طرح مرتے ہوئے دیکھ کر انتہائی غیر ہو گئی تھی اس کا پورا جسم کانپنے لگ گیا تھا۔

"ہونہہ۔ تو تم رقم لے کر کمروں کی تلاشی لیتے ہو کیوں"۔ عمران نے ویٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مم۔ مم۔ معاف کر دو۔ پلیز معاف کر دو۔ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ مجھے معاف کر دو۔ مجھے مت مارو"...... ویٹر نے یکلخت گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تاکہ تم مناکا کی موت کی اطلاع پولیس یا اس بندولا تک پہنچا دو۔ کیوں"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"مہاتما کی قسم۔ میں کسی کو کچھ نہیں کہوں گا۔ میرا کسی سے کوئی

تعلق نہیں ہے ۔ میں تو سیدھا سادھا ویٹر ہوں "...... ویٹر نے قسم کھاتے ہوئے کہا۔

" او۔کے جاؤ۔ میں تمہیں ایک موقع دے رہا ہوں اور سنو۔اگر تم نے منہ سے بھاپ بھی نکالی تو ہمیں اس کا علم بھی ہو جائے گا اور پھر تم چاہے پاتال میں ہی کیوں نہ چھپ جاؤ۔ تمہاری موت اس سے بھی عبرت ناک ہو گی "...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" یقین کرو ۔ میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گا "...... ویٹر نے اسی طرح گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" جاؤ "...... عمران نے کہا اور ویٹر اس تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھا جیسے اس کے پیچھے بھوت لگ گئے ہوں ۔ دوسرے لمحے وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گیا تھا۔

" اس پر اعتبار کیا جا سکتا تھا "...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں ۔اس کی حالت بتا رہی ہے کہ یہ کسی کو کچھ نہیں بتائے گا۔ ویسے بھی اگر اسے ہلاک کر دیا جاتا تو پھر مسئلہ خراب ہو جاتا ۔ اس طرح سب لوگ چونک پڑتے ۔اب ہم نے فوری طور پر یہاں سے شفٹ ہونا ہے "...... عمران نے کہا۔

" اس مناکا کی لاش کا کیا ہو گا "...... ٹائیگر نے پوچھا۔

" اسے وہیں پہنچا دو جہاں سے اسے لائے تھے ۔اس کا کسی کو معلوم نہ ہو سکے گا کہ اسے کس نے مارا ہے اور اس دوران ہم اطمینان سے شفٹ ہو جائیں گے "...... عمران نے کہا اور جوانا نے آگے بڑھ کر مناکا

کی لاش اٹھا کر کاندھے پر ڈالی اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر اس کے پیچھے تھا۔

" یہاں سے شفٹ ہو کر اگر کسی اور ہوٹل میں گئے تو پھر نئے سرے سے چیکنگ ہو گی "...... بلیک زیرو نے کہا۔

" نہیں ۔اب یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ میرے خدشات درست تھے ۔ بلیک سٹریپ کو کسی بھی طرح اس بات کا علم ہو چکا ہے کہ سلطان مجھ سے ملا اور میں یہاں آ رہا ہوں ۔ہو سکتا ہے واپسی پر اسے پکڑ لیا گیا ہو اور اس نے زبان کھول دی ہو ۔اور میتھائس کا نام بتا رہا ہے کہ بلیک سٹریپ کے پیچھے اسرائیلی ایجنٹ موجود ہیں اس لئے اب ہمیں فوری طور پر کارروائی کرنا ہو گی ورنہ ہمیں کسی بھی وقت گھیرا جا سکتا ہے "...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور آگے بڑھ کر اس نے فون کے نیچے موجود سفید رنگ کا بٹن دبایا اور رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" یس ۔انکوائری پلیز "...... دوسری طرف سے رابطہ قائم ہوتے ہی آواز سنائی دی۔

" رابندرہ پراپرٹی سنڈیکیٹ کا نمبر دیں "...... عمران نے ایکریمین لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔

" رابندرہ پراپرٹی سنڈیکیٹ "۔رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف

سے آواز سنائی دی۔

" اسسٹنٹ منیجر تانگل سے بات کرائیں "۔ عمران نے اسی طرح ایکریمین لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو ۔ تانگل بول رہا ہوں ۔ کون صاحب بات کر رہے ہیں "۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" مسٹر تانگل ۔ ناراک سے ہیری سن نے آپ کو فون کیا ہو گا۔ میرا نام مورسن ہے "...... عمران نے ایکریمین لہجے میں کہا۔

"اوہ یس مسٹر مورسن ۔ میں تو آپ کی کال کا منتظر تھا"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

" کیا بندوبست کیا ہے آپ نے "...... عمران نے پوچھا۔

" لاسیو کالونی کوٹھی نمبر ایک سو ایک ۔ آپ کے مطلب کی ہر چیز وہاں موجود ہو گی ۔ آپ وہاں موجود ملازم کو صرف اپنا نام بتائیں گے دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے ۔ شکریہ "...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ جوانا او ٹائیگر واپس آچکے تھے اور تھوڑی دیر بعد انہوں نے سامان اٹھایا اور نیچے ہال میں پہنچ کر انہوں نے کمرے خالی کرنے کی کاؤنٹر پر اطلاع دی او چابیاں انہیں دے کر اپنے کاغذات وہاں سے حاصل کر کے وہ ہوٹل سے باہر آگئے ۔ چونکہ اس ہوٹل میں زیادہ اکثریت غیر ملکی سیاحوں کی آتی جاتی رہتی تھی اس لئے یہاں کمرے بک ہوتے بھی رہتے تھے ا

خالی بھی ہوتے رہتے تھے ۔ اس لئے یہاں فوری طور پر کمرے خالی ہونے پر کسی کو کوئی حیرت نہ ہوئی تھی ۔ تھوڑی دیر بعد عمران اور اس کے ساتھی ہوٹل سے باہر آگئے ۔ کافی دور پیدل چلنے کے بعد انہوں نے دو ٹیکسیاں لیں اور لاسیو کالونی پہنچ کر پہلے چوک پر ٹیکسیاں چھوڑ دیں ۔ کوٹھی نمبر ایک سو ایک کافی بڑی اور نو تعمیر شدہ تھی اس کا پھاٹک بند تھا ۔ عمران نے آگے بڑھ کر کال بیل کا بٹن دبایا تو جلد ہی اس کا سائیڈ پھاٹک کھلا اور ایک مقامی نوجوان باہر آگیا۔

" میرا نام مورسن ہے "...... عمران نے اس نوجوان سے کہا۔

" اوہ ۔ یس سر ۔ تشریف لایئے ۔ میں آپ کو کوٹھی دکھا دوں "۔ اس نوجوان نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور عمران اور اس کے ساتھی اندر داخل ہو گئے ۔ اس نوجوان نے انہیں پوری کوٹھی دکھائی ۔ کوٹھی واقعی ان کے مطلب کی تھی اس میں دو نئی کاریں اور کھانے پینے کے سامان کے علاوہ ایک تہہ خانے میں عام سا اسلحہ بھی خاصی تعداد میں موجود تھا ۔ عمران نے ملازم کو مقامی کرنسی میں ایک بڑا نوٹ انعام کے طور پر دیا اور ملازم سلام کر کے واپس چلا گیا۔

" اب یہ میک اپ اور یہ کاغذات ختم ۔ دوسرا سیٹ نکالو ۔ تاکہ اس کے مطابق میک اپ کر لیا جائے "...... عمران نے ساتھیوں سے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ سب مکمل طور پر نئے میک اپ میں آچکے تھے ۔ لیکن میک اپ بہرحال ایکریمین ہی تھا۔

" اگر ہم براہ راست یہاں آجاتے تو زیادہ اچھا نہ تھا "...... بلیک

زیرو نے کہا۔

" تو ہمیں کس طرح معلوم ہوتا کہ یہاں کے حالات کیا ہیں " .... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" باس ۔اب اس بندولا کو چیک کرنا ہوگا"........ ٹائیگر نے میک اپ سے فارغ ہوتے ہی کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک بڑی کار میں بیٹھے سن شائن کلب کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے ۔ڈرائیونگ سیٹ پر بلیک زیرو تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر عمران موجود تھا اور جوزف، جوانا اور ٹائیگر عقبی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے تھے چونکہ وہ سب کرون کا تفصیلی نقشہ اچھی طرح دیکھ چکے تھے اس لئے انہیں راستوں کے بارے میں بخوبی علم تھا۔ سن شائن کلب کی عمارت خاصی شاندار اور جدید تھی ۔ عمارت کی پیشانی پر بہت بڑا نیون سائن جل بجھ رہا تھا۔ بلیک زیرو نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر وہ سب نیچے اتر آئے کوٹھی سے آتے ہوئے انہوں نے سائلنسر لگے ریوالور اور مشین پسٹلز جیبوں میں رکھ لئے تھے۔

کلب کا ہال خاصا وسیع اور شاندار انداز میں سجا ہوا تھا۔ ہال میں زیادہ تعداد عورتوں کی تھی لیکن وہاں موجود عورتیں اور مرد سب اعلیٰ طبقے سے تعلق رکھنے والے تھے ۔ان میں ایک بھی زیر زمین دنیا کا آدمی نظر نہ آرہا تھا۔ ویسے اکثریت غیر ملکیوں کی تھی ۔ان کے اندر داخل ہوتے ہی ایک باوردی سپروائزر تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔

" ادھر تشریف لایئے سر۔ادھر سپیشل سیٹس ہیں "...... سپروائزر نے قریب آکر کہا۔

" ہم یہاں بیٹھنے کے لئے ایکریمیا سے نہیں آئے مسٹر سپروائزر ۔ ہمیں مسٹر بندولا سے ملنا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ باس تو اوپر دفتر میں ہوں گے ۔آپ کاؤنٹر پر تشریف لے جائیں "...... سپروائزر نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا جس پر چار مقامی لڑکیاں موجود تھیں ۔

" مسٹر بندولا سے کہیں کہ ایکریمیا سے لارڈ ہیری کا وفد ملنے آیا ہے"...... عمران نے ایک کاؤنٹر گرل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لارڈ ہیری ۔آف......" لڑکی نے چونک کر پوچھا۔

"آف فلاڈیلفیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو لڑکی نے جلدی سے کاؤنٹر پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا۔

" سر میں کاؤنٹر سے بول رہی ہوں ۔ باس سے ملنے ایک ایکریمین وفد آیا ہے ۔ان کا کہنا ہے کہ یہ وفد ایکریمیا کے لارڈ ہیری آف فلاڈیلفیا نے بھیجا ہے"...... لڑکی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... لڑکی نے دوسری طرف سے کچھ سننے کے بعد کہا اور رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

" مینجر صاحب سے بات کیجئے"........ لڑکی نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا

" یس ۔ مورسن بول رہا ہوں "...... عمران نے خالصتاً ایکریمین

لہجے میں کہا۔

"میں مینجر بول رہا ہوں۔ جناب لارڈ ہیری کا وفد کس لئے باس سے ملنے کا خواہش مند ہے۔ قبل ازیں تو کوئی اطلاع اس بارے میں موصول نہیں ہوئی"...... دوسری طرف سے کہا گیا لیکن بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"اٹ از سیکرٹ مشن مینجر"...... عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا جناب۔ میں باس سے بات کراتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے رسیور لڑکی کی طرف بڑھا دیا۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گے"...... کاؤنٹر گرل نے رسیور لیتے ہوئے مسکرا کر پوچھا۔

"فی الحال کچھ نہیں"...... عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا اور لڑکی نے خاموشی سے رسیور واپس کریڈل پر رکھا اور دوسرے کاموں میں مصروف ہو گئی۔ چند لمحوں بعد انٹر کام کی گھنٹی بجی تو لڑکی نے مڑ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس سر"...... لڑکی نے دوسری طرف سے بات سننے کے بعد کہا اور پھر رسیور رکھ کر اس نے ایک طرف کھڑے سپروائزر کو بلایا۔

"ان صاحبان کو باس کے خصوصی کمرے تک پہنچا دو"...... لڑکی نے سپروائزر سے کہا۔

"آیئے جناب"...... سپروائزر نے مؤدبانہ انداز میں کہا اور ایک طرف موجود راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک خوبصورت انداز میں سجے ہوئے کمرے میں پہنچ گئے۔ کمرے کے فرنیچر اور ساز و سامان سے امارت اور نفاست دونوں بیک وقت جھلک رہی تھیں۔

"تشریف رکھیں جناب۔ باس ابھی ملاقات کے لئے تشریف لا رہے ہیں"...... کمرے میں موجود ایک مسلح نوجوان نے آگے بڑھ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کا استقبال کرتے ہوئے کہا جبکہ دوسرا مسلح نوجوان ایک طرف خاموش کھڑا رہا۔ اور عمران اور اس کے ساتھی بھی سر ہلاتے ہوئے کمرے میں موجود آرام دہ صوفوں میں دھنس سے گئے۔ پانچ منٹ بعد ایک سائیڈ پر موجود دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ جس کے جسم پر انتہائی قیمتی کپڑے اور بہترین انداز میں سلا ہوا تھری پیس سوٹ تھا اس نے ایک ہاتھ میں سگریٹوں کا ڈبہ اور اس کے اوپر رکھا ہوا سونے کا لائٹر پکڑا ہوا تھا۔ وہ چہرے سے خاصا باوقار اور شریف آدمی نظر آ رہا تھا۔ اس کے اندر آتے ہی کمرے میں موجود دونوں مسلح افراد نے جھک کر اسے سلام کیا تو عمران اور اس کے ساتھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"میرا نام پرنس بندولا ہے"...... آنے والے نے باوقار لہجے میں اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا اور پرنس کا لفظ سن کر ہی عمران سمجھ گیا کہ بندولا جرما کے قدیم شاہی خاندان کا فرد ہے۔ اس لئے یہاں کا رکھ

رکھاؤ شاہی انداز کا تھا۔

" میرا نام مورسن ہے اور مجھے لارڈ ہیری کا دست راست ہونے کا شرف حاصل ہے "...... عمران نے مسکرا کر جواب دیا چونکہ پرنس بندولا نے مصافحے کے لئے ہاتھ نہ بڑھایا تھا اس لئے عمران نے بھی صرف جوابی تعارف پر ہی اکتفا کیا تھا۔

" ہمیں لارڈ ہیری کے دست راست سے مل کر بے حد مسرت ہو رہی ہے ۔ لیکن لارڈ ہیری سے ہمارا پہلے کبھی رابطہ نہیں رہا "۔ بندولا نے ایک سائیڈ پر رکھے ہوئے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" رابطے بنانے سے بنتے ہیں پرنس "...... عمران نے بھی دوسرے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا اور بندولا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران کے باقی ساتھی بھی خاموشی سے صوفوں پر بیٹھ گئے تھے۔

"آپ کیا پینا پسند فرمائیں گے "...... بندولا نے پوچھا۔

" فی الحال ہم جس مقصد کے لئے آئے ہیں اسے سرانجام دے لیں پھر پینے پلانے کی بات ہو گی "...... عمران نے کہا۔

" اوہ اچھا فرمایئے ۔ ویسے ایک بات کا خیال رہے میں بے حد مصروف آدمی ہوں اس لئے میرے پاس وقت بے حد کم ہوتا ہے ۔ لارڈ ہیری کا نام چونکہ پوری دنیا میں معروف ہے اس لئے ان کا نام سامنے آنے پر میں نے ملاقات پر آمادگی ظاہر کر دی تھی "...... پرنس بندولا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ کا شکریہ پرنس بندولا ۔ ہم زیادہ وقت نہ لیں گے ۔ آپ ہمیں

صرف اتنا بتا دیں گے کہ بلیک سٹریپ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا لیکن اس کے اس فقرے کا رد عمل بندولا پر انتہائی شدید انداز میں ہوا۔ وہ بے اختیار اچھل کر صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" کیا ۔ کیا "...... بندولا نے کہا لیکن دوسرے لمحے ٹھک ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی کمرے میں دو انسانی چیخیں گونجیں اور سامنے کھڑے ہوئے دونوں مشین گن بردار چیختے ہوئے نیچے گرے اور بری طرح تڑپنے لگے ۔ بندولا کی پہلے سے حیرت سے پھیلی ہوئی آنکھیں اپنے آدمیوں کو اس طرح مرتے دیکھ کر مزید پھیل کر کانوں تک پہنچ گئیں اور پھر اس سے پہلے کہ وہ حیرت کے اس زبردست جھٹکے سے باہر نکلتا، بلیک زیرو نے بجلی کی سی تیزی سے اس کے پیچھے جا کر ایک جھٹکے سے اس کا کوٹ اس کے عقب میں آدھے سے زیادہ نیچے کر دیا۔

" تم ۔ تم ۔ کون لوگ ہو ۔ یہ کیا ہو رہا ہے "...... بندولا نے کندھے اچکا کر کوٹ اوپر کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

" تمہیں چونکہ جلدی تھی پرنس بندولا ۔ اس لئے ہم نے بھی جلدی کی ہے ۔ ورنہ سب کچھ اطمینان سے بھی ہو سکتا تھا "...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹائیگر کو اس دروازے کی طرف جانے کا اشارہ کیا جہاں سے بندولا برآمد ہوا تھا۔ اور ٹائیگر بجلی کی تیزی سے دوڑتا ہوا دروازہ کھول کر دوسری طرف چلا گیا۔

" کیا تم واقعی ایکریمین ہو یا ...... بندولا نے ہونٹ چباتے

ہوئے کہا۔ وہ اب پوری طرح سنبھل چکا تھا۔

"ہاں۔ سو فیصد ایکریمین ہیں۔ لارڈ ہیری کا تعلق ایکریمیا سے ہ
ہے"...... عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مگر۔ تم۔ تم نے یہ سب کچھ کیوں کیا ہے۔ تم نے بلیک
سٹریپ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کیوں پوچھا ہے۔ لارڈ ہیری
تمہارا اس سے کیا تعلق"...... بندولا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کیونکہ ہمیں معلوم ہے کہ میتھائس بلیک سٹریپ کے ہیڈ کوار
میں ملے گا اور تم بلیک سٹریپ کے کردن میں انچارج ہو۔ اس۔
تمہیں ہیڈ کوارٹر کا یقیناً علم ہوگا"...... عمران نے اسی طرح سپاٹ۔
میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میتھائس۔ لیکن تمہارا میتھائس سے کیا تعلق ہے"...... بندولا۔
زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہمارا براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے لیکن لارڈ ہیری کا تعلق
میتھائس نے یہاں آنے سے پہلے لارڈ ہیری کو اتنا بڑا نقصان پہنچایا
کہ لارڈ ہیری نے اسے موت کی سزا سنادی ہے اور اس سزا پر عمل د
کرنا ہمارا فرض ہے۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور ٹائیگر واپس آگیا۔

"باس۔ نیچے ایک خصوصی دفتر ہے اور اس کا ایک خفیہ ر
کلب کی عقبی گلی میں جا کر نکلتا ہے۔ میں نے اسے ٹریس کر لیا۔
ٹائیگر نے واپس آکر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بندولا سے اب بقایا گفتگو وہیں چل کر ہوگی"۔
عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ایک بازو گھوما اور بندولا کی
کنپٹی پر پٹاخہ سا چھوٹا اور بندولا چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا ہی تھا کہ
عمران کی لات حرکت میں آئی اور اس کے بوٹ کی ضرب نیچے گر کر
اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے بندولا کی کنپٹی پر پڑی اور بندولا کا جسم
ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔

"اٹھاؤ اسے جوانا...... اب بقایا پوچھ گچھ وہیں کوٹھی میں ہی ہوگی"۔
عمران نے کہا اور جوانا نے تیزی سے آگے بڑھ کر قالین پر بے ہوش
پڑے بندولا کو اٹھایا اور کاندھے پر لاد لیا اور پھر وہ ٹائیگر کی رہنمائی میں
دوسری طرف جانے والی ایک راہداری سے گزر کر سیڑھیاں اترتے
ہوئے ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے جس کی ایک دیوار میں بنا ہوا خلا
دوسری طرف جاتی ہوئی راہداری صاف نظر آرہی تھی۔

"یہ راستہ عقبی گلی میں جاتا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تم جا کر کار ادھر لے آؤ۔ میں اس دوران اس دفتر کی تلاشی لے
لوں"...... عمران نے کہا اور ٹائیگر دوڑتا ہوا اس خلا کو پار کر کے اس
راہداری میں آگے بڑھتا چلا گیا۔

"تم لوگ بھی چلو۔ صرف جعفر یہاں رہے گا"...... عمران نے
جوزف اور جوانا سے کہا اور وہ دونوں بھی ٹائیگر کے پیچھے چل پڑے جبکہ
عمران اور بلیک زیرو نے وہاں موجود میز کی درازوں اور الماریوں کی
تلاشی شروع کر دی۔ ان کے ہاتھ انتہائی برق رفتاری سے چل رہے

تھے لیکن کچھ دیر بعد وہ مایوس ہو کر سیدھے ہو گئے۔ کیونکہ وہاں سے
کوئی ایسی چیز نہ ملی تھی جس سے بلیک سٹریپ کے ہیڈ کوارٹر کے
بارے میں کچھ پتہ چل سکتا۔

"آؤ بلیک زیرو۔ اب یہ بندولا ہی سب کچھ بتائے گا"...... عمرا
نے کہا اور راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ راہداری کے اختتام پر ایک
پھر سیڑھیاں اوپر جاتی دکھائی دے رہی تھیں اور سیڑھیوں کے اختتام
دروازہ تھا جہاں جوزف اور جوانا کھڑے ہوئے تھے۔ عمران اور بلیک
زیرو جیسے ہی اوپر پہنچے اسی لمحے دروازہ کھلا اور ٹائیگر نے انہیں باہر آ
کے لئے کہا۔ باہر کار موجود تھی۔ بے ہوش بندولا کو عقبی سیٹوں
درمیان لٹا دیا گیا اور وہ سب کار میں سوار ہو گئے۔ چند لمحوں بعد
سڑک پر دوڑتی ہوئی ایک بار پھر لاسیو کالونی کی طرف اڑی چلی جار
تھی۔

"اس نے سیٹ اپ تو بڑا شاندار بنا رکھا تھا"...... بلیک ز
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آخر پرنس ہے۔ کوئی عام مجرم تو نہیں"...... عمران نے کہا
بلیک زیرو ہنس پڑا۔

"باس۔ آپ نے لارڈ ہیری کا نام استعمال کیا ہے۔ کیا آپ کو
سے اس کے اس سیٹ اپ کا اندازہ تھا۔ ورنہ تو میرا خیال تھا کہ
نجانے کتنے آدمیوں کو ختم کر کے اس تک پہنچنا پڑے گا"......
سیٹ پر بیٹھے ہوئے ٹائیگر نے کہا۔

"بلیک سٹریپ کو باقاعدہ سرکاری سرپرستی حاصل ہے اور کردن
عرما کا دارالحکومت اور سب سے بڑا شہر ہے۔ اس لئے دارالحکومت میں
بلیک سٹریپ کا چیف کوئی عام سا غنڈہ نہیں ہو سکتا اور دوسری بات
یہ ہے کہ اس کے کلب کا انداز اور اس کے اندر موجود افراد کا رکھ رکھاؤ
بتا رہا تھا کہ بندولا اونچے طبقے سے تعلق رکھتا ہو گا اور ایسے افراد کے لئے
یمیا کے کسی لارڈ کا نام ہمیشہ مقناطیسی حیثیت رکھتا ہے حالانکہ
ہیری نام کا کوئی لارڈ ایکریمیا میں نہیں ہے البتہ گریٹ لینڈ میں
یک لارڈ ہیری ضرور رہتا ہے جو مشہور شکاری ہے میں نے اس لئے نام
ہیری کا استعمال کیا تاکہ یہ نام بندولا کے لئے آشنا ثابت ہو لیکن
ہی ایکریمیا کہہ دیا تاکہ اسے پوری طرح شناخت نہ ہو سکے اور تم
دیکھا کہ لارڈ کے نام نے کس طرح کام دکھایا"...... عمران نے
راتے ہوئے وضاحت کی اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
تھوڑی دیر بعد وہ کوٹھی پہنچ گئے۔ عمران کے کہنے پر بندولا کو اندر
روم میں لے جا کر ایک کرسی پر باندھ دیا گیا۔

"ٹائیگر۔ جوزف اور جعفر تینوں باہر نگرانی کریں گے۔ صرف جوانا
پاس رہے گا"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ
سر ہلاتے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گئے۔

"اس کو ہوش میں لے آؤ جوانا"...... عمران نے ایک کرسی
پر بندولا کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا اور جوانا نے آگے بڑھ کر
بندولا کا سر ایک ہاتھ سے پکڑ کر سیدھا کیا اور دوسرے ہاتھ

سے اس نے اس کے چہرے پر پوری قوت سے تھپڑ مارنے شروع
دیئے۔ چوتھے تھپڑ پر بندولا کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی تو جوانا
ہٹ کر عمران کی کرسی کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ بندولا نے کراہتے ہو
آنکھیں کھول دیں۔

"میں کہاں ہوں"...... بندولا نے ہوش میں آتے ہی ادھر
دیکھتے ہوئے کہا۔

"لارڈ ہیری کے ایک خاص اڈے میں"...... عمران نے مسکر
ہوئے کہا اور بندولا بے اختیار چونک پڑا۔

"تم۔ تم مجھے کلب سے لے آئے ہو۔ کسی نے تمہیں نہیں ر
بندولا کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"لارڈ ہیری کے آدمیوں کو کس نے روکنا تھا پرنس بند
عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ لارڈ ہیری آخر کیا بلا ہے۔ تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو
بندولا نے بے اختیار جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بلیک سٹریپ کے ہیڈ کوارٹر کی تفصیل"...... عمران
بار سپاٹ لہجے میں کہا۔

"میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ میں خود ہیڈ کوارٹر
کام کرتا ہوں"...... بندولا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جوانا۔ تم کتنی دیر میں اس سے معلومات حاصل کر
عمران نے مڑ کر ساتھ کھڑے جوانا سے مخاطب ہو

"آپ کتنا وقت چاہتے ہیں"...... جوانا نے سپاٹ لہجے میں پوچھا
لیکن اس سے پہلے کہ عمران جواب دیتا اچانک باہر سے خوفناک
دھماکوں اور فائرنگ کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں اور عمران کرسی
سے اٹھ کر بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا۔ جوانا بھی اسی
کے پیچھے تھا۔

"باس۔ ہمیں چاروں طرف سے گھیر لیا گیا ہے"...... اسی لمحے
ٹائیگر نے دوڑ کر راہداری میں آتے ہوئے کہا۔

"ادھر آؤ۔ جلدی کرو۔ سب کو بلا لو"...... عمران نے تیز لہجے میں
کہا اور تیزی سے مڑ کر وہ راہداری کے آخری سرے کی طرف دوڑتا چلا گیا
ٹائیگر نے آواز دے کر باقی ساتھیوں کو بلایا اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک
خفیہ سرنگ سے ہوتے ہوئے کافی دور ایک کھلے پارک میں واقع
درختوں کے ایک جھنڈ میں بنے ہوئے لکڑی کے کیبن سے باہر نکل
آئے۔ فائرنگ اور دھماکوں کی آوازیں دور سے ابھی تک سنائی دے
رہی تھیں۔

"جلدی کرو۔ ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا ہے۔ ورنہ یہاں ہر طرف
چیکنگ کرنے کے لئے یہ لوگ پورا علاقہ گھیر لیں گے"...... عمران
نے کہا اور وہ سب تیزی سے دوڑتے ہوئے کالونی کی ایک سائیڈ کی
طرف بڑھنے لگے۔

"عمران صاحب۔ یہ کوٹھی خالی پڑی ہے اور اس پر برائے فروخت
کا بورڈ موجود ہے"...... بلیک زیرو نے ایک کوٹھی کی طرف اشارہ

کرتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا اس کوٹھی کی طرف دوڑ پڑا۔ چند لمحوں بعد ہی وہ کوٹھی کی چھوٹی سی دیوار کو پھلانگ کر اندر پہنچ چکے تھے جوانا نے عمران کے کہنے پر پھاٹک پر موجود برائے فروخت کا کارڈ اتار لیا تھا۔

"شکر ہے کہ کوٹھی میں خفیہ راستہ تھا۔ ورنہ اس بار جس طرح ان لوگوں نے ہمیں گھیرا تھا ہمارا بچ نکلنا خاصا مشکل ہو جاتا"۔ بلیک زیرو نے اندرونی کمرے میں پہنچتے ہی کہا۔

"اس امکان کو پہلے ہی مد نظر رکھ کر کوٹھی حاصل کی گئی تھی لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ یہ لوگ یہاں کیسے پہنچ گئے اور انہیں حتمی طور پر اس بات کا علم کیسے ہو گیا کہ بندولا اندر ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو اور ٹائیگر دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"بظاہر تو کوئی ایسی بات سمجھ میں نہیں آتی۔ یہی ہو سکتا ہے اس بندولا کے پاس کوئی ایسا آلہ ہو۔ جسے اس نے ہوش میں آتے کسی طرح آن کر دیا ہو۔ اور اس طرح وہ لوگ سیدھے ہمارے سر پر پہنچ گئے"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"بالکل ایسا ہی ہو گا۔ بہر حال اب مسئلہ حقیقتاً خراب ہو گیا۔ اب نہ صرف بلیک سٹریپ کی مکمل تنظیم بلکہ وہ میتھائس اور دوسرے اسرائیلی ایجنٹ بھی بھرپور انداز میں حرکت میں آجائیں گے اور ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ بلیک سٹریپ کا ہیڈ کوارٹر کہاں

عمران نے کہا۔

"باس۔ میرا خیال ہے اب اس تسانگ کی مدد حاصل کرنے کا وقت آگیا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ اب اور کوئی چارہ کار بھی نہیں رہا۔ یہاں کی سرگرمیاں ختم ہوں تو ہم یہاں سے ایک ایک کر کے نکلیں گے اور پھر تسانگ کے پاس چلیں گے"...... بندولا کے زندہ بچ جانے سے یہ نقصان البتہ ہوا ہے کہ اب ہمیں دوبارہ میک اپ تبدیل کرنے پڑیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن بندولا کو تم نے زندہ کیوں چھوڑ دیا ہے۔ اسے تو آسانی سے مارا جا سکتا تھا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ابھی ہم نے ہیڈ کوارٹر ٹریس کرنا ہے اور فی الحال اس بندولا کی ٹپ ہی ہمارے پاس ہے اسے دوبارہ بھی اغوا کیا جا سکتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور بلیک زیرو نے مطمئن انداز میں سر ہلا دیا۔

"ٹائیگر تم اس کوٹھی کا چکر لگا آنا تاکہ حملہ آوروں کے آئندہ اقدام کے بارے میں معلومات حاصل ہو سکیں"۔ عمران نے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

میتھائس کمرے میں بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ ا
شدت سے بندولا کے نائب سوابو کی طرف سے آنے والی کال کا انت
تھا اسے اطلاع مل چکی تھی کہ بندولا کے دفتر میں پانچ ایکریمین پہنچ
پھر وہاں سے انتہائی پراسرار انداز میں بندولا کو غائب کر دیا گیا جبکہ ا
کے دو محافظوں کی لاشیں وہاں موجود تھیں۔ بندولا کے نائب س
نے اسے تفصیل بتائی تھی کہ اچانک کسی کام سے بندولا سے را
قائم کرنے کی کوشش کی گئی تو رابطہ نہ ہو سکا۔ پڑتال کرنے پر مع
ہوا کہ بندولا اپنے دفتر سے غائب ہے۔ اس کے خصوصی دفتر کا
راستہ بھی کھلا ہوا تھا اور اس کے دو محافظ خصوصی میٹنگ روم
مردہ پڑے ہوئے تھے لیکن سوابو نے میتھائس کو بتایا تھا کہ اس
خصوصی میٹنگ ہال میں آٹومیٹک انداز میں بنائی ہوئی فلم دیکھ کر
پانچوں ایکریمینز کے حلیئے اور لباس چیک کر لئے ہیں اور اب اس

تنظیم ان افراد کو پورے کروں میں تلاش کر رہی ہے۔ جیسے ہی اس کے
بارے میں کوئی اطلاع ملی وہ فوراً میتھائس کو رپورٹ دے گا۔ لیکن
اس کے بعد اب ایک گھنٹے سے زائد وقت گزر چکا تھا مگر ابھی تک
سوابو کی طرف سے کوئی اطلاع نہ آئی تھی اور جیسے جیسے وقت گزرتا جا
رہا تھا میتھائس کی بے چینی بھی بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ اسے سب سے
زیادہ حیرت اس بات پر تھی کہ اگر یہ ایکریمین واقعی پاکیشیائی ایجنٹ
تھے تو پھر ان کا کروں میں داخل ہو کر براہ راست بندولا پر حملہ کرنا اور
اسے اس طرح اغوا کر کے لے جانا۔ بلیک سٹریپ کے لئے انتہائی
خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ کیونکہ بندولا بلیک سٹریپ کا ایک اہم
آدمی تھا اس کا صاف مطلب تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو
بلیک سٹریپ کے متعلق بنیادی معلومات حاصل ہیں۔ اور وہ آزادی
سے کام بھی کر رہے ہیں حالانکہ بندولا کا پورا گروپ، بلیک سٹریپ کی
پوری تنظیم اور میتھائس کے اپنے آدمی پورے کروں میں ایک ایک
مشکوک آدمی کو چیک کرتے پھر رہے تھے اور ابھی تک کسی مشکوک
آدمی کے پکڑے جانے کا تو ایک طرف کوئی ایسا آدمی بھی انہیں نظر نہ
آیا تھا جسے مشکوک سمجھا جا سکتا۔ اس لئے اس کے ذہن میں ساتھ ہی یہ
خیال بھی آیا کہ ہو سکتا ہے کہ یہ ایکریمینز عمران اور اس کے ساتھی نہ
ہوں بلکہ بندولا کا کوئی دوسرا حریف گروپ ہو۔ کچھ دیر بعد میز پر موجود
فون کی گھنٹی زور سے بج اٹھی اور میتھائس نے جھپٹ کر رسیور اٹھا

"یس ۔ میتھائس بول رہا ہوں" .... میتھائس نے تیز لہجے میں کہا۔
"بندولا بول رہا ہوں باس" .... دوسری طرف سے بندولا کی آو
سنائی دی اور میتھائس کا چہرہ اندرونی مسرت سے دمک اٹھا ۔ کیونکہ
بندولا کا زندہ سلامت برآمد ہو جانے کا مطلب یہی تھا کہ وہ ایکریمی
پکڑے جا چکے ہیں یا ہلاک ہو چکے ہیں۔

"اوہ بندولا ۔ کیا ہوا تھا ۔ کون تمہیں اغوا کر کے لے گئے تھے ا
کیسے ۔ ان کا کیا ہوا" .... میتھائس نے بیک وقت کئی سوال کر۔
ہوئے کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کے پاس آجاؤں تا کہ تفصیل ۔
اس موضوع پر بات ہو سکے" ...... بندولا نے جواب دیا

"پہلے یہ بتاؤ کہ ان ایکریمینز کا کیا ہوا" .... میتھائس نے تیز
میں پوچھا۔

"وہ فرار ہو جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں ۔ لیکن میرے آدمی ان
تلاش میں ہیں اور جلد ہی ان کا پکڑا جانا یقینی ہے" ...... بندولا
جواب دیا۔

"او کے آجاؤ" .... میتھائس نے ایک لمبا سانس لیتے ہوئے کہ
رسیور رکھ دیا۔

"فرار ہو گئے ۔ پھر تو لازماً یہ عمران اور اس کے ساتھی ہی ہو
ہیں" ...... میتھائس نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا ۔ پھر ت
آدھے گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور بندولا اندر داخل ہوا ۔ اس کے چہر

پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے ۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں
میتھائس کو سلام کیا۔

"بیٹھو" .... میتھائس نے دوسری کرسی کی طرف اشارہ کرتے
ہوئے کہا اور بندولا مؤدبانہ انداز میں کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اب مجھے تفصیل سے بتاؤ کہ یہ کون لوگ تھے اور انہوں نے
تمہیں کیسے اغوا کیا اور پھر تم کیسے بچ گئے" ...... میتھائس نے ہونٹ
چباتے ہوئے کہا۔

"باس میں اپنے خصوصی دفتر میں موجود تھا کہ میرے مینجر کا فون آیا
اس نے بتایا کہ ایکریمیا کی ریاست فلاڈیلفیا کے لارڈ ہیری کا وفد کسی
اہم ترین بزنس کے لئے مجھ سے فوری ملاقات کرنا چاہتا ہے اور لارڈ
ہیری کا نام میرے ذہن میں موجود تھا اور ویسے بھی لارڈ ٹائپ کے
لوگ ہمارے بزنس میں خاصی بڑی بڑی رقمیں انویسٹ کرتے رہتے
ہیں اس لئے میں نے ملاقات پر آمادگی کا اظہار کر دیا اور انہیں خصوصی
میٹنگ روم میں بلوالیا جہاں میرے دو مسلح آدمی ہر وقت موجود رہتے
تھے ۔ میں اپنے دفتر سے اٹھ کر جب میٹنگ روم میں پہنچا تو وہاں پانچ
ایکریمین موجود تھے جن میں سے دو قوی ہیکل حبشی تھے ۔ باقی تین
عام ایکریمین تھے ان کے لیڈر کا نام مورسن تھا ۔ تعارف کے بعد انہوں
نے جب سب سے پہلا ہی سوال کیا کہ بلیک سٹریپ کا ہیڈ کوارٹر
کہاں ہے تو میں بے اختیار اچھل پڑا ۔ اسی لمحے انہوں نے اچانک
جیبوں سے سائلنسر لگے ریوالور نکالے اور میرے دونوں مسلح آدمیوں

کو بھون ڈالا اور میرا کوٹ پیچھے سے نیچے کر کے مجھے بے بس کر دیا اور ایک بار پھر انہوں نے مجھ سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں پوچھنا شروع کر دیا۔ میں نے جب وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ وہ ہیڈ کوارٹر کے بارے میں اس لئے پوچھ رہے ہیں کہ میتھائس ہیڈ کوارٹر میں موجود ہو گا۔ اس نے کہا کہ میتھائس لارڈ ہیری کا حریف ہے اور لارڈ ہیری نے اسے موت کی سزا دے دی ہے اور وہ اس پر عمل درآمد کے لئے آئے ہیں پھر انہوں نے میری کنپٹی پر ضربیں لگا کر مجھے بے ہوش کر دیا اور جب مجھے ہوش آیا تو میں ان کے اڈے میں کرسی پر بندھا بیٹھا تھا۔ میرے سامنے وہی مورسن بیٹھا تھا اور اس کے ساتھ ایک گرانڈیل حبشی تھا۔ مورسن نے پھر مجھ سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں دریافت کیا۔ میرے انکار پر وہ مجھ پر تشدد کرنا چاہتے تھے کہ باہر سے دھماکوں اور فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں اور وہ دونوں تیزی سے دوڑتے ہوئے باہر نکل گئے۔ پھر کچھ دیر بعد میرے گروپ کے آدمی اندر آئے اور انہوں نے مجھے رہائی دلائی۔ ہم نے اس کوٹھی میں سے ایک خفیہ سرنگ تلاش کی جو دور ایک کھلے پارک میں جا نکلتی تھی لیکن وہ سب غائب ہو چکے تھے۔ چونکہ ان کے حلیے اور لباس چیک کر لئے تھے اس لئے اب پورے شہر میں ان کی تلاش بھرپور انداز میں کی جا رہی ہے "۔ بندولا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" یہ یقیناً عمران اور اس کے ساتھی ہوں گے۔ عمران کے ساتھیوں میں دو گرانڈیل حبشی بھی بتائے جاتے ہیں جن میں سے ایک کا نام

جوانا اور دوسرے کا نام جوزف ہے "...... میتھائس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ ہاں باس۔ واقعی اب مجھے یاد آگیا کہ مورسن نے اس گرانڈیل حبشی کو جوانا کہہ کر پکارا تھا۔ وہ اس سے پوچھ رہا تھا کہ مجھ سے معلومات اگلوانے کے لئے وہ کتنی دیر لے گا......" بندولا نے کہا اور میتھائس نے سر ہلا دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی ہماری اس قدر سخت چیکنگ کے باوجود نہ صرف شہر کرون میں آزادانہ گھوم پھر رہے ہیں بلکہ وہ تم تک بھی پہنچ گئے ہیں اور انہیں میرے متعلق بھی علم ہے اور ان کا اصل ٹارگٹ میں ہوں "...... میتھائس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" اب جوانا کا نام سامنے آنے سے تو یہ بات واقعی طے ہو گئی ہے "۔ بندولا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تمہارے نائب سوابو کو ہیڈ کوارٹر کے بارے میں علم ہے "۔ میتھائس نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

" نہیں باس۔ سوائے میرے اور کسی کو اس کا علم نہیں ہے "۔ بندولا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن تمہارا پتہ انہیں کیسے چل گیا۔ مجھے تو اس بات پر حیرت ہے "۔ میتھائس نے کہا۔

" سوابو نے اس بارے میں معلوم کر لیا ہے۔ یہ لوگ پہلے ہوٹل

ریٖن بو میں ٹھہرے۔ وہاں میرا ایک آدمی مناکا نگرانی پر تھا۔ اس
ویٹر کو رقم دے کر ان کے کمروں کی تلاشی کرائی لیکن شاید انہیں ا
ویٹر پر شک پڑ گیا تھا۔ انہوں نے ویٹر پر تشدد کیا تو اس نے مناکا کا
لے دیا۔ اس پر انہوں نے مناکا کو پکڑا اور اس پر تشدد کر کے اس
میرے متعلق معلومات حاصل کیں اور پھر اسے ہلاک کر دیا۔ ویٹر
نجانے انہوں نے کیوں زندہ چھوڑ دیا۔ جب مناکا کی لاش ملی تو میر
آدمیوں کو اس ویٹر پر شک گزرا۔ اسے پکڑا گیا تو معمولی سے تشدد
اس نے سب کچھ اگل دیا اور ان لوگوں نے مناکا کو ہلاک کرنے
بعد فوراً ہوٹل چھوڑ دیا اور لاسیو کالونی کی اس کوٹھی میں شفٹ ہو گئے
سوابو نے اس کوٹھی کے بارے میں بھی تحقیقات کرائی ہیں۔
کوٹھی رابندرہ پراپرٹی سنڈیکیٹ والوں نے ایک غیر ملکی مورسن
کرایہ پر دی تھی۔ اس کے لئے ایکریمیا سے ان کے کسی بڑے گاہک
ضمانت دی تھی"...... بندولا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کوٹھی اور ان لوگوں کو تمہارے آدمیوں نے کیسے ٹریس
تھا"...... میتھائس نے پوچھا۔

"سوابو نے پورے گروپ کو ان کے حلیے اور لباس کی تفصیلات
کر ان کی تلاش پر لگا دیا پھر اطلاعات مل گئیں کہ ان کی کار میرے کلب
کی پارکنگ میں آئی تھی پھر ایک آدمی اسے اکیلا واپس لے گیا تھا۔ اس
کار کا نمبر پارکنگ رجسٹر میں درج تھا چنانچہ اس نمبر کی مدد سے پور
شہر میں اس کار کو تلاش کیا گیا تو یہ معلومات مل گئیں کہ یہ کار لا

کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک میں جاتی دیکھی گئی ہے اور پھر یہ کار
وہاں کھڑی نظر آ گئی۔ چونکہ یہ لوگ مجھے اغوا کر کے لے گئے تھے اس
لئے کوٹھی پر میرے آدمیوں نے فل ریڈ نہ کیا بلکہ وہ بموں کے دھماکے
اور فائرنگ کرتے رہے کہ جیسے ہی یہ لوگ فرار ہونے کے لئے کوٹھی
سے باہر آئیں گے ان پر قابو پا لیا جائے گا لیکن جب یہ لوگ باہر نہ آئے
تو میرے آدمی اندر آ گئے تو کوٹھی میں سوائے میرے اور کوئی موجود نہ
تھا"...... بندولا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جانتے ہو اور وہ تمہارے بارے میں
جانتے ہیں اگر انہیں ذرا سا مزید موقع مل جاتا تو وہ یقیناً تم سے
ہیڈ کوارٹر کی تفصیلات معلوم کر لیتے اور پھر ہیڈ کوارٹر شدید خطرے
میں پڑ سکتا تھا اور جب تک تم زندہ ہو ہیڈ کوارٹر خطرے میں رہے گا۔
اس لئے اب تمہیں مرنا چاہئے"...... میتھائس نے ہونٹ چباتے
ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کی بات کا مفہوم بندولا پوری
طرح سمجھتا، میتھائس کا کوٹ میں موجود ہاتھ باہر آیا اور دھماکے کے
ساتھ ہی ریوالور سے نکلنے والی گولی سیدھی سامنے بیٹھے ہوئے بندولا کی
پیشانی میں گھستی چلی گئی اور بندولا چیخ مار کر کرسی سمیت پیچھے الٹ گیا
گولی اس کی کھوپڑی کو توڑتی ہوئی دوسری طرف نکل گئی تھی۔ وہ نیچے
گرتے ہی ساکت ہو چکا تھا۔

"مجبوری تھی بندولا۔ ورنہ تم جیسے آدمی کو ضائع کرنے کو دل نہ
چاہتا تھا"...... میتھائس نے ریوالور کو واپس جیب میں رکھتے ہوئے کہا

اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر موجود ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"سوابو بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے بندولا کے نائب سوابو کی آواز سنائی دی۔

"میتھائس بول رہا ہوں پوائنٹ نمبر ون سے ۔ بندولا کو بلیک سٹریپ ہیڈ کوارٹر نے اس جرم میں کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹوں کا مقابلہ کرنے کی بجائے ان کے ہاتھوں اغوا ہو گیا، موت کی سزا دے دی ہے۔ اس لئے اب بندولا کی جگہ تم نے لینی ہے۔ہیڈ کوارٹر نے تمہیں چیف بنا دیا ہے لیکن اب تمہارا پہلا امتحان یہ ہے کہ تم نے فوری طور پر ان ایجنٹوں کو ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کرنا ہے"...... میتھائس نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے سوابو کی آواز سنائی دی۔

"جیسے ہی یہ ایجنٹ ہلاک ہوں فوراً مجھے رپورٹ دینا تاکہ میں یہ رپورٹ ہیڈ کوارٹر کو پہنچا سکوں"...... میتھائس نے کہا۔

"یس باس"...... سوابو نے کہا اور میتھائس نے رسیور رکھ کر میز کے کنارے پر موجود بٹن دبایا تو چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک مسلح غیر ملکی اندر داخل ہوا۔اس کی نظریں بندولا کی لاش پر حیرت سے جمی ہوئی تھیں۔

"ہیڈ کوارٹر کے حکم پر اسے گولی مار دی گئی ہے۔اس کی لاش لے جا کر برقی بھٹی میں ڈال دو اور سنو اب اس کی جگہ چیف اس کا نائب

سوابو ہو گا"...... میتھائس نے آنے والے سے مخاطب ہو کر سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... آنے والے نے کہا اور پھر اس نے جھک کر فرش پر پڑی بندولا کی لاش کو بازو سے پکڑ کر دروازے کی طرف گھسیٹنا شروع کیا اور اسی طرح گھسیٹتا ہوا وہ کمرے سے باہر لے گیا۔اس کے باہر جاتے ہی میتھائس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میتھائس بول رہا ہوں پوائنٹ نمبر ون سے ۔چیف سے بات کرائیں"...... میتھائس نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد چیف باس لوتھر کی آواز سنائی دی۔

"یس لوتھر بول رہا ہوں"۔بولنے والے کے لہجے میں تحکم تھا۔

"میتھائس بول رہا ہوں باس"...... میتھائس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا ہوا میتھائس عمران اور اس کے ساتھیوں کا۔تم نے پھر کوئی رپورٹ نہیں دی"۔دوسری طرف سے لوتھر نے چونک کر پوچھا۔

"ان کے متعلق رپورٹ دینے کے لئے تو میں نے کال کی ہے باس"۔ میتھائس نے جواب دیا۔

"اوہ ۔کیا رپورٹ ہے۔جلدی بتاؤ"...... دوسری طرف سے لوتھر

نے بے چین سے لہجے میں پوچھا اور میتھائس نے پورے کروِن میں اپنے
گروپ، بندولا گروپ اور بلیک سٹریپ کے آدمیوں کی بھرپور چیکنگ
سے لے کر بندولا کے اغوا اور پھر برآمدگی اور پھر اس کے قتل تک کی
پوری تفصیل بتا دی۔

"تم نے اس بندولا کا فوری خاتمہ کر کے اچھا اقدام کیا ہے میتھائس
ورنہ عمران اسے دوبارہ ٹریس کر کے اس سے ہیڈ کوارٹر کا پتہ لازماً چلا
لیتا اور سنو۔ اب تم نے مقامی لوگوں پر انحصار نہیں کرنا۔ عمران ان
کے بس کا روگ نہیں ہے بلکہ اب تم اپنے گروپ کو لے کر خود اس
کے خلاف حرکت میں آجاؤ"...... لوتھر نے کہا۔

"باس۔ میں نے اس لئے بھی آپ کو کال کیا ہے کہ آپ ہیڈ کوارٹر
کی حفاظت کی طرف سے چوکنا رہیں کیونکہ عمران کا ٹارگٹ ہیڈ کوارٹر
ہی ہے"...... میتھائس نے کہا۔

"یس۔ میں سمجھتا ہوں۔ ہیڈ کوارٹر کی فکر نہ کرو۔ تم ان کا خاتمہ
کرنے کی کوشش کرو"...... لوتھر نے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں باس۔ میں جلد ہی ان کا خاتمہ کر دوں گا"
میتھائس نے جواب دیا۔

"او۔کے۔ مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہنا"...... لوتھر نے
اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ میتھائس نے ایک طویل سانس
لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اب اسے سوابو کی کال کا انتظار تھا۔ اسے
یقین تھا کہ سوابو جلد ہی ان لوگوں کو ٹریس کر لے گا۔

"باس کوٹھی خالی پڑی ہے۔ البتہ ہمارا سامان وہیں موجود ہے۔
صرف اسلحہ غائب ہے"۔ ٹائیگر نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے
عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نگرانی تو نہیں ہو رہی"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں باس۔ میں نے چیک کر لیا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"او۔کے۔ آؤ پھر وہیں چلیں۔ اب وہ جگہ پورے کروِن میں سب
سے محفوظ ہو چکی ہے۔ وہ سوچ بھی نہ سکیں گے کہ ہم واپس اسی کوٹھی
میں بھی آ سکتے ہیں ان کا نگرانی نہ کرنا ہی اس بات کا ثبوت ہے"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر اسی کوٹھی میں واپس پہنچ گئے تھے اور
واقعی ان کا سامان بھی خفیہ الماریوں میں ویسے کا ویسے ہی موجود تھا
عمران نے ایک بار پھر اپنا اور اپنے ساتھیوں کا میک اپ کیا۔ سب

نے لباس تبدیل کئے اور پھر عمران ٹیلیفون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... دوسری طرف سے رابطہ ہوتے ہی آواز سنائی دی۔

"تسانگ گیم کلب کا نمبر بتا دیں"...... عمران نے کہا اور دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبا کر آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔

"تسانگ گیم کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے افراسیاب بول رہا ہوں۔ تسانگ سے بات کراؤ"۔ عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ تسانگ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"افراسیاب بول رہا ہوں پاکیشیا سے"۔ عمران نے پہلے والے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ خیریت۔ کیسے فون کیا"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"میں نے تمہیں پہلے بھی ایک پارٹی کے لئے فون کیا تھا۔ پارٹی تم سے ملی ہے یا نہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ابھی تک تو نہیں ملی۔ کیوں"...... تسانگ نے جواب دیا۔

"مجھے انہوں نے وہاں سے اطلاع دی ہے کہ ان کے مخالف وہاں کرون میں ان کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ اس لئے وہ تم سے کسی ایسی جگہ ملنا چاہتے ہیں جہاں کوئی انہیں چیک نہ کر سکے۔ کیا تم کوئی ایسی جگہ بتا سکتے ہو تاکہ میں انہیں وہ جگہ بتا دوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ایسی جگہ تو میرا ایک خاص اڈہ ہے جہاں میں اپنی سیکرٹری اور دوست تشاما کے ساتھ رہتا ہوں۔ کب ملیں گے وہ"۔ تسانگ نے بات کرتے ہوئے جواب دیا۔

"جس وقت تم کہو۔ بس میں ان سے فون پر بات کروں گا اور وہ تم سے ملنے چل پڑیں گے"...... عمران نے کہا۔

"او کے۔ انہیں کہہ دو کہ ایک گھنٹے بعد وہ کائیٹ گارڈن کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ میں پہنچ جائیں۔ وہ تمہارا نام لیں گے تو میں ان سے مل لوں گا"...... تسانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے ان کی پوری طرح مدد کرنی ہے۔ تسانگ"...... عمران نے کہا۔

"فکر مت کرو افراسیاب۔ تسانگ اول تو وعدہ ہی نہیں کرتا اور اگر وعدہ کرتا ہے تو پھر اپنی جان پر کھیل کر بھی وعدہ پورا کرتا ہے اور تم سے تو میرے تعلقات ایسے ہیں کہ اگر ضرورت پڑی تو میں ان کی خاطر پورے کرون کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے سے بھی دریغ نہ کروں گا"۔ دوسری طرف سے تسانگ کی اعتماد بھری آواز سنائی دی۔

"او۔کے۔شکریہ۔ایک گھنٹے بعد وہ پہنچ جائیں گے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ تسانگ لہجے سے تو واقعی جی دار لگتا ہے"...... عمران نے رسیور رکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ نے خود افراسیاب سے ملاقات کی تھی۔افراسیاب نے بھی اس کے متعلق یہی کہا تھا"...... ٹائیگر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"گیراج میں دوسری گاڑی موجود ہے۔اسے باہر نکال کر صاف کر کے چلنے کے لئے ریڈی کرو۔میں اس دوران نقشے میں اس کائینہ گارڈن کالونی اور اس کا راستہ تلاش کر لوں"...... عمران نے کہا اور ٹائیگر سرہلاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔پھر واقعی ایک گھنٹے بعد ان کی کار ایک درمیانے درجے کی کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ کے گیٹ پر رکی تھی۔ٹائیگر نے نیچے اتر کر کال بیل کا بٹن دبایا تو چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک مقامی نوجوان باہر آگیا۔

"صاحب سے کہو کہ ہمیں پاکیشیا کے افراسیاب نے بھیجا ہے"...... ٹائیگر نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ۔وہ تو آپ کے منتظر ہیں جناب۔میں پھاٹک کھولتا ہوں"...... ملازم نے کہا اور تیزی سے واپس جا کر اس نے بڑا پھاٹک کھول دیا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے بلیک زیرو نے گاڑی آگے بڑھا دی۔چند لمحوں بعد وہ ایک وسیع گیراج میں کھڑے تھے۔ملازم جس نے پھاٹک

تھا وہ انہیں ایک وسیع سٹنگ روم میں لے آیا اور چند لمحوں بعد ہی اندرونی دروازے سے ایک مقامی مرد اور ایک خوبصورت مقامی لڑکی اندر داخل ہوئے۔ان دونوں کے چہروں پر اشتیاق کے تاثرات نمایاں تھے۔عمران اور اس کے ساتھی ان کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"میرا نام مورسن ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے باقی ساتھیوں کے بھی ایسے ہی نام بتا کر ان کا تعارف کرا دیا۔

"میرا نام تسانگ ہے اور یہ میری سیکرٹری اور دوست مس تشاما ہے"...... تسانگ نے اپنا اور اپنی ساتھی لڑکی کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور پھر مصافحے کے بعد وہ سب صوفوں پر بیٹھ گئے۔

"میری سمجھ میں یہ بات نہیں آرہی مسٹر مورسن کہ آپ ایکریمین ہیں جبکہ آپ کی سفارش پاکیشیا کے ایک آدمی نے کی ہے۔اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے"۔تسانگ نے کہا تو تشاما بے اختیار چونک پڑی۔

"پاکیشیا کے آدمی نے"...... تشاما نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔تم جانتی ہو۔پاکیشیا میں میرے بہترین دوست افراسیاب کو۔اس نے ان کی سفارش کی ہے"...... تسانگ نے تشاما سے مخاطب ہو کر کہا اور تشاما نے اثبات میں سرہلا دیا لیکن اب وہ غور سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہی تھی اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔

"دوستی جغرافیائی حدود کی قائل نہیں ہوا کرتی مسٹر تسانگ۔اگر

چلے جائیں ۔ اگر آپ افراسیاب کی سفارش لے کر نہ آئے ہوتے تو میں
تشاما کے ساتھ آپ کے اس لہجے پر آپ کی زبان کاٹ کر پھینک دیتا" ۔
تسانگ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو
گیا۔

"سوری مسٹر تسانگ ..... آپ کو ہمارے رویے سے تکلیف پہنچی
ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کا کوئی تعلق بلیک سٹریپ سے نہ ہو گا
لیکن مس تشاما کا تعلق ہے اور ہم نے اب ان سے اس تعلق کی
تفصیلات معلوم کر کے ہی واپس جانا ہے" ..... عمران نے کہا اور اس
کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ہاتھ باہر نکالا تو اس کے ہاتھ میں
ریوالور موجود تھا اور اس کے ریوالور نکالتے ہی اس کے تمام ساتھیوں
نے بھی ریوالور نکال لئے۔

"کیا ۔ کیا مطلب" ...... تسانگ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔ تشاما کا چہرہ بھی یکلخت زرد پڑ گیا تھا۔

"اگر آپ نے ذرا بھی غلط حرکت کی تو میں گولی مار دوں گا"
عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے
ساتھیوں کو اشارہ کیا تو ٹائیگر اور بلیک زیرو بجلی کی سی تیزی سے ان
دونوں کے عقب میں آ گئے۔

"تم باہر جا کر دیکھو" ۔ عمران نے جوزف اور جوانا سے کہا اور
دونوں سر ہلاتے ہوئے تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئے۔

"میں ۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ تم لوگ ایسی حرکت کرو گے"

تسانگ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"گھبراؤ نہیں تسانگ ۔ ہم تمہیں کوئی جسمانی تکلیف نہیں پہنچانا
چاہتے ۔ لیکن اگر تم نے ہمیں مجبور کیا تو دوسری بات ہے" ۔ عمران
نے کہا۔

"تم چاہتے کیا ہو ۔ کیا تم زبردستی کرو گے" ۔ تسانگ نے کہا۔

"تسانگ اور تشاما دونوں کی تلاشی لو" ...... عمران نے تسانگ کی
بات کا جواب دینے کی بجائے ان کے عقب میں موجود ٹائیگر اور بلیک
زیرو سے کہا۔

"ان کے پاس اسلحہ نہیں ہے" ۔ چند لمحوں بعد ہی ٹائیگر اور بلیک
زیرو نے جواب دیا۔

"اوکے ۔ اب تم بیٹھ سکتے ہو" ۔ عمران نے تسانگ اور تشاما سے
مخاطب ہو کر کہا اور وہ دونوں خاموشی سے صوفے پر بیٹھ گئے ۔ اسی لمحے
جوانا اندر داخل ہوا۔

"چار ملازم تھے ۔ چاروں کو وقتی طور پر آف کر دیا گیا ہے" ۔ جوانا
نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب تم شرافت سے بتا دو تشاما کہ تمہارا تعلق بلیک سٹریپ سے
ہے یا نوانگ سے" ...... عمران نے تشاما سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں کہہ رہا ہوں کہ ......" تسانگ نے کچھ کہنا چاہا۔

"تم خاموش رہو ورنہ" ۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور تسانگ
ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔
"کیا نوانگ یہاں تمہاری رہائش گاہ پر آتا رہتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔
"ہاں۔ تسانگ جب کرون سے باہر ہو تو وہ راتیں میرے پاس ہی گزارتا ہے۔ وہ رقم دینے کے معاملے میں بے حد سخی ہے۔ جبکہ تسانگ اس معاملے میں بے حد کنجوس ہے"...... تشاما نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"او کے۔ پھر اگر تم زندہ رہنا چاہتی ہو تو نوانگ کو ابھی اور اسی وقت یہاں بلاؤ۔ جو چاہے اس سے کہو لیکن اسے آدھے گھنٹے کے اندر اندر یہاں ہونا چاہئے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔
"وہ۔ وہ نہیں آئے گا۔ وہ بے حد محتاط آدمی ہے۔ اسے معلوم ہے کہ تسانگ کرون میں ہے اور جب تسانگ کرون میں ہو تو وہ ادھر کا رخ بھی نہیں کرتا"...... تشاما نے کہا۔
"اس کا کوئی خاص اڈہ بتاؤ جہاں اسے آسانی سے ملا جا سکے"۔ عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔
"اس کا اپنا دفتر ہے۔ وہ اس دفتر سے باہر سوائے ضروری کام کے قطعی نہیں جاتا۔ وہ رات کو بھی وہیں سوتا ہے"...... تشاما نے جواب دیا۔
"اس کا فون نمبر"۔ عمران نے پوچھا تو تشاما نے فون نمبر بتا دیا۔
"اسے فون کرو اور معلوم کرو کہ وہ اڈے میں موجود ہے یا نہیں"

عمران نے کہا اور تشاما سرہلاتی ہوئی ایک سائیڈ پر میز پر رکھے ہوئے فون کی طرف بڑھ گئی...... عمران نے اپنے ساتھیوں کو مخصوص انداز میں اشارہ کیا اور پھر تشاما کی طرف بڑھ گیا جو رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے میں مصروف تھی۔ ٹائیگر بھی خاموشی سے چلتا ہوا اس کی دوسری طرف جا کر کھڑا ہو گیا...... عمران نے آگے بڑھ کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔
"یس"...... ایک غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔
"تشاما بول رہی ہوں ڈیئر نوانگ"...... تشاما نے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔
"اوہ تشاما تم۔ کیسے فون کیا"...... دوسری طرف سے نوانگ نے چونک کر کہا ہی تھا کہ عمران نے یکلخت رسیور کے مائیک پر ہاتھ رکھ کر رسیور اس کے ہاتھ سے جھپٹ لیا جبکہ اسی لمحے ساتھ کھڑے ٹائیگر نے تشاما کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔
"نوانگ تمہارے لئے انتہائی اہم خبر ہے میرے پاس"۔ عمران کے منہ سے تشاما جیسی آواز نکلی۔
"اوہ کیسی خبر۔ جلدی بتاؤ"...... دوسری طرف سے نوانگ نے تیز لہجے میں کہا۔
"تسانگ سے پانچ ایکریمین ملنے آئے ہیں اور ان میں سے دو ایکریمین حبشی ہیں جبکہ تین پاکیشیائی ہیں"...... عمران نے کہا۔
"اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ تشاما۔ یہ تو واقعی انتہائی اہم خبر ہے۔ کہاں

ہو جائے گا۔ پھر جیسے ہی نوانگ اندر آئے تم نے اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دینا ہے" ...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جوزف پہلے ہی باہر موجود تھا۔ جوانا بھی اندر سے باہر آ چکا تھا۔ چنانچہ عمران کے کہنے [illegible] دونوں بلیک زیرو کے ساتھ چلتے ہوئے کوٹھی سے باہر نکل گ[illegible] برآمدے میں ہی رکا رہا تھا جبکہ ٹائیگر اس دوران تسانگ [illegible] باندھنے میں مصروف تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ بھی باہر آ گیا۔

"تم برآمدے میں رکو گے۔ میں کال بیل سنتے ہی پھاٹک کھول دوں گا۔ نوانگ پھاٹک کھلتے ہی سیدھا کار یا سٹیشن ویگن جو بھی سواری ہوئی۔ سیدھا پورچ میں آئے گا اور تم نے اسے فوری طور پر بے ہوش کر دینا ہے" ...... عمران نے ٹائیگر کو ہدایات دیں اور پھر وہ خود برآمدے کی سیڑھیاں اتر کر تیز تیز قدم اٹھاتا پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ پھاٹک کا بڑا کنڈا اس نے کھول دیا اور پھر تقریباً بیس منٹ بعد اسے کسی بڑی گاڑی کی آواز پھاٹک کی دوسری طرف سنائی دی تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔ چند لمحوں بعد کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی اور عمران نے چند لمحوں کا وقفہ دے کر بڑے پھاٹک کا ایک پٹ کھول دیا ایک پٹ کھلنے سے اتنی جگہ بہر حال بن گئی تھی کہ باہر موجو سٹیشن ویگن اندر آ سکتی تھی۔

"اندر آ جاؤ نوانگ۔ میں نے ملازموں کو پہلے ہی بے ہوش کر د ہے" ...... عمران نے پھاٹک کے پٹ کی اوٹ میں سے تشاما کی آو

میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اچھا اچھا" ...... باہر سے نوانگ کی مسرت بھری آواز سنائی دی اور چند لمحوں بعد سٹیشن ویگن تیزی سے اندر داخل ہوئی اور تھوڑا سا آگے بڑھ کر رک گئی۔ عمران جلدی سے پٹ کی اوٹ سے نکل کر سٹیشن ویگن کے پیچھے جھک گیا تاکہ سائیڈ مرر سے وہ نوانگ کو نظر نہ آ سکے۔ اسی لمحے سٹیشن ویگن کا دروازہ کھلا اور ناٹے قد اور بھاری جسم کا آدمی اچھل کر نیچے اترا ہی تھا کہ عمران نے یکلخت اس پر چھلانگ لگا دی اور پھر اس سے پہلے کہ نوانگ سنبھلتا عمران اس پر چھا گیا تھا۔ دوسرے لمحے نوانگ کے منہ سے گھٹی گھٹی چیخ نکلی اور وہ عمران کے بازوؤں میں جھول گیا۔ اسی لمحے ٹائیگر برآمدے کے ایک ستون کے پیچھے سے نکل کر دوڑتا ہوا ان کے قریب پہنچ گیا۔

"پھاٹک بند کرو" ...... عمران نے نوانگ کو نیچے لٹاتے ہوئے کہا اور ٹائیگر پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔

"میں اسے باہر سے بھی اندر گھسیٹ سکتا تھا لیکن اس کے آدمی یقیناً ہے باہر موجود ہوں گے۔ وہ یہ دیکھ کر چونک پڑتے اور دروازہ کھلنے پر یہ اندر نہ آ رہا تھا اس لئے مجھے مجبوراً تشاما کی آواز میں اسے اندر آنے کے لئے کہنا پڑا۔ اور شاید تشاما کی وجہ سے اس نے سٹیشن ویگن یہاں روک دی ہے۔ ورنہ وہ اسے پورچ میں لے جاتا" ...... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے سر ہلا دیا۔ عمران چھوٹے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا اس نے چھوٹا پھاٹک کھولا اور احتیاط بھرے انداز میں باہر جھانکنے

بڑھ گیا۔

اسی لمحے نوانگ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور پھر حیرت سے وہ ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ دوسرے ہی لمحے اس کی نظریں ایک طرف صوفے پر بے ہوش پڑے ہوئے تسانگ اور تشاما پر جم گئیں اور اس کے ہونٹ بھینچ گئے اور پھر وہ سامنے بیٹھے ہوئے عمران کو دیکھنے لگا اس کے چہرے پر حیرت اور پریشانی کے ملے جلے تاثرات نمایاں تھے۔

"کون ہو تم اور یہ تسانگ اور تشاما۔ یہ سب کیا ہے"۔ نوانگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ویسے عمران نے چیک کر لیا تھا کہ اس نے بہت جلد اپنے آپ کو سنبھال لیا تھا۔ اس سے اس کی بے پناہ قوت مدافعت کا پتہ چلتا تھا۔

"یہ دونوں اس لئے اس حالت کو پہنچے ہیں کہ انہوں نے مجھ سے تعاون کرنے سے انکار کر دیا تھا"...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"تم کون ہو"...... نوانگ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے"...... عمران نے کہا تو نوانگ بے اختیار اچھل پڑا۔ لیکن بندھے ہونے کی وجہ سے اپنے آپ کو سنبھال نہ سکا اور چیختا ہوا منہ کے بل صوفے سے نیچے فرش پر جا گرا۔ اسی لمحے ٹائیگر ایک تیز دھار خنجر اٹھائے کمرے میں داخل ہوا۔

"اسے اٹھا کر دوبارہ صوفے پر بٹھا دو۔ یہ تو مجھے آج پتہ چلا ہے میرا نام اتنا دہشت ناک ہے کہ اچھے اچھے اوندھے ہو جاتے ہیں" عمران نے ٹائیگر کے ہاتھ سے خنجر لیتے ہوئے مسکرا کر کہا اور ٹائیگر

مسکراتا ہوا آگے بڑھا اور سیدھے ہوتے ہوئے نوانگ کو اس نے بازو سے پکڑ کر گھسیٹ کر دوبارہ صوفے پر بٹھا دیا۔

"مجھے گرنے والوں سے کوئی ہمدردی نہیں ہوتی نوانگ۔ اس لئے اب اگر تم نیچے گرے تو پھر زمین کے اوپر نہیں بلکہ زمین کے نیچے پہنچ جاؤ گے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم۔ مگر وہ تشاما نے تو کہا تھا"...... نوانگ نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"جو کچھ اس نے کہا تھا اسے چھوڑو۔ ویسے مجھے اندازہ نہ تھا کہ تم اس قدر احمق ہو گے کہ واقعی اکیلے چلے جاؤ گے"۔ عمران نے کہا۔

"میں اس پر اعتماد کرتا تھا"۔ نوانگ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ایسی عورتوں پر اعتماد کرنے والے ہمیشہ نقصان اٹھاتے ہیں۔ جب تمہیں معلوم ہے کہ تشاما تسانگ کی عورت ہو کر اس سے دھوکہ کر سکتی ہے تو وہ تم سے دھوکہ کیوں نہیں کر سکتی"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس نے آج تک مجھے دھوکہ نہیں دیا تھا"...... نوانگ نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ اب تم ذہنی طور پر سنبھل گئے ہو گے۔ اس لئے اب مجھے صرف ایک سوال کا جواب دے دو کہ بلیک سٹرپ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... عمران کا لہجہ یکلخت انتہائی سرد ہو گیا۔

" ہیڈ کوارٹر۔ مجھے کیا معلوم "۔ نوانگ نے چونک کر کہا اور عمران
اس کے لہجے اور بات کرنے کے انداز سے ہی سمجھ گیا تھا کہ نوانگ ک
واقعی ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کچھ معلوم نہیں اور اب وہ سمجھ گیا تھ
کہ بلیک سٹریپ کے ہیڈ کوارٹر کو انتہائی خفیہ رکھا گیا ہے۔

" تمہیں کس نے کہا تھا کہ تسانگ سے پاکیشیائی ملنے والے ہیں "
عمران نے کہا۔

" مجھے کس نے کہنا تھا اور میرا پاکیشیائیوں سے کیا تعلق "۔ نوانگ
نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ تمہاری کھوپڑی عقل سے خالی ہے۔ تشا
سے بات کرتے وقت تو تم پاکیشیائیوں کی خبر پا کر بے حد خوش
ہوئے تھے اور اب انکار کر رہے ہو "۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا

" اگر تشاما نے تمہیں ایسا بتایا ہے تو غلط بتایا ہے۔ مجھے تو اس۔
ایک اور کام کے لئے یہاں بلایا تھا "...... نوانگ نے کہا اور عمر
کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا چہرہ یکلخت پتھر کی طرح سخت ہو گیا تھا۔

" میں نے تو سوچا تھا کہ تم پر تشدد نہ کروں لیکن تمہاری مو
عقل کو حرکت میں لانے کے لئے یہ ضروری ہے "...... عمران نے
اور آگے بڑھ کر اس نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ کو حرکت دی
نوانگ کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ خنجر کے ایک
وار سے اس کا دایاں نتھنا آدھے سے زیادہ کٹ چکا تھا اور ابھی اس
چیخ کی بازگشت کمرے میں گونج رہی تھی کہ عمران نے دوسرا وار کر۔

اس کا دوسرا نتھنا بھی کاٹ دیا اور اس بار کمرہ نوانگ کی پے در پے
کربناک چیخوں سے گونج اٹھا۔

" اب تم سب کچھ بتاؤ گے احمق آدمی "...... عمران نے غراتے
ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خون آلود خنجر ایک طرف پھینکا
اور دوسرے لمحے اس نے نوانگ کی تنگ پیشانی پر ابھرنے والی موٹی
سی رگ پر انگلی کے ہک کا وار کیا تو نوانگ کا جسم بری طرح پھڑکا۔ لیکن
عمران نے اس کے سینے پر دوسرا ہاتھ رکھ کر دبایا اور دوسری ضرب لگائی
تو نوانگ کا جسم بری طرح کانپنے لگ گیا اس کی آنکھیں تکلیف کی
شدت سے پھٹ سی گئی تھیں اور چہرہ بری طرح بگڑ گیا تھا اس کے
چہرے سے پسینہ اس طرح پھوٹ پڑا تھا جیسے آبشار بہہ رہا ہو اور اس
کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخوں سے معلوم ہو رہا تھا جیسے
اسے کند چھری سے ذبح کیا جا رہا ہو۔

" بولو کس نے کہا تھا۔ بولو "...... عمران نے تیسری ضرب لگاتے
ہوئے کہا۔

" مم۔ مم۔ میتھائس نے کہا تھا۔ مم۔ مم۔ میتھائس نے کہا تھا "۔
نوانگ نے چیختے ہوئے کہا۔

" کہاں ہے یہ میتھائس۔ کون ہے یہ "...... عمران نے سرد لہجے
میں پوچھا اور ایک اور ضرب لگانے کے لئے ہاتھ اٹھایا۔

" رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ مت مارو۔ نجانے یہ کیسا عذاب ہے۔
میری روح تک زخمی ہو گئی ہے۔ رک جاؤ۔ مت مارو۔ میں بتاتا ہوں

رک جاؤ"...... اس بار نوانگ نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"بولتے جاؤ جیسے ہی رکے۔ ضرب پڑجائے گی اور یہ بتا دوں کہ ہر ضرب تمہاری روح پر پڑے گی"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم...... مجھے چیف باس لوتھر نے ٹرانسمیٹر پر کال کر کے کہا تھا کہ میتھائس کو باس بنا دیا گیا ہے اور وہ مجھ سے ملنے آرہا ہے۔ وہ جو کچھ کہے اس پر عمل کرنا ہو گا۔ پھر میتھائس میرے دفتر آیا اور اس نے مجھے کہا کہ تسانگ میرا حریف ہے۔ پاکیشیائی ایجنٹ بلیک سٹریپ کے خلاف کام کرنے آرہے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ تسانگ سے مل کر اس کا تعاون حاصل کرنے کی کوشش کریں تو میں تسانگ گروپ میں اپنے مخبروں کے ذریعے اس بارے میں معلومات حاصل کروں اور جیسے ہی مجھے اطلاع ملے میں اسے اطلاع دے دوں۔ چنانچہ میں نے یہ کام تشاما کے ذمے لگا دیا اور اب تشاما کا فون آیا تو میں یہاں بھاگا چلا آیا" نوانگ نے سب کچھ تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔ پیشانی کی رگ پر پڑنے والی تین ضربوں نے اس کے سارے کس بل نکال دیئے تھے۔

"میتھائس کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میں نے اسے فون پر اطلاع دینی تھی"۔ نوانگ نے جواب دیا۔

"کس نمبر پر"...... عمران نے پوچھا اور نوانگ نے نمبر بتا دیا۔

"شاید تم مزید ضربیں چاہتے ہو۔ اس لئے غلط نمبر بتا رہے ہو"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"نہیں نہیں۔ میں نے درست نمبر بتائے ہیں۔ بے شک تم چیک کر لو"...... نوانگ نے ہراساں لہجے میں کہا۔

"کوئی کوڈ طے ہیں تمہارے درمیان"۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں کوئی کوڈ نہیں ہیں"۔ نوانگ نے جواب دیا۔

"لوتھر کا نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم اس نے مجھے ایک ڈبہ سا دیا تھا جس میں سے خود بخود آواز نکلتی ہے۔ ویسے وہ ڈبہ چاروں طرف سے سپاٹ ہے"۔ نوانگ نے جواب دیا اور عمران سمجھ گیا کہ نوانگ درست کہہ رہا ہے۔ یہ سپیشل تھری ون ٹائپ ٹرانسمیٹر ہوتا ہے جس میں سے صرف کال رسیو تو کی جا سکتی ہے۔ خود کال نہیں کی جا سکتی۔

"میتھائس کا حلیہ کیا ہے"...... عمران نے پوچھا اور نوانگ نے تفصیل سے میتھائس کا حلیہ بتا دیا اور اس کا حلیہ سن کر عمران کا منہ بن گیا کیونکہ میتھائس کا قد وقامت اس سمیت اس کے کسی ساتھی سے بھی نہ ملتا تھا۔

"میتھائس کے ساتھ کتنے آدمی ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میرے پاس تو وہ اپنے ایک ساتھی کے ساتھ آیا تھا۔ اس کا نام فرانکو تھا"۔ نوانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس فرانکو کا حلیہ بتاؤ"...... عمران نے پوچھا اور نوانگ نے ایک بار پھر حلیہ بتانا شروع کر دیا۔ لیکن عمران کے ہونٹ ویسے ہی بھنچے رہے۔ کیونکہ فرانکو کا قد وقامت بھی اس کے لئے بے کار ثابت ہو رہا

تھا۔

"اس کے منہ میں کپڑا ٹھونس دو ٹائیگر۔ میں ذرا اس کا بتایا ہوا فون نمبر چیک کر لوں"۔ عمران نے مڑ کر ٹائیگر سے کہا اور خود وہ ایک طرف میز پر رکھے ہوئے فون کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر نے نوانگ کی قمیض کا ایک ٹکڑا جھٹکے سے پھاڑا اور پھر اسے گولہ سا بنا کر اس نے ایک ہاتھ سے اس کے جبڑے بھینچے اور اس کا منہ کھلتے ہی کپڑے کا گولہ اس نے اس کے منہ میں ٹھونس دیا اور پیچھے ہٹ گیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سنٹرل سٹیٹ آفس"....... عمران نے مقامی لہجے میں کہا لیکن آواز میں بے پناہ کرختگی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ جرما میں پولیس کو سٹیٹ آفیسرز کا نام دیا گیا تھا۔ اس لئے سنٹرل سٹیٹ آفس کا مطلب سنٹرل پولیس آفس ہی تھا۔

"یس سر"......... دوسری طرف سے بولنے والی انکوائری آپریٹر کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"چیف سٹیٹ آفیسر بول رہا ہوں"...... عمران کا لہجہ اور زیادہ کرخت ہو گیا۔

"یس سر"۔ آپریٹر کا لہجہ اور مؤدبانہ ہو گیا۔

"ایک نمبر نوٹ کرو اور مجھے بتاؤ کہ یہ نمبر کس کے نام نصب ہے

اور کس جگہ پر ہے۔ پوری طرح چیک کر کے بتانا ورنہ تم بھی قبر کے اندھیرے میں اتر سکتی ہو"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ میں سمجھتی ہوں سر۔ بتائیں سر"...... آپریٹر نے بری طرح خوفزدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اسے نوانگ کا بتایا ہوا نمبر ایک ایک ہندسہ کر کے بتا دیا۔

"یس سر"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پہلے نمبر دوہراؤ۔ تاکہ مجھے یقین ہو جائے کہ تم نے صحیح نمبر نوٹ کیا ہے"....... عمران نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا اور آپریٹر نے جلدی سے نمبر دوہرا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ پوری احتیاط سے چیک کر کے بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"....... چند منٹ بعد آپریٹر کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"سر۔ یہ نمبر مسٹر بھونگ سنگو کے نام پر ہے اور پتہ نوٹ کر لیجئے۔ کوٹھی نمبر اڑتیس پانگ کالونی"...... آپریٹر نے کہا۔

"اچھی طرح چیک کیا ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"یس سر"...... دو بار چیک کیا ہے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"او۔کے۔اب یہ کہنے کی تو ضرورت نہیں کہ اٹ از ٹاپ سیکرٹ"
عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔میں سمجھتی ہوں سر"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون پر آنے پر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی اور عمران لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ بولنے والا غیر ملکی ہے۔

"نوانگ بول رہا ہوں"...... عمران کے منہ سے نوانگ کی آواز نکلی۔

"اوہ نوانگ۔تم۔میتھائس ہوں۔کیوں کال کی ہے"۔دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"تشاما نے اطلاع دی ہے کہ تسانگ اپنے خاص مہمانوں سے ملنے پرانگل گیا ہے۔میں نے سوچا کہ کہیں یہ مہمان وہ پاکیشیائی ہی نہ ہوں۔اور یہاں کرون آنے کی بجائے پرانگل پہنچ گئے ہوں"۔عمران نے جان بوجھ کر جرما کے ایک دوسرے شہر کا نام لیتے ہوئے کہا۔

"پرانگل۔اوہ۔اوہ۔ویری بیڈ۔یہ تو انتہائی خطرناک بات ہے۔تم فوراً معلوم کرو کہ تسانگ پرانگل میں کہاں گیا ہے"...... میتھائس نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا اور عمران اس کے لہجے میں موجود پریشانی کا احساس کر کے بے اختیار چونک پڑا۔

"اب یہ تو اس کے آنے پر ہی معلوم ہو گا باس"...... عمران نے

جواب دیا۔

"اوہ۔اوہ۔یہ انتہائی خطرناک بات ہے۔اس کا مطلب ہے کہ یہ پاکیشیائی انتہائی خطرناک ترین لوگ ہیں۔انہیں ہماری انتہائی خفیہ باتوں کا علم پہلے سے ہو جاتا ہے۔ویری بیڈ۔بہرحال جیسے ہی تسانگ آئے تم نے مجھے فوراً کال کرنا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس باس"...... عمران نے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہوتے ہی اس نے بھی رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔اس نے تو ویسے ہی نقشے میں دیکھا ہوا کرون سے کافی فاصلے پر ایک شہر کا نام لے دیا تھا لیکن میتھائس جس طرح پرانگل کا نام سن کر پریشان ہو گیا تھا اور جس طرح اس نے اسے خفیہ اور اہم کہا تھا اس سے عمران سمجھ گیا تھا کہ بلیک سٹریپ کا ہیڈ کوارٹر یقیناً پرانگل میں ہی ہے۔

"اس کے منہ سے کپڑا نکالو"...... عمران نے مڑ کر ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر نے نوانگ کے منہ سے کپڑا باہر کھینچ لیا اور نوانگ بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے لگا۔

"تم۔تم۔تم جادوگر ہو۔تم نے میری آواز اور میرا لہجہ کس طرح نقل کر لیا ہے"...... نوانگ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔اس کے چہرے پر واقعی شدید ترین حیرت کے تاثرات جیسے منجمد ہو کر رہ گئے تھے۔

"یہ بتاؤ پرانگل شہر کیسا ہے۔کہاں واقع ہے"۔عمران نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

"پرانگل ۔ تم اس کے متعلق نہیں جانتے ۔ مگر تم نے خود ہی میتھائس سے بات کرتے ہوئے پرانگل کا نام لیا تھا"...... نوانگ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو میں پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دو نوانگ"...... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"پرانگل کرون سے شمال مغرب کی طرف چار سو کلو میٹر دور ایک بڑا شہر ہے ۔ یہ جرما کے انتہائی گھنے اور خوفناک جنگلات کے سرے پر واقع ہے ۔ اس لئے یہاں لکڑی کا کاروبار عروج پر ہے ۔ لکڑی کے بڑے بڑے کارخانے بھی یہیں ہیں اس کے بعد جرما کا خوفناک ترین اور طویل ترین جنگل شروع ہو جاتا ہے ۔ جس کا دوسرا سرا کمپانگ سے جا ملتا ہے ۔ کافی بڑا شہر ہے"...... نوانگ نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہاں پرانگل میں بلیک سٹریپ کا آدمی کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم"...... نوانگ نے جواب دیا ۔ اسی لمحے تسانگ کے کراہنے کی آواز سنائی دی تو عمران تیزی سے مڑا اور پھر دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے اس نے ٹائیگر کو سر سے مخصوص اشارہ کیا اور تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر آ گیا ۔ اسی لمحے سائلنسر لگے ریوالور کی مخصوص آواز کے ساتھ ہی نوانگ کی تیز چیخ سنائی دی مگر عمران رکا نہیں اور آ برآمدے کی طرف بڑھتا چلا گیا ۔ بلیک زیرو ابھی تک پھاٹک کے پا

کھڑا تھا چند لمحوں بعد ٹائیگر بھی کمرے سے نکل کر برآمدے میں آ گیا۔

"ان ملازموں کو بھی ہوش آ گیا ہو گا ۔ ویسے وہ بندھے ہوئے تو ہیں پھر بھی"...... ٹائیگر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں ۔ ان کا بھی خاتمہ کر دو ۔ مجبوری ہے"...... عمران نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا جبکہ عمران پورچ میں کھڑی اس کار کی طرف بڑھ گیا جس میں سوار ہو کر وہ یہاں آئے تھے ۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر بھی دوڑتا ہوا واپس آ گیا۔

"آؤ بیٹھو ۔ اب یہاں سے نکل چلیں"...... عمران نے کہا اور ٹائیگر دوسری طرف سے سائیڈ سیٹ کا دروازہ کھول کر بیٹھ گیا ۔ عمران پہلے ہی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ چکا تھا اور عمران نے کار سٹارٹ کر کے اسے بیک کیا اور پھر اسے موڑ کر وہ پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔

"پھاٹک کھول دو جعفر" ۔ عمران نے سر کھڑکی سے باہر نکالتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے پھاٹک کھول دیا اور عمران کار باہر لے گیا اور کار باہر موڑ پر روک دی۔

"بڑا پھاٹک اندر سے بند کر کے چھوٹا پھاٹک باہر سے بند کر دو" ۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو اس کی ہدایت پر عمل کر کے کار میں آ کر بیٹھ گیا ۔ عمران نے کار آگے بڑھا کر روکی تو ایک طرف سے جوزف اور جوانا بھی قدم بڑھاتے کار کی طرف آئے اور عمران کے اشارے پر وہ عقبی سیٹوں پر بلیک زیرو کے ساتھ پھنس کر بیٹھ گئے۔

"اب اس میتھائس کے پاس جانا ہے باس"...... ٹائیگر نے عمران

سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یہ تو بات طے ہو گئی ہے کہ بلیک سٹریپ کا ہیڈ کوارٹر پرانگ میں ہے ۔لیکن کہاں ہے ۔شہر میں یا جنگل میں ۔ یہ بات اب بیتھائم بتائے گا" ...... عمران نے کہا اور کار کو ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دیا۔

لوتھر بلیک سٹریپ کے ہیڈ کوارٹر میں اپنے دفتر میں بیٹھا فون پر ف مقامات سے آنے والی رپورٹیں سن رہا تھا۔ ہر آدھے گھنٹے بعد ی نہ کسی طرف سے رپورٹ آرہی تھی کہ مسلمانوں کے اتنے آدمی لے گئے ۔ اتنے گاؤں جلا دیئے گئے اور لوتھر کا چہرہ ہر رپورٹ پر ت سے کھل اٹھتا۔ اس کی آنکھوں میں چمک آجاتی تھی ۔ اب بھی نے ایسی ہی ایک رپورٹ سن کر ٹرانسمیٹر آف کیا تھا کہ میز پر رکھے ے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور لوتھر نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ...... لوتھر نے کرخت لہجے میں کہا۔

"چیف ۔ پریذیڈنٹ ہاؤس سے کال ہے ۔ جناب صدر آپ سے ے کرنا چاہتے ہیں" ...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی

"اوہ اچھا بات کراؤ" ...... لوتھر نے کہا اور چند لمحوں بعد ایک آواز

سنائی دی۔
" ہیلو۔ ملٹری سیکرٹری آف پریذیڈنٹ سپیکنگ "...... دوسر
طرف سے ایک سپاٹ سی آواز سنائی دی۔
" چیف آف بلیک سٹریپ لوتھر فرام دس اینڈ "...... لوتھر
بھی تحکمانہ لہجے میں کہا۔
" جناب پریذیڈنٹ سے بات کیجئے "۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
" ہیلو "...... چند لمحوں بعد ایک گونجتی ہوئی آواز سنائی دی
لوتھر پہچان گیا کہ یہ جرما کے آمر اور مطلق العنان صدر جنرل گان
مخصوص آواز ہے۔
" لوتھر بول رہا ہوں جناب۔ چیف آف بلیک سٹریپ "...... لو
نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
" مسٹر لوتھر۔ آپ کی کارکردگی تو انتہائی شاندار رہی ہے۔ خا
طور پر مسلمان ممالک اس پر بے حد چیں بچیں ہو رہے ہیں۔ آج
پاکیشیا کے صدر کی طرف سے مجھے اس بارے میں خصوصی پیغا
ہے انہوں نے مسلمانوں کے اس قتل عام پر تشویش کا اظہار کیا۔
اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ پاکیشیا اس معاملے کو بڑے مسلم فورم
بھی اٹھا رہا ہے۔ ادھر سونار کی حکومت بھی بری طرح چیخ رہی ہے
کی تو ہمیں فکر نہیں ہے لیکن پاکیشیا کی طرف سے ایسا ردعمل ہما
لئے تشویش کا باعث بن رہا ہے "...... جنرل گان نے اسی طرح
دار لہجے اور چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

" سر پاکیشیا اپنے آپ کو پوری دنیا کے مسلمانوں کا ٹھیکیدار سمجھتا
ہے۔ ویسے ہمیں یہ خفیہ اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے
لئے کام کرنے والا خطرناک ترین ایجنٹ بھی اپنے ساتھیوں سمیت
بلیک سٹریپ کے خلاف کام کرنے کے لئے جرما پہنچ گیا ہے۔ لیکن
ہماری تنظیم نے اسے گھیر لیا ہے اور جلد ہی اس کا خاتمہ کر دیا جائے گا "
لوتھر نے جواب دیا۔
" اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا اس معاملے میں صرف زبانی
احتجاج ہی نہیں کر رہا بلکہ اس نے عملی احتجاج کا راستہ بھی اپنا لیا ہے۔
یہ تو اور بھی زیادہ تشویش ناک بات ہے "...... صدر نے کہا۔
" جناب۔ اگر وہ چیختے ہیں تو چیختے رہیں۔ آپ کو اس معاملے میں
کافرستان۔ اسرائیل اور ایکریمیا کی پوری طرح امداد اور تعاون حاصل
ہے۔ آپ کیوں فکر کرتے ہیں۔ ہمارا تو مشن ہے کہ ہم نے جرما میں
ایک بھی مسلمان زندہ نہیں چھوڑنا اور ابھی تو آغاز ہوا ہے "۔ لوتھر
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
" ہاں۔ اسی وجہ سے تو ابھی عالمی پریس خاموش ہے۔ اگر ایکریمیا
اور اسرائیل ہمارے ساتھ نہ ہوتے تو اب تک عالمی پریس نے پوری
دنیا کو سر پر اٹھا لیا ہوتا اور نجانے کتنی عالمی تنظیمیں یہاں جرما میں پہنچ
گئی ہوتیں "...... صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
" یس سر۔ واقعی ایسا ہوتا "...... لوتھر نے جواب دیا۔
" بہر حال تم اپنی کارروائی جاری رکھو۔ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم

پاکیشیا کو سرکاری طور پر یہی جواب دے دیں کہ مسلمانوں کے اس قتل عام میں جرما حکومت ملوث نہیں ہے بلکہ یہ مقامی لوگوں کی آپس میں جھڑپیں ہیں جنہیں جرما حکومت روکنے کی کوشش کر رہی ہے"۔ صدر نے کہا۔

"یس سر۔ یہ موقف بے حد شاندار رہے گا"...... لوتھر نے کہا۔

"او۔کے بس مجھے یہی کہنا تھا"...... دوسری طرف سے صدر نے کہا اور رابطہ ختم ہوتے ہی لوتھر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ لیکن ابھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ ٹیلیفون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور لوتھر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... لوتھر نے کہا۔

"باس۔ میتھائس کی کال ہے دارالحکومت سے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اوہ یس۔ بات کراؤ"...... لوتھر نے چونک کر کہا اس کے چہرے پر بے اختیار مسرت کی جھلک نمایاں ہو گئی تھی کیونکہ میتھائس کی کال کا مطلب یہی تھا کہ اس نے علی عمران اور اس کے ساتھیوں خاتمہ کر ڈالا ہے۔

"ہیلو۔ میتھائس بول رہا ہوں باس"...... چند لمحوں بعد میتھائس کی آواز سنائی دی۔

"یس میتھائس کیا خبر ہے"۔ لوتھر نے امید بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ ابھی ابھی مجھے ایک اہم خبر ملی ہے کہ علی عمران اور ا

کے ساتھی کرون سے پرانگل پہنچ گئے ہیں"...... دوسری طرف سے میتھائس نے کہا تو لوتھر کے چہرے پر یکلخت انتہائی تشویش کے آثار پھیلتے چلے گئے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ پرانگل وہ کیسے آسکتے ہیں"...... لوتھر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"باس۔ بندولا کے بارے میں آپ کو میں پہلے رپورٹ دے چکا ہوں۔ بندولا کی موت کے بعد بندولا کا نائب سوابو اور میرا گروپ بڑی سرگرمی سے انہیں کرون میں تلاش کر رہا ہے۔ لیکن ان کا کہیں پتہ نہ چل رہا تھا۔ ادھر میں نے حفظ ماتقدم کے طور پر نوانگ کو کہہ دیا تھا کہ وہ اپنے حریف گروپ تسانگ کا خیال رکھے کیونکہ تسانگ کے ...طے پاکیشیا سے گہرے ہیں۔ تسانگ کی سیکرٹری اور اس کی خاص دوست کوئی مس تشاما ہے وہ اس کی خاص مخبر ہے۔ اس نے یہ کام مس تشاما کے ذمے لگا دیا ابھی نوانگ کی کال آئی ہے کہ اسے تشاما نے اطلاع دی ہے کہ تسانگ اپنے خاص مہمانوں سے ملنے پرانگل گیا ہے ...ے میں چونک پڑا۔ میرا خیال ہے کہ یہ خاص مہمان یقیناً وہی ...اور اس کے ساتھی ہوں گے۔ اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے۔ آپ وہاں پرانگل میں محتاط رہیں"...... دوسری طرف سے میتھائس نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ تمہارا اندازہ غلط ہے۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی کرون سے پرانگل پہنچ جاتے تو پھر انہیں کیا ضرورت تھی کہ وہ

تسانگ کو یہاں بلا کر اس سے بات کرتے وہ اس سے وہاں کرون میں
بھی رابطہ کر سکتے تھے۔ اور یہاں سے فون پر بھی بات کر سکتے تھے"
لوتھر نے کہا۔

"ممکن ہے ایسا ہی ہو باس۔ لیکن مجھے یہ خیال یوں بھی آیا ہے
ہو سکتا ہے بندولا نے مجھ سے جھوٹ بولا ہو اور اس نے عمران کو ہ
کوارٹر کے بارے میں بتا دیا ہو اور عمران اپنے ساتھیوں سمیت سید
پرانگل پہنچ گیا ہو اور اسے وہاں کوئی ایسی مشکل پیش آئی ہو کہ ا
تسانگ کو کال کرنا پڑا ہو"۔ میتھائس نے جواب دیا۔

"بندولا کو میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ اسے بھی بس اتنا ہی معلو
ہے کہ ہیڈ کوارٹر پرانگل میں ہے۔ لیکن کہاں ہے اس کا علم اسے
نہیں ہے اور نہ وہ کبھی ہیڈ کوارٹر آیا ہے۔ بہر حال اس کے باوجود
نے اچھا کیا ہے کہ مجھے کال کر دیا ہے۔ اب میں نہ صرف محتاط رہوں
بلکہ میں خصوصی گروپ کو پرانگل میں الرٹ کر دوں گا۔ پرانگ
کرون کی نسبت چھوٹا شہر ہے اور یہاں اجنبیوں کی تعداد بھی بے حد
ہے اس لئے وہ لوگ یہاں کرون کی نسبت زیادہ جلدی ٹریس ہو جائیں
گے لیکن تم نے انہیں وہیں کرون میں بھی تلاش کرنا ہے۔ صرف
سوچ کر خاموش ہو کر نہ بیٹھ جانا کہ وہ پرانگل چلے گئے ہیں"۔
لوتھر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... میتھائس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور دوسری بات بھی سن لو۔ یہ عمران حد درجہ ذہین اور شا

ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی تیز طرار آدمی ہے اور اس کی یہ صلاحیت
بھی بے حد مشہور ہے کہ یہ دوسروں کی آواز اور لہجے کی ایسی ماہرانہ
نقل اتار لیتا ہے کہ خود وہ آدمی بھی فرق محسوس نہیں کر سکتا اس لئے
ہو سکتا ہے کہ اس نے نوانگ کو چکر دے کر اس سے تمہارا فون نمبر
معلوم کر لیا ہو اور پھر نوانگ کے لہجے میں خود تم سے بات کر لی ہو
تاکہ نوانگ کی بات کی تصدیق کر سکے اس لئے تم حد درجہ محتاط رہنا"۔
لوتھر نے کہا۔

"اوہ یس سر۔ ٹھیک ہے سر۔ میں بھی مزید محتاط ہو جاتا ہوں"
...... دوسری طرف سے میتھائس نے جواب دیا اور لوتھر نے او۔ کے
کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر میتھائس کی رپورٹ سن کر
گہری پریشانی کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ وہ چند لمحے بیٹھا سوچتا رہا
پھر اس نے ٹرانسمیٹر پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کی اور اس کا بٹن پریس
کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ لوتھر کالنگ۔ اوور"...... لوتھر نے بار بار کال دینا
شروع کر دی۔

"یس آسٹن اٹنڈنگ باس۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر سے
ایک آواز سنائی دی۔

"آسٹن۔ ابھی مجھے میتھائس نے کال کیا ہے اس نے مجھے بتایا ہے
کہ عمران اور اس کے ساتھی پرانگل پہنچ گئے ہیں لیکن مجھے خطرہ ہے کہ
کہیں عمران اور اس کے ساتھی میتھائس کی راہ پر نہ چل نکلے ہوں اگر

انہوں نے میتھائس کو قابو کر لیا تو پھر انہیں ہیڈ کوارٹر کے بارے میں
پوری تفصیلات مل جائیں گی اس لئے تم فوری طور پر مشین روم میں
پہنچ جاؤ اور سپیشل مشین کو آن کر کے میتھائس کی چیکنگ شروع کر دو
اگر تم محسوس کرو کہ میتھائس کسی طرح بھی قابو میں آرہا ہے تو میری
طرف سے اجازت ہے کہ تم فوری طور پر میتھائس کو آف کر دو۔
اوور"...... لوتھر نے کہا۔

"یس باس۔اوور"...... دوسری طرف سے آسٹن نے کہا اور لوتھر
نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر فون اٹھا کر اس نے
ہیڈ کوارٹر انچارج رابرٹ کو ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کا سپیشل نظام آن
کرنے کے احکامات دینے شروع کر دیئے۔

"یہ میتھائس اسرائیلی ایجنٹ ہے۔اس لئے ہمیں پہلے اس کوٹھی
میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرنا ہو گی۔اس کے بعد ہم اندر
جائیں گے"...... عمران نے پانگ کالونی میں داخل ہوتے ہوئے کہا
اور ٹائیگر اور جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔کار کی ڈگی میں ان کا
مخصوص سامان موجود تھا اور اس میں بے ہوش کرنے والی گیس کے
کیپسول فائر کرنے والا مخصوص پسٹل بھی موجود تھا۔مطلوبہ کوٹھی جلد
ہی انہوں نے تلاش کر لی اور پھر کوٹھی سے کافی دور رک کر عمران نے
بلیک زیرو کو جا کر کوٹھی میں گیس فائر کرنے کے لئے کہا اور بلیک
زیرو کار سے نیچے اترا۔اس نے عمران سے چابی لے کر ڈگی کھولی اور اس
میں موجود سامان میں سے مخصوص پسٹل نکال کر اس نے جیب میں ڈالا
اور ڈگی بند کر کے چابی اس نے واپس عمران کو دے دی اور خود اس
طرح آگے کی طرف بڑھ گیا جیسے وہ اس کالونی کا رہائشی ہو اور پیدل سیر

کرتا پھر رہا ہو۔

"یہ جعفر صاحب کیا سیکرٹ ایجنٹ ہیں"........ سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے ٹائیگر نے پوچھا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو"........ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"اس لئے باس کہ ان کا انداز بالکل تربیت یافتہ سیکرٹ ایجنٹوں جیسا ہے جبکہ پہلے کبھی ان سے ملاقات نہیں ہوئی"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ یہ واقعی تربیت یافتہ ایجنٹ ہے۔ اس کا تعلق پاکیشیا کی ایک خفیہ ایجنسی سے ہے جس کا دائرہ کار غیر ممالک میں ایک مخصوص دائرے میں کام کرنے کی حد تک محدود ہے۔ جعفر اس ایجنسی کا خاصا معروف ایجنٹ ہے۔ ویسے میرا دوست بھی ہے۔ سیکرٹ سروس کے چیف کی نظریں ایسے ایجنٹوں پر رہتی ہیں اس کی فائل بھی چیف کے پاس پہنچی تو اس نے اس ایجنسی سے اسے ڈیپوٹیشن پر طلب کر لیا اور میرے ساتھ لگا دیا تاکہ میں اس کی کارکردگی چیک کر کے رپورٹ دوں کہ کیا یہ اس قابل ہے کہ اسے سیکرٹ سروس میں شامل کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔ چنانچہ میں اسے اسی وجہ سے اس مشن پر ساتھ لا رہا ہوں۔ ویسے ابھی تک تو کوئی خاص کارکردگی اس نے نہیں دکھائی آگے شاید کوئی کام دکھا سکے"........ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے

اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ان کا انداز تو کافی منجھا ہوا ہے"........ ٹائیگر نے چند لمحے خاموش

رہنے کے بعد کہا۔

"اس سے زیادہ کارکردگی تو تمہاری ہے۔ اگر کہو تو تمہاری سفارش کر دوں چیف سے"........ عمران نے جان بوجھ کر کہا۔

"اوہ نہیں باس۔ آپ جانتے تو ہیں کہ مجھ سے اس قدر سخت پابندیاں برداشت نہیں ہو سکتیں۔ ویسے بھی میں اپنی لائن میں بےحد مطمئن ہوں۔ مجھے وہاں کھل کر کام کرنے کا موقع مل جاتا ہے"۔ ٹائیگر نے کہا اور عمران مسکرا کر خاموش ہو گیا۔

"جعفر نے کافی دیر لگا دی ہے۔ اب تک تو اسے واپس آ جانا چاہئے"........ عمران نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"میں جاؤں اس کے پیچھے"........ ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

"اکٹھے چلتے ہیں"........ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ دوسری طرف سے ٹائیگر نیچے اترا اور اس کے ساتھ ہی عقبی سیٹوں سے جوانا اور جوزف بھی نیچے اتر آئے لیکن ابھی وہ نیچے اترے ہی تھے کہ اچانک سائیں کی آواز کے ساتھ ہی کوئی چیز کار کی چھت پر ایک دھماکے سے گری اور وہ سب چونک کر کار کی طرف دیکھ ہی رہے تھے کہ انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان کے جسموں سے کسی نے توانائی اچانک نچوڑ لی ہو اور دوسرے لمحے وہ اس طرح وہیں سڑک پر گرتے چلے گئے جیسے ریت کے خالی ہوتے ہوئے بورے نیچے گرتے ہیں۔ اسی لمحے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر ان کے گرد آٹھ دس مقامی آدمی آ گئے اور چند لمحوں بعد وہ مقامی آدمیوں

کے کاندھوں پر لدے سڑک پار ایک گلی کی طرف بڑھے چلے جار۔
تھے ۔ وہ دیکھ رہے تھے سن رہے تھے سمجھ رہے تھے لیکن ان کے ج
حرکت کرنے سے قاصر تھے ۔ تھوڑی دیر بعد انہیں ایک بڑے کمر۔
میں لے جا کر فرش پر پھینک دیا گیا۔ چونکہ وہ حرکت نہ کر سکتے تھے ا
لئے سوائے اس کمرے کی چھت کے انہیں اور کچھ نظر نہ آ رہا تھا۔

"انہیں کرسیوں میں جکڑ دو" ...... ایک چیختی ہوئی آواز سنا
دی اور تھوڑی دیر بعد انہیں ایک بار پھر فرش سے اٹھا لیا گیا اور
عمران نے دیکھا کہ اسے ایک لوہے کی کرسی پر بٹھایا جا رہا تھا۔
آدمیوں نے اسے سنبھال رکھا تھا۔ کرسی پر اس کے بیٹھتے ہی سر ر کی
آواز کے ساتھ ہی راڈز نے اس کے جسم کو گھیر لیا اور اسے سنبھا
والے ایک طرف ہٹ گئے۔

"اب ان کی بے حسی دور کر دو" ...... وہی آواز سنائی دی جو
سائیڈ سے آتی ہوئی سنائی دے رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ایک آدمی
ایک نیلے رنگ کی لمبی سی بوتل کا دہانہ عمران کی ناک سے لگا دیا
اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا کہ بوتل کا دہانہ
ناک سے لگتے ہی اس کے جسم میں توانائی کی لہریں سی دوڑنے لگی
ہوں ۔ چند لمحوں بعد ہی بوتل اس کے ناک سے ہٹا لی گئی اور اس
ساتھ ہی عمران کا جسم پوری طرح حرکت میں آ گیا۔ اس نے گردن
کر دیکھا تو اس کے ساتھ ہی راڈز والی کرسیوں میں اس کے سا
ساتھی جکڑے ہوئے بیٹھے تھے۔ بلیک زیرو بھی ایک کرسی پر موجو

اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی جس
کی بیلٹ کی سائیڈ سے ہولسٹر لٹک رہا تھا بڑے فاخرانہ انداز میں کھڑا
تھا وہ مقامی تھا جبکہ اس کے پیچھے دو مشین گنوں سے مسلح آدمی موجود
تھے ۔ ایک آدمی عمران کے ساتھیوں کی ناک سے بوتل لگا کر آگے
بڑھتا جا رہا تھا اور جب اس نے یہی عمل سب سے آخر میں موجود بلیک
زیرو پر دوہرایا تو اس کے ساتھ ہی اس نے بوتل کا دہانہ بند کیا اور پھر
تیزی سے پیچھے ہٹ گیا چند لمحوں بعد عمران کے سارے ساتھی ہوش
میں آ کر حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے ۔

" اب باس کو بلاؤ ۔ تاکہ ان پر چاند ماری شروع کی جا سکے " ۔ اس
لمبے قد کے مقامی آدمی نے چیخ کر اس بوتل والے سے کہا اور وہ سر ہلاتا
ہوا تیزی سے مڑا اور ایک طرف موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔
عمران نے اپنا پیر نیچے کی طرف کیا لیکن دوسرے لمحے اس کے چہرے پر
ہلکی سی ناگواری کے تاثرات نمودار ہو گئے کیونکہ کرسی کے نیچے دونوں
پائیوں کے سامنے لوہے کی چادر لگائی گئی تھی ۔ اس طرح عمران کا پیر
عقبی پائے تک نہ پہنچ سکتا تھا ۔ راڈز اس قدر سخت تھے کہ عمران کو
پوری طرح حرکت کرنا بھی دشوار ہو رہا تھا جبکہ جوزف اور جوانا کی
حالت تو اس سے بھی زیادہ بدتر تھی ۔ راڈز نے ان کے جسموں کو اس
طرح جکڑا ہوا تھا کہ یوں لگ رہا تھا جیسے اگر انہوں نے سانس لیا تو ان
کی ہڈیاں راڈز کے دباؤ کی وجہ سے ٹوٹ جائیں گی ۔

" ماسٹر ۔ کیا ہم حرکت کر سکتے ہیں " ..... اچانک جوانا نے تیز آواز

میں پوچھا۔
"ابھی نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"تم نے ذرا بھی غلط حرکت کی تو گولیوں سے اڑا دوں گا۔ سمجھے"۔ اس لمبے قد کے مقامی آدمی نے جوانا کی طرف مڑ کر غصے سے چیختے ہوئے کہا۔
"سنو۔ زیادہ زبان چلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں ماسٹر کے حکم کا پابند ہوں ورنہ تم جیسے حقیر کیڑے مکوڑے تو میرے پیروں تلے کچلے جاتے ہیں"..... جوانا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔
"اوہ۔ اوہ۔ تمہاری یہ جرأت۔ میں تمہیں......" اس لمبے آدمی نے غصے سے پاگل ہوتے ہوئے جلدی سے ہولسٹر سے ریوالور کھینچا۔
"سنو۔ تم جو کوئی بھی ہو۔ رک جاؤ۔ پہلے اپنے باس کو آنے دو۔ پھر فیصلہ ہو جائے گا"...... عمران نے یکلخت غراتے ہوئے کہا۔
"میں خود یہاں کا باس ہوں سمجھے۔ میرا نام سوابو ہے سوابو"۔ اس مقامی آدمی نے اور زیادہ غصے بھرے لہجے میں کہا لیکن اس کا تیزی سے حرکت کرتا ہوا ہاتھ رک گیا تھا۔
"اور تمہارے باس کا نام میتھائس ہے"۔ عمران نے پوچھا۔
"ہاں۔ میتھائس ہمارا باس ہے"۔ سوابو نے جواب دیا۔
"او۔ کے۔ میتھائس کو آنے دو۔ پھر جس طرح وہ فیصلہ کرے ہمیں منظور ہو گا"۔ عمران نے کہا اور سوابو ہونٹ چباتا ہوا رک گیا۔ اس نے ریوالور دوبارہ ہولسٹر میں رکھ لیا۔

"جیمری...... اس میتھائس کو ہم نے زندہ پکڑنا ہے۔ جب میں لفظ او۔ کے کہوں گا تو تم اور جاف حرکت میں آجاؤ گے۔ ان کرسیوں کے راڈ گول سریئے کی بجائے چوڑی پتی کے بنے ہوئے ہیں اس لئے تم انہیں آسانی سے توڑ سکتے ہو۔ پہلی بار ہی زور دار جھٹکا دینا"۔ عمران نے مڑ کر جوزف اور جوانا کو پاکیشیائی زبان میں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔
"یہ۔ یہ تم کونسی زبان بول رہے ہو۔ کیا کہہ رہے ہو"۔ سوابو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"میں اپنے ساتھیوں کو تمہارے باس کے شایان شان استقبال کی ہدایات دے رہا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ سوابو کچھ کہتا اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک ایکریمی اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر گہرا اطمینان اور مسکراہٹ تھی۔ اس کے اندر آتے ہی دروازہ خود بخود اس کے عقب میں بند ہو گیا۔
"تو آخر کار یہ دنیا کے سب سے خطرناک ایجنٹ قابو میں آ ہی گئے۔ باس لوتھر نے درست کہا تھا کہ مجھے محتاط رہنا چاہئے۔ اگر میں محتاط نہ ہوتا تو ان لوگوں نے واقعی ہم پر قابو پا لیا تھا"...... میتھائس نے اندر آتے ہی سب کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔
"یہ ان کا ماسٹر ہے باس"۔ سوابو نے عمران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
"تم علی عمران ہو"...... میتھائس نے عمران کی طرف بڑھتے ہوئے

کہا اس کی آنکھوں میں انتہائی مسرت اور کامیابی کی چمک نمایاں تھی۔

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ علی عمران صاحب کسی بین الاقوامی فلم کے ہیرو ہیں یا ان کی دنیا میں سب سے بڑی لاٹری نکل آئی ہے کہ جو ملتا ہے یہی پوچھتا ہے کہ تم علی عمران تو نہیں ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو میتھائس بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہارا جواب بتا رہا ہے کہ تم ہی علی عمران ہو۔ تم نے یہودیوں کا ناطقہ بند کر رکھا ہے اور دنیا بھر میں رہنے والے ہر یہودی کی یہ دلی خواہش ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں تمہاری گردن دبا سکے۔ لیکن مجھے خوشی ہے کہ یہ کارنامہ قدرت نے میرے حصے میں ڈالا ہے"...... میتھائس نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"او۔ کے ...... تم یہ حسرت بھی پوری کر کے دیکھ لو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ابھی اس کا فقرہ ختم ہوا ہی تھا کہ یکلخت کمرے میں کڑکڑاہٹ کی تیز آوازیں ابھریں اور کمرے میں موجود تمام افراد تیزی سے اس طرف متوجہ ہو گئے جدھر سے یہ آوازیں آرہی تھیں۔

"ارے ارے یہ تو کرسیاں توڑ رہے ہیں"...... سوابو اور میتھائس نے چیختے ہوئے کہا اور سوابو بے اختیار جوانا اور میتھائس جوزف کی طرف دوڑا مگر دوسرے لمحے وہ دونوں بے اختیار چیختے ہوئے اور پرندوں کی طرح اڑتے ہوئے ان دو مسلح افراد سے جا ٹکرائے جو دیوار کے ساتھ لگے کھڑے تھے اور اس کے ساتھ ہی جوزف اور جوانا نے یکلخت سوابو

میتھائس اور مسلح افراد پر چھلانگیں لگا دیں جو نیچے گر کر اب تیزی سے اٹھ رہے تھے اور ایک بار پھر ان کے چیخنے کی آوازیں سنائی دیں اور جوزف اور جوانا کی لاتیں کھا کر سوابو اور میتھائس دونوں کسی فٹ بال کی طرح اڑتے ہوئے سائیڈ کی دیواروں سے جا ٹکرائے اور اس کے ساتھ ہی جوزف نے ایک طرف پڑی ہوئی مشین گن جھپٹی اور اس کے ساتھ ہی کمرہ مشین گن کی ریٹ ریٹ اور سوابو اور دونوں مسلح افراد کی کربناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ جبکہ میتھائس دوسری جگہ گرا تھا اس لئے جوانا نے اسے جھپٹ لیا تھا اور اب وہ جوانا کے ہاتھوں میں اٹھا بکری کی طرح پھڑک رہا تھا۔ جوانا نے ایک ہاتھ سے اس کی گردن پکڑ کر اسے فضا میں اٹھایا ہوا تھا۔ چند لمحے پھڑکنے کے بعد اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا اور پھر بے جان ہو کر لٹک گیا تو جوانا نے ہاتھ چھوڑ دیا اور بے ہوش میتھائس ایک دھماکے سے نیچے گر پڑا۔

"گڈ شو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جوزف نے سب سے پہلے عمران کے عقب میں آکر اس کی کرسی کے عقبی حصے میں موجود بٹن کو بوٹ کی ٹو سے ٹھوکر ماری تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی عمران کے جسم کے گرد موجود راڈ غائب ہو گئے۔

"تم باہر چیک کرو اور جتنے افراد نظر آئیں سب کو اڑا دو"۔ عمران نے جوزف اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا اور جوزف اور جوانا تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ جوانا نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے اپنی مشین گن اٹھا لی تھی۔ عمران نے اپنے باقی ساتھیوں کو

کرسیوں کی قید سے رہائی دلائی۔

"عمران صاحب۔ میں ابھی گلی میں داخل ہوا ہی تھا کہ اچانک میرے پیروں میں کوئی چیز پھٹی اور پھر مجھے ہوش یہاں آیا"۔ بلیک زیرو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"شکر کرو ہوش آگیا۔ ورنہ اگر نہ آتا تو تم اس کا کیا بگاڑ لیتے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار جھینپ گیا۔

"ٹائیگر میتھائس کو اٹھا کر کرسی پر ڈالو اور راڈز اوپن کر دو"...... عمران نے مڑ کر ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر اس کے حکم کی تعمیل میں مصروف ہو گیا۔

تھوڑی دیر بعد جوانا دروازہ کھول کر واپس آیا۔

"آٹھ افراد تھے باس۔ سب کو ختم کر دیا ہے۔ وہ سب ایک بڑے کمرے میں بیٹھے شراب پی رہے تھے۔ نیچے تہہ خانے میں دو مشینیں بھی موجود ہیں جو چل رہی ہیں مگر وہاں کوئی آدمی نہیں ہے"۔ جوانا نے اندر آتے ہی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"سب مشینیں فائرنگ سے ناکارہ کر دو۔ جاؤ جلدی"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران نے آگے بڑھ کر میتھائس کے منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد میتھائس کے جسم میں حرکت کے آثار پیدا ہو گئے تو عمران پیچھے ہٹ گیا۔ تھوڑی دیر بعد میتھائس نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار

سی نکلی اور اس نے اس طرح اپنے ہاتھوں کو حرکت دینا چاہی جیسے وہ لاشعوری طور پر دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن مسلنا چاہتا ہو لیکن راڈز کی بندش کی وجہ سے اس کے ہاتھ حرکت میں نہ آسکے تو اس کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔

"تم۔ تم لوگوں نے لوہے کی یہ مضبوط کرسیاں کیسے توڑیں۔ کاش مجھے اندازہ ہوتا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے تو میں تمہیں بے ہوشی کے دوران ہی ختم کر دیتا"...... میتھائس نے ذہنی طور پر سنبھلتے ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"علی عمران کے ساتھ یہ کاش اس طرح چپک کر رہ گیا ہے کہ میرا خیال ہے اب مجھے کاش کو باقاعدہ لقب کے طور پر نام کے ساتھ رکھ لینا چاہئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا باہر موجود افراد نے کوئی مداخلت نہیں کی"...... میتھائس نے ایک بار پھر ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مشینیں اس وقت تک مداخلت نہیں کرتیں جب تک انہیں آپریٹ کرنے والے انہیں ایسا کرنے پر مجبور نہ کر دیں اور انہیں آپریٹ کرنے والے تو جشن منانے میں مصروف تھے"...... عمران نے جواب دیا۔

"مم۔ مم۔ میں نے انہیں شراب پینے اور خوشی منانے کی اجازت دی تھی۔ تمہاری گرفتاری کی خوشی میں۔ کاش میں ایسا نہ کرتا تو تم نے جیسے ہی ہم پر حملہ کیا تھا، تم صرف ایک بٹن کے دبتے ہی ختم ہو

جاتے "...... میتھائس نے اس بار انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا۔ شاید
پہلے اس کا خیال تھا کہ باہر موجود افراد صورتحال پر کنٹرول کر لیں گے
اس لئے وہ مطمئن تھا۔
"اب تو یہ کاش تمہارے نام کے ساتھ لگانا پڑے گا۔ بہرحال اب
تم یہ بات تو بہرحال نہیں کہو گے کہ کاش تمہیں بلیک سٹریپ کے
ہیڈ کوارٹر کا علم ہوتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"میں واقعی یہی بات کروں گا۔ ہیڈ کوارٹر انتہائی خفیہ ہے اور میرا
ہیڈ کوارٹر سے تعلق ضرور ہے لیکن ایک مخصوص قسم کے ٹرانسمیٹر کے
ذریعے۔ ورنہ مجھے علم نہیں ہے کہ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... میتھائس
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ ایسا تھا جیسے وہ ذہنی طور پر اس
بات کا فیصلہ کئے ہوئے ہو کہ وہ اس بارے میں مزید کچھ نہ بتائے گا۔
"تمہاری لوتھر سے کیا بات ہوئی تھی"...... عمران نے پوچھا۔
"لوتھر۔ کون لوتھر"...... میتھائس نے چونکتے ہوئے کہا۔
"تم نے کمرے میں داخل ہوتے ہی کہا تھا کہ لوتھر نے تمہیں
احتیاط کی ہدایت کی تھی اور مجھے معلوم ہے کہ لوتھر ہیڈ کوارٹر کا
انچارج ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ہاں۔ میں نے لوتھر سے بات کی تھی۔ اس نے مجھے کہا تھا کہ میں
تمہارے معاملے میں محتاط رہوں۔ لیکن یہ بات مخصوص ٹرانسمیٹر پر
ہوئی تھی"...... میتھائس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"یہ ہیڈ کوارٹر پرانگل سٹی میں ہے یا جنگل میں کہیں ہے"۔ عمران

نے پوچھا تو میتھائس بے اختیار چونک پڑا۔
"ج۔ جنگل میں۔ پرانگل سٹی میں۔ کیا مطلب"...... میتھائس
نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔
"او۔ کے میتھائس۔ میرا تو خیال تھا کہ تم اونچے گریڈ کے ایجنٹ
ہو۔ اس لئے تم پر تشدد تمہاری توہین ہو گا۔ لیکن اب ایسا ضروری ہو
گیا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی
اندرونی جیب سے ایک پتلا سا خنجر نکالا اور میتھائس کی طرف بڑھنے لگا۔
"تم چاہے جو کچھ......" میتھائس نے مضبوط لہجے میں کہنا شروع کیا
تھا کہ اس کا باقی فقرہ اس کے حلق سے نکلنے والی کربناک چیخ میں
دب گیا۔ عمران نے ایک ہی وار سے اس کا نتھنا آدھے سے زیادہ کاٹ
دیا تھا اور ابھی چیخ کی آواز کمرے میں گونج ہی رہی تھی کہ عمران کا ہاتھ
ایک بار پھر حرکت میں آیا اور میتھائس کے حلق سے بے اختیار
مسلسل چیخیں نکلنے لگیں۔ اس کا دوسرا نتھنا بھی آدھے سے زیادہ کٹ
چکا تھا۔ میتھائس اب پاگلوں کے سے انداز میں اپنا سر ادھر ادھر پٹخ رہا تھا
اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح بگڑ گیا تھا۔
"ابھی تم ٹیپ کی طرح بجنے لگ جاؤ گے میتھائس"...... عمران نے
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے
ناک پر ابھرنے والی رگ پر پڑا اور میتھائس کی پہلے سے خراب حالت
زیادہ خراب ہوتی چلی گئی۔ اس کی چیخیں اب بند نہ ہو رہی تھیں۔
بری طرح مسخ ہو گیا تھا اور جسم پسینے سے اس طرح تر ہو گیا تھا کہ

اس کا لباس بھی بھیگا ہوا نظر آنے لگ گیا تھا۔

"بولو، ورنہ "...... عمران نے دوسرا وار کرتے ہوئے کہا۔

"بتاتا ہوں۔ بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ بتاتا ہوں "۔ اچانک میتھائس نے چیختے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا، اچانک ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور عمران بے اختیار چیختا ہوا پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ میتھائس کا پورا جسم اس طرح پھٹ کر بکھر گیا تھا جیسے اس کے جسم کے اندر انتہائی طاقتور بم پھٹا ہو۔ اس کے گوشت اور خون کے ٹکڑوں سے عمران پر جیسے بارش سی ہو گئی تھی۔ عمران کا چہرہ اور آنکھیں بھی خون سے لتھڑ سی گئی تھیں۔ عمران نے بے اختیار ہاتھ اٹھا کر چہرہ صاف کیا ہی تھا کہ باہر سے فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ حملہ۔ نکل چلو "...... عمران نے تیزی سے مڑتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ مڑ کر دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔

"ماسٹر۔ ماسٹر۔ باہر فائرنگ ہو رہی ہے۔ جوزف چھت پر ہے اس نے انہیں روک رکھا ہے "۔ ان کے باہر نکلتے ہی ایک طرف سے جوانا نے دوڑ کر آتے ہوئے کہا۔

"ساتھ والی ملحقہ کوٹھی میں کود جاؤ۔ جلدی کرو۔ مگر سامان لے جلدی کرو "۔ عمران نے برآمدے کی طرف دوڑتے ہوئے کہا کیونکہ اس کوٹھی کو پہلے ہی باہر سے دیکھ چکا تھا۔ کوٹھی ایک طرف دوسری کوٹھی کے ساتھ ملحقہ تھی جبکہ باقی تین اطراف سے کھلی تھی۔

"میں جوزف کو لے کر دوسری طرف آتا ہوں "...... جوانا نے کہا اور برآمدے میں موجود سیڑھیوں کی طرف دوڑ پڑا۔ جبکہ عمران، ٹائیگر اور بلیک زیرو دوڑتے ہوئے ملحقہ کوٹھی کی دیوار پر چڑھے اور دوسری طرف کود گئے۔ اسی لمحے انہیں ایک عورت کے چیخنے کی آواز سنائی دی جو برآمدے میں کھڑی چیخ رہی تھی۔

"خبردار۔ اگر آواز نکالی تو گولی سے اڑا دوں گا "...... عمران نے اس کے قریب جاتے ہوئے غرا کر کہا تو عورت یکلخت لڑکھڑائی اور دھڑام سے نیچے فرش پر جا گری شاید عمران کے چہرے اور جسم پر موجود خون کے چھینٹوں اور گوشت کے ٹکڑوں کی وجہ سے عمران کا چہرہ ویسے ہی خوفناک نظر آ رہا تھا اس پر عمران کی غراہٹ۔ پھر باہر سے فائرنگ اور عمران کے ہاتھوں میں موجود خون آلود خنجر ان سب نے مل کر اس عورت کے ذہن کو ماؤف کر دیا تھا اور وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔ عمران کے ساتھی تیزی سے دوڑتے ہوئے کوٹھی کے اندر چلے گئے۔ اسی لمحے جوزف اور جوانا بھی کود کر اندر آ گئے۔ دوسری طرف سے فائرنگ ابھی تک ہو رہی تھی اور پھر یکلخت خوفناک دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی پوری کوٹھی تنکوں کی طرح فضا میں بکھرتی چلی گئی اور ہر طرف گرد اور دھوئیں کا بادل سا پھیل گیا۔ وہ لوگ بال بال بچے تھے ورنہ اگر انہیں چند لمحے بھی دیر ہو جاتی تو وہ بھی کوٹھی کے ساتھ ہی خاک و خون میں تبدیل ہو جاتے۔ دھماکے کچھ دیر جاری رہے پھر یکلخت خاموشی طاری ہو گئی۔

"کوٹھی خالی ہے عمران صاحب۔ یہ اکیلی عورت تھی یہاں"۔ اسی لمحے بلیک زیرو نے اندر سے باہر برآمدے میں آتے ہوئے کہا۔

"باہر خاموشی ہے۔ ابھی پولیس آجائے گی۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ اپنے طور پر کوٹھی تباہ کر کے نکل گئے ہیں۔ ہمیں فوری طور پر اب یہاں سے نکلنا چاہیے"...... عمران نے کہا۔

"آپ اندر جا کر اپنا چہرہ صاف کر لیں اور یہاں اندر میں نے وارڈ روب میں مردانہ لباس بھی دیکھے ہیں آپ لباس بھی تبدیل کر لیں" بلیک زیرو نے کہا۔

"تم اس عورت کا خیال رکھنا۔ بلکہ اسے اٹھا کر اندر لے آؤ۔ ہو سکتا ہے پولیس اس کوٹھی میں بھی آئے"...... عمران نے کہا اور تیزی سے اندر کی طرف بڑھ گیا۔

لوتھر اپنے مخصوص کمرے میں موجود تھا کہ میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کی کال آنی شروع ہو گئی اور لوتھر نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو آسٹن کالنگ۔ اوور"..... بٹن آن ہوتے ہی آواز سنائی دی اور لوتھر آسٹن کی آواز سنتے ہی بری طرح چونک پڑا کیونکہ اسے یاد تھا کہ اس نے آسٹن کو کال کر کے اسے میتھائس کی نگرانی کا حکم دیا تھا۔

"یس۔ لوتھر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... لوتھر نے تیز لہجے میں کہا۔

"چیف۔ میں نے بے حد کوشش کی کہ باس میتھائس کی زندگی بچ سکے لیکن ایسا نہ ہو سکا۔ اوور"...... دوسری طرف سے آسٹن نے کہا تو لوتھر کا چہرہ یکلخت سرخ پڑ گیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا میتھائس ہلاک ہو گیا ہے۔ اوور"...... لوتھر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس ۔ مجھے مجبوراً انہیں ڈی چارج کرنا پڑا ورنہ وہ اس علی
عمران کو بلیک سٹریپ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بتا دیتے ۔ اور
آپ نے حکم دیا تھا کہ اگر ایسا ہو تو میں باس میتھائس کو بھی آف کر
سکتا ہوں اور میں نے ایسا ہی کیا ہے ۔ اوور "........ دوسری طرف سے
آسٹن نے جواب دیا اور لوتھر کے ہونٹ بھنچ گئے ۔

"پوری رپورٹ دو ۔ اوور "...... لوتھر نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا ۔

"آپ کے حکم پر میں نے سپیشل مشین آن کر دی تھی اور اس
طرح مجھے باس میتھائس کی کارکردگی اور گفتگو کا علم ہونے لگ گیا ۔ پھر
میں نے سنا کہ باس میتھائس کے آدمیوں نے ایک مشکوک آدمی کو گلی
کی طرف آتے دیکھا ہے ۔ باس میتھائس کے حکم پر اس آدمی کو ایکس
الیون کے ذریعے بے ہوش کر کے عمارت کے اندر تہہ خانے میں لے
جایا گیا اس کے بعد باس میتھائس کے آدمیوں نے بتایا کہ عمارت سے
کچھ دور ایک مشکوک کار بھی موجود ہے جس میں کئی افراد ہیں ۔ باس
میتھائس شاید کوئی رسک نہ لینا چاہتے تھے اس لئے انہوں نے اس پر
ایکس الیون کا فائر کرایا اور وہ لوگ بے ہوش ہو گئے ۔ باس میتھائس
کے آدمی انہیں بھی اٹھا کر عمارت کے اندر لے گئے کچھ دیر بعد باس
میتھائس کو بتایا گیا کہ ان افراد کو جن کی تعداد پانچ ہے زیرو روم میں
لوہے کے راڈز والی کرسیوں میں جکڑ دیا گیا ہے اور انہیں ہوش میں
بھی لایا گیا ہے ۔ اس پر باس میتھائس خود زیرو روم میں گئے تو میں نے
سکرین پر دیکھا کہ پانچ افراد لوہے کے راڈز والی کرسیوں میں جکڑے

ہوئے بیٹھے تھے اور وہاں باس میتھائس اور ایک آدمی جو علی عمران تھا
ان کے درمیان گفتگو ہونے لگی پھر اچانک دو قوی ہیکل افراد نے لوہے
کے راڈز والی کرسیاں نجانے کس طرح توڑ ڈالیں اور باقی مسلح افراد کو
ہلاک کر دیا گیا ۔ جب کہ باس میتھائس کو بے ہوش کیا گیا اس پر میں
نے اپنے سیکشن کو فوراً اس عمارت کی طرف بھیجا تاکہ وہ اسے گھیر لیں
اور میرے ریڈ کاشن ملنے پر ان پر فائر کھول دیں میں نے ایسا اس لئے کیا
تھا کہ ابھی باس میتھائس زندہ تھے ۔ اور اس زیرو روم کے علاوہ بھی
ظاہر ہے اس عمارت میں ان کے دوسرے افراد بھی ہوں گے اس لئے
مجھے یقین تھا کہ صورتحال پر قابو پا لیا جائے گا لیکن اس کے باوجود حفظ
ماتقدم کے طور پر میں نے آدمی بھیج دیئے تھے پھر باس میتھائس کو ایک
راڈز والی کرسی میں جکڑ دیا گیا اور پھر انہیں ہوش میں لایا گیا ۔ پھر اس
علی عمران نے ان سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں پوچھ گچھ شروع کر دی
اس دوران علی عمران کے ایک ساتھی نے آ کر اسے بتایا کہ عمارت
میں آٹھ افراد تھے جنہیں ختم کر دیا گیا ہے ۔ باس میتھائس کے ہیڈ
کوارٹر کے بارے میں انکار پر اس علی عمران نے خنجر کی مدد سے ان کے
دونوں نتھنے یکے بعد دیگرے کاٹ ڈالے اور پھر باس کی پیشانی پر اس
نے مخصوص انداز میں ضربیں لگانی شروع کر دیں اور باس میتھائس کو
اس قدر تکلیف ہوئی کہ وہ آخر کار ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بتانے پر
مجبور ہو گئے ۔ اسی وقت مجھے اپنے سیکشن کی طرف سے بھی کاشن مل گیا
کہ وہ لوگ کوٹھی پر پہنچ گئے ہیں ۔ چنانچہ میں نے باس میتھائس کو مجبوراً

آف کر دیا اور اس کے ساتھ ہی اپنے سیکشن کو ریڈ کاشن دے دیا اس
کے بعد میرے سیکشن نے واپس آکر مجھے بتایا کہ انہوں نے فوری طور
پر کوٹھی پر الیون الیون میزائل فائر کر کے پوری کوٹھی کو مکمل طور پر
تباہ کر دیا ہے اور چونکہ کالونی کے لوگ اکٹھے ہونے شروع ہو گئے تھے
اور ان لوگوں کے پکڑے جانے کا خدشہ تھا اس لئے وہ لوگ واپس آ
گئے ہیں بہر حال یہ بات طے شدہ ہے کہ وہ عمران اور اس کے ساتھی
یقیناً کوٹھی کے ساتھ ہی ختم ہو گئے ہوں گے ۔ اوور "...... آسٹن نے
پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے تم نے اچھا کیا کہ بروقت اقدام کیا ورنہ وہ عمران
جس قدر خطرناک آدمی ہے وہ لازماً میتھائس سے ہیڈ کوارٹر کا پتہ پوچھ
لیتا۔ لیکن اس کے باوجود اس بات کی تصدیق ضروری ہے کہ کیا کوٹھی
کے ساتھ وہ لوگ بھی ہلاک ہو گئے ہیں یا نہیں ۔ اوور "۔ لوتھر نے
ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" یس باس ۔ میں نے آدمی بھیجے ہوئے ہیں ۔ تھوڑی دیر بعد حتمی
رپورٹ مل جائے گی ۔ اوور "۔ دوسری طرف سے آسٹن نے کہا۔

" جیسے ہی رپورٹ ملے ۔ مجھے فوراً کال کرنا ۔ میں تمہاری کال
انتظار کروں گا ۔ اوور اینڈ آل "۔ لوتھر نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" میتھائس بھی ختم ہو گیا ۔ ویری بیڈ ۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی
تو آہستہ آہستہ حاوی ہوتے جا رہے ہیں یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں
مجھے اس سلسلے میں خصوصی انتظامات کرنے چاہئیں "...... لوتھر ۔

کہا اور رسیور اٹھا لیا۔

" یس باس "...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی ۔

" رابرٹ سے بات کراؤ "...... لوتھر نے کہا اور رسیور رکھ دیا ۔ چند
لمحوں بعد گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... لوتھر نے تیز لہجے میں کہا۔

" رابرٹ سے بات کیجئے باس "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور
چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔

" رابرٹ بول رہا ہوں باس "...... بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

" رابرٹ ۔ میتھائس کو پاکیشیائی ایجنٹوں نے کرون میں ہلاک کر
دیا ہے اور انہیں یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ ہیڈ کوارٹر پرانگل میں ہے
لازماً اب پرانگل آئیں گے تم پوری طرح ہوشیار رہنا ۔ جیسا کہ میں
نے پہلے تمہیں بتایا ہے کہ ان کی تعداد پانچ ہے ۔ ان میں دو قوی ہیکل
حبشی ہیں اور تین عام قد و قامت کے اور سنو جیسے ہی یہ لوگ نظر آئیں
تم نے ایک لمحہ ہچکچائے بغیر ان کا خاتمہ کر دینا ہے "۔ لوتھر نے کہا۔

" یس باس ۔ میں نے آپ کی پہلی کال ملنے پر ہی انتظامات کر لئے
ہیں ۔ پرانگل کے ہر ہوٹل اور ہر کلب میں میرے آدمی پہنچ چکے ہیں ۔
بس اڈے ، اسٹیشن اور ایئر پورٹ پر بھی میرے آدمی چوبیس گھنٹے
ڈیوٹی دے رہے ہیں اور ان تمام راستوں پر جہاں سے کار کے ذریعے
پرانگل میں داخل ہوا جا سکتا ہے ، پولیس چیک پوسٹس پر بھی میرے
آدمی پہنچ چکے ہیں ۔ آپ قطعی بے فکر رہیں اگر انہوں نے پرانگل کا رخ

کیا تو وہ دوسرا سانس بھی نہ سکیں گے "...... رابرٹ نے تفصیل
بتاتے ہوئے کہا۔

"او۔کے "...... لوتھر نے مطمئن لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ پرانگل آنے کی بجائے پہلے
کمپانگ جائیں اور پھر وہاں سے جنگل میں داخل ہو کر ہیڈ کوارٹر پہنچ
جائیں اس طرح ہم پرانگل میں انہیں تلاش کرتے رہ جائیں گے اور وہ
ہمارے سروں پر پہنچ جائیں گے "۔اچانک ایک خیال کے آتے ہی
لوتھر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس سر "...... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی آواز سنائی
دی۔

" الفریڈ سے بات کراؤ۔فوراً "...... لوتھر نے کہا اور رسیور رکھ دیا
چند لمحوں بعد الفریڈ لائن پر آچکا تھا۔

" الفریڈ۔کمپانگ میں تمہارے سیکشن کی کیا پوزیشن ہے "۔لو
نے پوچھا۔

" شاندار چیف "...... دوسری طرف سے فاخرانہ لہجے میں کہا گیا۔

" سنو، پاکیشیائی ایجنٹ جن کی تعداد پانچ ہے جن میں دو ایکر
دیو قامت حبشی ہیں اور تین عام آدمی ہیں وہ بلیک سٹریپ کے
کوارٹر کے خاتمے کے مشن پر کرون میں کام کر رہے ہیں یہ ا
خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہیں ہو سکتا ہے یہ کمپانگ کی طرف
جنگل میں داخل ہوں اور ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھیں ۔ تم ایسا کر

کمپانگ کی طرف سے جنگل کی مکمل ناکہ بندی کرا دو اور جو بھی
مشکوک آدمی یا گروپ جنگل میں داخل ہو اسے گولیوں سے اڑا دو اور
تاحکم ثانی تم نے ان ہدایات پر عمل کرنا ہے "...... لوتھر نے کہا۔

" یس باس "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی
لوتھر نے رسیور رکھا اور ٹرانسمیٹر کی طرف ہاتھ بڑھا کر اس نے اس پر
ایک مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی ۔ فریکونسی
ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے ایک بٹن دبایا اور کال دینی شروع کر
دی۔

" ہیلو ۔ہیلو ۔چیف لوتھر کالنگ ۔اوور "...... لوتھر بار بار کال
دے رہا تھا۔

" یس چیف ۔ بھومو اٹنڈنگ یو ۔اوور "...... ٹرانسمیٹر سے ایک
آواز سنائی دی ۔بولنے والے کا لہجہ مقامی تھا۔

" بھومو، پورے جنگل میں اپنے خاص سیکشن کو الرٹ کر دو مجھے
اطلاع ملی ہے کہ پانچ پاکیشیائی سیکرٹ ایجنٹوں کا گروپ ہیڈ کوارٹر کی
تباہی کا مشن لے کر جنگل میں کسی طرف سے بھی داخل ہونا چاہتا ہے
تم نے انہیں ہر صورت میں شکار کرنا ہے ۔اوور "۔لوتھر نے کہا۔

" اس گروپ کی مزید کوئی تفصیل چیف ۔اوور "...... بھومو نے
کہا۔

" یہ لوگ میک اپ کے ماہر ہیں ۔ہو سکتا ہے مقامی میک اپ
میں ہوں یا کسی غیر ملکی میک اپ میں ۔ بس دو باتوں کا خیال رکھنا،

ایک تو یہ کہ ان کی تعداد پانچ ہے اور دوسری یہ کہ ان میں دو انتہائی قوی ہیکل حبشی ہیں۔ پورے دیوزاد۔ باقی تین افراد عام قد و قامت کے ہیں یہ انتہائی خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہیں اگر یہ لوگ ہیڈ کوارٹر تک پہنچ گئے تو پھر بلیک سٹریپ کا خاتمہ یقینی ہے اور تم جانتے ہو کہ اگر بلیک سٹریپ کا ہیڈ کوارٹر تباہ ہو گیا تو پھر کیپانگ تو کیا پورے جرما کے مسلمانوں کی تنظیم گرین سٹار دوبارہ قوت پکڑ جائے گی اور ہو سکتا ہے یہ لوگ حکومت پر قبضہ کر کے پورے جرما پر قبضہ کر لیں اس لئے ان لوگوں کی ہلاکت پورے جرما کے رہنے والوں کے لئے انتہائی لازمی ہے۔ اوور"...... لوتھر نے بھومو کو پوری طرح ڈراتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ آپ فکر نہ کریں۔ جنگل میں میرے سیکشن سے یہ افراد نہ بچ سکیں گے۔ اوور"...... بھومو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ اوور اینڈ آل"...... لوتھر نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ رابرٹ اور الفریڈ جنگل سے باہر اور بھومو جیسا آدمی جنگل کے اندر پاکیشیائی سیکرٹ ایجنٹوں سے آسانی سے نمٹ لے گا خاص طور پر وہ بھومو اور اس کے سیکشن کی کارکردگی سے اچھی طرح واقف تھا بھومو کے سیکشن میں سو سے زائد آدمی تھے اور ان کی ساری عمر جنگل میں رہتے گزر گئی تھی۔ یہ جنگل میں رہنے والے قبائلیوں کے

صرف ایک ایک آدمی سے واقف تھے بلکہ جنگل کا ایک ایک درخت اور ایک ایک درندہ ان سے چھپا ہوا نہ تھا یہی وجہ تھی کہ اس نے جنگل میں ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کے لئے بھومو اور اس کے سیکشن کو ہی تعینات کیا تھا ابھی وہ بیٹھا یہ باتیں سوچ رہا تھا کہ ٹرانسمیٹر سے کال آنی شروع ہو گئی اور لوتھر نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ آسٹن کالنگ۔ اوور"...... بٹن آن ہوتے ہی آسٹن کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ لوتھر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... لوتھر نے کہا۔

"چیف میرے آدمیوں نے اطلاع دی ہے کہ کوٹھی سے کوئی لاش نہیں ملی اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ پراسرار طور پر فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے آسٹن کی آواز سنائی دی۔

"مجھے پہلے ہی اندازہ تھا اس لئے میں نے پرانگل میں رابرٹ، کیپانگ میں الفریڈ اور جنگل میں بھومو اور اس کے سیکشن کو الرٹ کر دیا ہے بہر حال اب تم نے انہیں تلاش نہیں کرنا ورنہ کہیں وہ تھامس کی طرح تم تک بھی نہ پہنچ جائیں۔ اب وہ خود ہی ادھر آئے تو مارے جائیں گے۔ اوور"...... لوتھر نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے آسٹن نے کہا اور لوتھر نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

عمران نے اپنا پہلے والا میک اپ ختم کر کے نیا مقامی میک اپ کر لیا اور لباس بھی بدل لیا جبکہ اس نے باقی ساتھیوں کو بھی نئے میک اپ سے مقامی بنا دیا تھا اور پھر وہ سب عقبی دروازے سے ایک ایک کر کے باہر نکلے اور اس طرح پیدل چلتے ہوئے تباہ شدہ کوٹھی کی مخالف سمت میں بڑھ گئے جیسے وہ خود اس کالونی کے رہائشی ہوں اور تباہی کے خوف سے ڈر کر دور جا رہے ہوں ابھی تک پولیس تو نہ آئی تھی لیکن کالونی کے رہائشی تقریباً تمام لوگ اپنی اپنی کوٹھیوں سے باہر نکل کر اس تباہ شدہ کوٹھی کے گرد پھیل چکے تھے لمبا چکر کاٹ کر وہ تباہ شدہ کوٹھی کے سامنے پہنچے تو وہاں پولیس کی گاڑیاں پہنچنی شروع ہو گئیں۔ کوٹھی واقعی مکمل طور پر ملبے کا ڈھیر بن چکی تھی اور اس میں سے ابھی تک آگ کے شعلے اور دھواں نکلتا دکھائی دے رہا تھا۔

"باس نے کہا ہے کہ ملبے میں سے ملنے والی لاشوں کو چیک کر کے

اسے فوری طور پر رپورٹ دی جائے"...... اچانک عمران کے ساتھ کھڑے ہوئے ایک مقامی آدمی کے پاس آ کر ایک دوسرے مقامی آدمی نے سرگوشی کے انداز میں کہا لیکن عمران چونکہ اس آدمی کے بالکل قریب کھڑا تھا اس لئے اس نے واضح طور پر یہ بات سن لی تھی گو زبان مقامی ہی استعمال کی گئی تھی لیکن عمران نہ صرف یہ زبان سمجھتا تھا بلکہ بول بھی لیتا تھا اس لئے اسے اس پیغام کو سمجھنے میں کوئی دقت پیش نہ آئی تھی۔

"ٹھیک ہے۔ تم جاؤ میں چیک کر لوں گا۔ تمہیں یہاں کسی آدمی نے چیک نہ کر لیا ہو"...... دوسرے آدمی نے اسی طرح سرگوشیانہ لہجے میں کہا اور دوسرا آدمی سر ہلاتا ہوا مڑا اور ایک اچٹتی ہوئی نظر عمران پر ڈال کر وہ تیزی سے لوگوں کی بھیڑ کو کاٹتا ہوا واپس جانے لگا۔ عمران بھی اس طرح اس کے پیچھے چل پڑا جیسے اس کے بنائے ہوئے راستے کو استعمال کر کے وہ فائدہ اٹھانا چاہتا ہو۔ ادھر ادھر بکھرے ہوئے عمران کے ساتھی بھی عمران کو چلتا دیکھ کر اپنی اپنی جگہوں سے چل پڑے۔

"وہ سامنے ڈارک بلیو کوٹ والا دشمنوں کا آدمی ہے۔ اسے چیک کرنا ہے"...... عمران نے ایک موقع پر قریب آتے ہوئے بلیک زیرو سے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

بھیڑ سے نکل کر وہ آدمی تیز تیز قدم اٹھاتا ایک سائیڈ پر کھڑی کار کی طرف بڑھتا گیا۔ کار خالی تھی۔ بلیک زیرو مڑ کر اس کے زیادہ قریب پہنچ چکا تھا۔ پھر جیسے ہی اس آدمی نے لاک کھول کر کار کا دروازہ کھولا

بلیک زیرو اس کے سر پر پہنچ گیا۔

"مسٹر"...... بلیک زیرو نے اس کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا۔وہ آدمی تیزی سے مڑا ہی تھا۔

"خبردار اگر ذرا بھی حرکت کی تو پیٹ میں خنجر اتار دوں گا۔ بیٹھ جاؤ گاڑی میں"...... بلیک زیرو نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے کاندھے کی مدد سے اس آدمی کو کھلے دروازے سے اندر دھکیل دیا۔

اسی لمحے عمران دوسری طرف سے کار کا دروازہ کھول کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ چکا تھا کیونکہ اس کار میں آٹو میٹک لاک نصب تھے ایک لاک کھولنے سے دوسری طرف کا لاک خود بخود کھل جاتا تھا اسی طرح ایک سائیڈ کو لاک کرنے سے دوسری طرف کا لاک خود بخود بند ہو جاتا تھا۔

"کیا۔ کیا"۔اس آدمی نے اس اچانک افتاد پر بوکھلائے ہوئے انداز میں کچھ کہنا چاہا ہی تھا کہ عمران نے دوسری طرف سے اس کی گردن عقبی طرف سے پکڑ لی اور ایک زوردار جھٹکے سے اس نے اس آدمی کو اپنی طرف کھینچ لیا۔اس آدمی نے سنبھل کر تڑپنے کی کوشش کی ہی تھی کہ عمران نے اس کی شہ رگ پر موجود اپنے ہاتھ کے انگوٹھے کو پوری قوت سے دبا دیا اور اس آدمی کا پھڑکتا ہوا جسم یکلخت ڈھیلا پڑ گیا اس دوران بلیک زیرو اس آدمی کے جسم کو ہٹا کر خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ چکا تھا۔ عمران نے اس آدمی کے جسم کو اکٹھا کر کے فرنٹ سیٹ کے نیچے اس طرح ایڈجسٹ کر دیا کہ باہر سے اب وہ نظر نہ آرہا تھا اسی لمحے عقبی سیٹ پر ٹائیگر، جوزف اور جوانا بھی آکر بیٹھ گئے اور

بلیک زیرو نے اس آدمی کے ہاتھ سے نکل کر ڈرائیونگ سیٹ پر گرنے والے کی رنگ کو اٹھا کر اگنیشن میں چابی لگائی اور دوسرے لمحے اس نے گاڑی بیک کی اور پھر اسے گھما کر وہ تیزی سے کالونی کے بیرونی چوک کی طرف لے جانے لگا۔کار میں خاموشی تھی پولیس کی گاڑیاں اور ایمبولینس مسلسل انہیں کراس کرتی ہوئی کالونی کی طرف جا رہی تھیں۔

"کسی بھی اکیلی جگہ پر کار لے چلو۔اس سے پوچھ گچھ کرنا ہے"۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے کار ایک سائیڈ روڈ پر موڑی اور کچھ دور آگے جا کر اس نے درختوں کے ایک جھنڈ میں لے جا کر کار روک دی۔ عمران دروازہ کھول کر نیچے اترا اور اس نے بے ہوش پڑے ہوئے اس آدمی کو کھینچ کر باہر نکالا اور زمین پر ڈال دیا اس کے باقی ساتھی بھی کار سے باہر آگئے تھے حالانکہ بلیک زیرو سمیت کسی کو بھی معلوم نہ تھا کہ یہ آدمی کون ہے اور عمران نے اسے کیوں اس طرح مارک کیا ہے۔لیکن اس کے باوجود وہ سب خاموش کھڑے تھے۔ عمران نے جھک کر اس آدمی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا اور چند لمحوں بعد جب اس آدمی کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہوئے تو عمران سیدھا ہو گیا۔

"باہر کا خیال رکھو"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور ٹائیگر، جوزف اور جوانا تیزی سے مڑ کر جھنڈ کی بیرونی طرف کو بڑھ گئے جبکہ بلیک زیرو عمران کے قریب ہی کھڑا رہا۔چند لمحوں بعد اس آدمی

نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم اٹھنے کے لئے لاشعوری طور پر سمٹنے ہی لگا تھا کہ عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے آہستہ سے مخصوص انداز میں مروڑ دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس آدمی کے عمران کی ٹانگ کو پکڑنے کے لئے اٹھنے والے دونوں ہاتھ ایک دھماکہ سے نیچے گر گئے اس کا جسم ایک جھٹکا کھا کر سیدھا ہوا اور چہرہ بری طرح مسخ ہوتا چلا گیا۔ اس کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے چند لمحے رک کر پیر کو واپس لے آتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی پیر کو ذرا سا اوپر اٹھا لیا اور اس آدمی کا تیزی سے بگڑتا ہوا چہرہ یکلخت نارمل ہونے لگ گیا۔

"بولو کیا نام ہے تمہارا ورنہ"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ مائیکل"...... اس آدمی نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں جواب دیا۔

"کس کے آدمی ہو"۔ عمران نے پیر کو ذرا سا موڑتے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ۔ پیر کو ہٹا لو۔ مم۔ میں مر جاؤں گا۔ پیر کو ہٹا لو۔ پپ۔ پپ۔ پلیز۔ مائیکل نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران نے پیر کا دباؤ ذرا سا کم کر دیا۔

"سنو اگر تم مجھے سب کچھ بتا دو تو تمہاری زندگی بچ سکتی ہے۔ ورنہ میرے ذرا سے پیر کو موڑتے ہی تمہیں اپنی زندگی کا سب سے کربناک عذاب جھیلنا پڑے گا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں بتا دیتا ہوں۔ پلیز مجھے مت مارو۔ یہ۔ یہ میرا پورا جسم آگ کے شعلوں میں گھر گیا تھا۔ یہ انتہائی کربناک عذاب ہے۔ موت سے بھی بدتر"...... مائیکل نے کہنا شروع کر دیا۔

"تقریر مت کرو۔ بتاؤ تم کس کے آدمی ہو"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم...... میں آسٹن کا آدمی ہوں۔ آسٹن ہمارا سیکشن چیف ہے۔ مشین سیکشن کا چیف۔ بلیک سٹریپ کے مشین سیکشن کا۔ میں اس کا نمبر ٹو ہوں۔ آسٹن کو چیف لوتھر نے کال کر کے کہا تھا کہ وہ باس میتھائس کا خیال رکھے۔ چنانچہ آسٹن نے میتھائس کے جسم میں موجود ایس وی ڈکٹا ویو مشین کو آن کر دیا پھر آسٹن نے اس مشین پر دیکھا کہ چند غیر ملکیوں کو میتھائس نے پکڑ لیا ہے لیکن پھر پوزیشن بدل گئی تو آسٹن نے مجھے چھ ساتھیوں سمیت فوری طور پر میتھائس کے اڈے کو گھیرنے کا حکم دیا ہم فوری طور پر کاروں پر یہاں پہنچے اور ہم نے کوٹھی کو گھیر لیا پھر آسٹن کی طرف سے مجھے ریڈ کاشن ملا کہ میں کوٹھی پر حملہ کر دوں لیکن چونکہ باس میتھائس اندر تھا اس لئے میں نے فائرنگ کرتے ہوئے اندر جانے کا ارادہ کیا لیکن جب اندر سے بھی جوابی فائرنگ شروع ہو گئی تو آخر کار مجھے کوٹھی کو تباہ کرنے کا فیصلہ کرنا پڑا اور پھر ہم نے اس کوٹھی پر میزائل فائر کئے اس طرح کوٹھی تباہ ہو گئی لیکن چونکہ دھماکوں کی وجہ سے ارد گرد کے لوگ نکل کر آنے لگ گئے تھے اس لئے میں نے اپنے ساتھیوں کو وہاں سے فوری طور پر نکل

جانے کا حکم دے دیا اور ہم سب وہاں سے بھاگ آئے ۔ میں نے کار کے
ڈیش بورڈ میں موجود ٹرانسمیٹر سے آسٹن کو کوٹھی کی تباہی کی اطلاع
دی تو اس نے مجھے بتایا کہ فرانکو پہلے سے وہاں موجود ہے اسے اس نے
ہماری نگرانی کے لئے بھیجا ہوا تھا اس نے مجھے کہا تھا کہ میں جا کر فرانکو
کو کہہ دوں کہ وہ کوٹھی کے ملبے سے نکلنے والی لاشوں کی چیکنگ کر کے
آسٹن کو تفصیلی رپورٹ دے فرانکو مقامی صحافی بھی ہے اس لئے
آسٹن کا خیال تھا کہ وہ زیادہ اچھی طرح چیکنگ کر سکتا ہے چنانچہ میں
لوگوں کے ہجوم میں فرانکو کو چیک کرتا رہا پھر مجھے فرانکو نظر آیا تو میں
نے اسے آسٹن کا پیغام پہنچا دیا اور واپس کار میں آ گیا۔ مگر تم "۔ مائیکل
بات کرتے کرتے خاموش ہو گیا۔

" آسٹن کا اڈہ کہاں ہے "...... عمران نے پیر کو ذرا سا دبا
موڑتے ہوئے سرد لہجے میں پوچھا اور جواب میں مائیکل نے پوری
تفصیلات بتا دیں ۔ عمران نے اس سے اڈے کی اندرونی اور بیرونی
تفصیلات، آسٹن کا حلیہ، اڈے میں موجود مشینری اور اس سے متعلق
سب کچھ پوچھا اور مائیکل نے جب سب کچھ بتا دیا تو عمران نے یکلخت
کو پوری قوت سے موڑا اور مائیکل کا جسم ایک لمحے کے لئے بری طرح
تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ وہ ختم ہو چکا تھا۔

" چلو، ہمیں فوری طور پر اس آسٹن کے پاس پہنچنا ہے ۔
میتھائس کے بعد وہی ہیڈ کوارٹر کے بارے میں ہمیں کچھ بتا سکتا ہے"
عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ساتھیوں کو آواز دے

کر بلایا اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر کار میں بیٹھے مین روڈ پر پہنچ گئے
تقریباً بیس منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد کار پرائم کالونی کی سمت میں
واقع ایک پرائیویٹ باغ کے گیٹ میں داخل ہو رہی تھی ۔ مائیکل نے
اسے سب کچھ بتا دیا تھا کہ آسٹن کے اڈے میں اس باغ سے ایک خفیہ
سرنگ جاتی ہے اور اس سرنگ کا دوسرا دہانہ آسٹن کے دفتر سے ملحقہ اس
کے خاص کمرے میں جا کر کھلتا ہے ۔ باغ میں دو افراد تھے اور دونوں کا
ایک لمحے میں خاتمہ کر دیا گیا تو عمران نے ایک کیبن میں موجود اس
سرنگ کا دہانہ کھولا اور پھر وہ پنجوں کے بل چلتے ہوئے اس سرنگ میں
آگے بڑھتے چلے گئے ۔ سرنگ کافی طویل ثابت ہوئی لیکن آخر کار اس کا
اختتام ہو گیا ۔ عمران نے ایک سائیڈ پر لگے ہوئے بٹن کو دبایا تو ہلکی
سی سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار میں خلا پیدا ہوا اور دوسری طرف
ایک کمرہ نظر آنے لگا جس میں فرنیچر ریسٹ روم کے انداز میں سجا ہوا تھا
عمران اور اس کے ساتھی انتہائی آہستگی سے اندر داخل ہوئے ۔ ایک
سائیڈ پر دروازہ تھا جس میں معمولی سی جھری انہیں دور سے ہی نظر آ گئی
عمران اور بلیک زیرو اس دروازے کے قریب پہنچ گئے اور اسی لمحے
انہیں ایک مردانہ آواز دوسری طرف سے آتی سنائی دی کوئی آدمی فون
پر بات کرنے میں مصروف تھا اور عمران سمجھ گیا کہ فون پر بات کرنے
کی مصروفیت کی وجہ سے ہی اسے دیوار کے کھلنے اور ان کے اندر داخل
ہونے کی آوازیں سنائی نہیں دیں گو عمران اور اس کے ساتھیوں نے
حتی الوسع انتہائی احتیاط کی تھی لیکن اس کے باوجود عمران جانتا تھا کہ

خاموشی میں معمولی سی آواز بھی دور تک سنائی دے سکتی ہے ۔ اسی لمحے رسیور کریڈل پر رکھے جانے کی آواز سنائی دی اور عمران نے جھری سے آنکھ لگا دی ۔ دوسری طرف ایک کمرہ نظر آرہا تھا جس میں دفتری فرنیچر موجود تھا ۔ سائیڈ پر ایک بڑی میز کے پیچھے ریوالونگ کرسی پر ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا گو اس کی صرف سائیڈ نظر آرہی تھی لیکن اس کے باوجود مائیکل کے بتائے ہوئے حلیے کی وجہ سے عمران اسے دیکھتے ہی سمجھ گیا تھا کہ یہی آسٹن ہے ۔

" اوہ ۔ تو یہ لوگ نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں ۔ حیرت ہے ۔ بہر حال مجھے فوری طور پر چیف کو اطلاع دے دینی چاہئے "...... اسی لمحے آسٹن کی آواز سنائی دی ۔ وہ لاشعوری طور پر بڑبڑا رہا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھولی اور اس کے اندر سے ایک باکس نکال کر میز پر رکھا اور اس کا بٹن دبا دیا ۔ اس باکس سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں ۔

" ہیلو ہیلو ۔ آسٹن کالنگ ۔ اوور " ۔ آسٹن بار بار کال دے رہا تھا ۔

" یس ۔ لوتھر اٹنڈنگ یو ۔ اوور "...... چند لمحوں بعد باکس سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی ۔

" چیف ۔ میرے آدمیوں نے اطلاع دی ہے کہ کوٹھی سے کوئی لاش نہیں ملی ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ پراسرار طور پر فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے ہیں ۔ اوور "...... آسٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔

" مجھے پہلے ہی اندازہ تھا اس لئے میں نے پرانگل میں رابرٹ ۔ کپانگ میں الفریڈ اور جنگل میں بھوموا اور اس کے سیکشن کو الرٹ کر یا ہے ۔ بہر حال تم نے اب انہیں تلاش نہیں کرنا ۔ ورنہ وہ کہیں تھائس کی طرح تم تک بھی نہ پہنچ جائیں ۔ اب وہ خود ہی ادھر آئے تو رے جائیں گے ۔ اوور "...... باکس میں سے لوتھر کی آواز نکلی ۔

" یس باس "...... آسٹن نے جواب دیا ۔

" اوور اینڈ آل "...... لوتھر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی آسٹن نے کس کا بٹن آف کر دیا اور اسے اٹھا کر واپس میز کی دراز میں رکھ دیا ۔ مران نے بلیک زیرو کو اشارہ کیا اور دوسرے لمحے عمران نے ایک جھٹکے سے دروازہ کھولا اور دوڑتا ہوا ایک لمحے میں آسٹن کے قریب پہنچ یا ۔ دروازہ کھلنے کی آواز سن کر آسٹن چونکا ہی تھا کہ عمران اس کے سر پہنچ گیا اور دوسرے لمحے آسٹن کے حلق سے چیخ نکلی اور اس کا جسم اڑتا وا کمرے کے وسط میں قالین پر جا گرا ۔ عمران نے اسے گردن سے پکڑ ایک جھٹکے سے کھینچ کر نیچے پھینک دیا تھا ۔ اس کے ساتھ ہی عمران لات حرکت میں آئی اور نیچے گر کر اٹھتا ہوا آسٹن کنپٹی پر زور دار ت کھا کر ایک بار پھر چیختا ہوا نیچے گرا اور پھر چند سیکنڈ تک تڑپنے کے ساکت ہو گیا ۔

" جعفر ۔ تم باقی ساتھیوں کو ساتھ لے جاؤ اور اڈے میں جتنے بھی وہوں سب کا خاتمہ کر دو ساری مشینری تباہ کر دو "...... عمران نے ور بلیک زیرو ، ٹائیگر ، جوزف اور جوانا سمیت بیرونی دروازے کی

طرف دوڑ پڑا۔ عمران نے ان کے باہر جاتے ہی جھک کر فرش پر پڑے
ہوئے آسٹن کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحے
بعد ہی آسٹن کے جسم میں حرکت کے تاثرات پیدا ہوئے تو عمران
سیدھا ہو گیا اور اس نے ایک پیر اٹھا کر اس کی گردن پر رکھ دیا۔
اس نے پیر کا دباؤ فی الحال ایڑی پر ہی رکھا ہوا تھا۔

ایک پختہ مکان کے ایک کمرے میں اس وقت ایک آدمی کرسی پر
آنکھیں بند کئے بیٹھا تھا اس کے چہرے پر گہری مایوسی کے تاثرات
نمایاں تھے اور پیشانی پر شکنوں کا جال سا پھیلا ہوا تھا اس کے ساتھ ہی
ایک سفری بیگ بھی موجود تھا۔ اس آدمی کے جسم پر عام سا لباس تھا
کہ اچانک دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور کرسی پر بیٹھے ہوئے آدمی
نے بے اختیار چونک کر آنکھیں کھول دیں۔ دروازے سے ایک اور
آدمی اندر داخل ہو رہا تھا اس کے چہرے پر بھی پریشانی کے تاثرات
نمایاں تھے۔

"کیا ہوا انور حسین"...... کرسی پر بیٹھے ہوئے آدمی نے ہونٹ چباتے
ہوئے کہا۔

"بات نہیں ہو سکی نصیر۔ کوئی بھی ہمیں سونا لے جانے کا رسک
لینے کے لئے تیار نہیں ہو رہا۔ وہاں جرمائی فوج نے انتہائی سخت چیکنگ

کر رکھی ہے "۔ آنے والے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور ساتھ پڑی ہوئی دوسری کرسی پر جیسے ڈھیر سا ہو گیا۔

" پھر اب کیا کریں ۔ کس طرح یہاں سے نکلیں "۔ پہلے آدمی نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

" میرا خیال ہے کہ اس سلسلے میں ہمیں اولڈ واکر سے بات کرنی چاہئے ۔ ہو سکتا ہے وہ کوئی ایسا ذریعہ تلاش کرے جس سے ہم اس علاقے سے نکل کر کسی ہمسایہ ملک پہنچ سکیں "۔ نور حسین نے کہا۔

" نہیں ۔ ہماری تلاش انتہائی اونچے پیمانے پر ہو رہی ہے ۔ شاہ اس چیکنگ کی زد میں آکر مارا گیا ہے ۔ وہ اولڈ واکر سے مل کر آ رہا تھا ۔ ہو سکتا ہے اس نے اولڈ واکر کے متعلق بھی سب کچھ بتا دیا ہو اور اولڈ واکر کی بھی نگرانی کی جا رہی ہو "...... نصیر نے کہا۔

" سلطان پاکیشیا سے تو واپس آگیا تھا لیکن پھر پکڑا گیا اور پھر اس کی کٹی پھٹی لاش ہی سامنے آئی ۔ کاش وہ زندہ رہ جاتا تو بتا دیتا کہ وہاں پاکیشیا میں اس کی علی عمران سے ملاقات بھی ہوئی یا نہیں ۔ اور اگر ہوئی تو کیا رزلٹ رہا...... اگر اولڈ واکر شاہ کو سلطان کے متعلق نہ بتاتا تو شاید ہم اب تک اس کا انتظار کر رہے ہوتے "...... نور حسین نے کہا۔

" کیا ہونا ہے ۔ اگر کچھ ہوا ہوتا تو اب تک وہ لوگ یہاں پہنچ نہ چکے ہوتے ۔ اب تک ان کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں ملی اور جرما فورز اور بلیک سٹرپیپ کی کارروائیاں اب اس قدر بڑھ گئی ہیں کہ مجھے یقین

ہے کہ جلد ہی جرما میں ایک مسلمان بھی زندہ باقی نہ بچے گا "...... نصیر نے جواب دیا ۔ لیکن اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی ۔ اچانک کمرے میں تیز سیٹی کی آواز گونج اٹھی ۔ یہ آواز سنتے ہی وہ دونوں اس طرح اچھلے جیسے انہیں لاکھوں وولٹیج کا کرنٹ لگ گیا ہو۔

" لک ۔ کیا سپیشل ٹرانسمیٹر سے کال ۔ کیا مطلب "...... ان دونوں کے منہ سے بیک وقت نکلا اور پھر تیزی سے نصیر دیوار کے ساتھ لٹکی ہوئی تصویر کی طرف بڑھا اس نے تصویر کو ہٹایا اور اس کی جگہ دیوار کو مخصوص انداز میں دبایا تو سرر کی ہلکی سی آواز کے ساتھ ہی دیوار کا ایک حصہ دوسری طرف کھسک گیا اب اندر ایک خانہ تھا جس میں ایک ٹرانسمیٹر پڑا ہوا دکھائی دے رہا تھا ۔ سیٹی کی آواز اس ٹرانسمیٹر سے نکل رہی تھی ۔ نصیر نے اندر سے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اسے لا کر کرسیوں کے درمیان رکھی ہوئی میز پر رکھ دیا جبکہ نور حسین نے جلدی سے کمرے کا دروازہ بند کر کے اسے اندر سے لاک کر دیا ۔ نصیر نے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن دبا دیا۔

" ہیلو ہیلو یوسف کالنگ ۔ اوور "...... بٹن دبتے ہی ایک آواز سنائی دی اور وہ دونوں چونک پڑے کیونکہ یوسف ڈان بیکرز کے مالک اولڈ واکر کا اسلامی نام تھا اور آواز بھی اسی کی تھی ۔ بوڑھی اور کپکپاتی ہوئی ۔

" یس ۔ نصیر اٹنڈنگ یو ۔ اوور "...... نصیر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نصیر۔ پاکیشیا سے مہمان پہنچ گئے ہیں۔اوور"...... دوسری طرف سے یوسف نے کہا تو ان دونوں کے چہرے یکلخت مسرت سے سرخ ہو گئے اور ان دونوں نے ایک دوسرے کو مسرت آمیز نظروں سے دیکھا۔

"اوہ۔کب۔اوور"...... نصیر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے ان سے رابطہ ہوا ہے۔ میں نے انہیں خطرے کے پیش نظر تمہارے اڈے کا پتہ دے دیا ہے۔ وہ تمہارے پاس پہنچنے والے ہیں۔ کوڈ پرنس آف ڈھمپ ہے۔ تم انہیں رسیو کرا۔ یہاں ہر طرف بے پناہ چیکنگ ہے اس لئے یہاں شہر میں ان کا ٹھہرنا خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ وہاں تمہارے پاس وہ محفوظ ہوں گے۔اوور"...... یوسف نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔اوور"...... نصیر نے کہا۔

"اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔ نصیر نے جلدی سے اس کا بٹن آف کیا اور پھر اسے اٹھا کر دوبارہ اس خانے میں رکھا اور پھر دیوار برابر کر کے اس نے تصویر کو واپس پہلے کی طرح دیوار میں لگے ہوئے کیل میں ٹانک دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ سلطان اپنے مقصد میں کامیاب لوٹا تھا" نور حسین نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں اور اب مجھے یقین ہے کہ بلیک سٹریپ کے خلاف صحیح معنوں میں کام ہو سکے گا۔آؤ باہر چلیں"...... نصیر نے کہا اور

دونوں تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ نصیر نے بند دروازہ کھولا اور وہ کمرے سے باہر برآمدے میں آگئے۔ یہ مکان ایک پہاڑی پر بنا ہوا تھا۔ اس کے ارد گرد گھنے درخت تھے ایک پگڈنڈی سی نیچے جاتی دکھائی دے رہی تھی۔

"تم فرسٹ پوائنٹ پر جا کر ان لوگوں کو رسیو کرو۔ میں یہاں کا خیال رکھتا ہوں"...... نور حسین نے کہا اور نصیر سر ہلاتا ہوا تیزی سے اس پگڈنڈی پر چلتا ہوا نیچے گہرائی میں اترتا چلا گیا اور چند لمحوں بعد نور حسین کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ نور حسین پر اضطراب کا سا عالم طاری ہو گیا تھا اس نے تیزی سے مکان کے گرد ایک راؤنڈ لگایا اور ایک بار پھر برآمدے میں آ کر رک گیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اسے دور سے چھ افراد اوپر آتے ہوئے دکھائی دینے لگے۔ وہ مقامی آدمی تھے لیکن ان میں دو تو انتہائی دیو ہیکل جسموں کے مالک تھے جبکہ باقی تین افراد عام جسامت کے تھے نصیر ان کے ساتھ تھا۔

"یہ پانچ افراد اتنی بڑی اور منظم تنظیم بلیک سٹریپ کا آخر کیا بگاڑ لیں گے"...... اچانک نور حسین نے مایوسانہ انداز میں ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ گو یوسف کی کال سن کر اسے بے حد مسرت ہوئی تھی لیکن اب ان لوگوں کو آتے دیکھ کر اس پر اچانک مایوسی کا دورہ پڑ گیا تھا۔

"یہ نور حسین ہے۔اور نور حسین۔ یہ علی عمران صاحب ہیں اور ان کے ساتھی"...... نصیر نے قریب آ کر ان لوگوں کا تعارف

کراتے ہوئے کہا۔

"آپ کو میں یہاں خوش آمدید کہتا ہوں"...... نور حسین نے بڑھ کر اس نوجوان کی طرف مصافحے کے لیے ہاتھ بڑھاتے ہوئے۔ جس کا تعارف نصیر نے علی عمران کے نام سے کرایا تھا۔

"شکریہ۔ ویسے آپ کا لہجہ تو بتا رہا ہے کہ آپ کو ہماری آمد مایوسی ہوئی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو حسین بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ نہیں۔ یہ بات نہیں جناب۔ دراصل یہاں کے حالات ا ہو گئے ہیں کہ مایوسی تو اب ہماری روح کا حصہ بن گئی ہے"...... حسین نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"مایوسی تو مسلمان کے لئے گناہ قرار دی گئی ہے نور حسین صاحہ ...... اور آپ الحمد اللہ مسلمان ہیں"...... عمران نے جواب دیا اور ن حسین کے چہرے پر بے اختیار شرمندگی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"تشریف لائیے"...... نور حسین نے اپنے تاثرات کو چھپا ہوئے مسکرا کر کہا اور پھر وہ ان سب کو لے کر بڑے کمرے میں آ گئے

"یہ جگہ خاصی محفوظ دکھائی دے رہی ہے۔ کیا یہی گرین سٹار کا ہ کوارٹر ہے"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

جی نہیں جناب۔ یہ تو ایک خفیہ ٹھکانہ ہے۔ گرین سٹار تو مکمل طور پر ختم ہو چکی ہے۔ پوری گرین سٹار میں اب صرف ہم دو آدمی زند

بچے ہیں۔ سلطان جو آپ کے پاس گیا تھا اسے واپسی پر بلیک سٹریپ نے پکڑ لیا اور پھر اس کی لاش ملی۔ شاہ اولڈ واکر سے ملنے گیا تاکہ آپ کے متعلق معلومات حاصل کر سکے لیکن واپسی پر وہ بھی گرفتار ہو گیا اور پھر اس کی بھی لاش ہی دستیاب ہوئی۔ ہم دونوں کئی روز سے اس کوشش میں تھے کہ کسی طرح یہاں سے نکل کر سونار پہنچ جائیں لیکن ہر طرف بلیک سٹریپ اور جرمائی فوج نے اس طرح سخت چیکنگ کر رکھی ہے کہ ہمارا یہاں سے نکلنا ہی دشوار ہو رہا تھا آپ لوگوں کو چیک نہیں کیا گیا"...... نور حسین نے کہا۔

"کرون سے یہاں پہنچنے تک ایک سو مقامات پر چیکنگ ہوئی ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہم آپ کے سامنے صحیح سلامت موجود ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"حیرت ہے۔ وہ لوگ تو ذرا سا شک پڑتے ہی گولی چلا دیتے ہیں"۔ نور حسین نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن بلیک سٹریپ کے مشین سیکشن کے آدمیوں کو یہ کیسے روک سکتے ہیں۔ جبکہ سپیشل کارڈ بھی ہمارے پاس موجود ہوں"۔ عمران نے کہا تو نور حسین چونک پڑا۔

"مشین سیکشن۔ سپیشل کارڈ۔ کیا مطلب"...... نور حسین نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نور حسین صاحب۔ ہم سیدھے یہاں نہیں آ رہے۔ ہم دارالحکومت کرون میں بلیک سٹریپ کے خلاف ایک کامیاب جنگ

لڑ کر آرہے ہیں ۔ وہاں کرون میں بلیک سٹریپ کے کئی سیکشنوں کا
خاتمہ ہم نے کر دیا ہے ۔ جن میں اہم دو گروپ ہیں ایک میتھائس
گروپ اور دوسرا مشین سیکشن گروپ ۔ جس کا انچارج آسٹن تھا اور یہ
سب کچھ ہمیں اس لئے کرنا پڑا کہ ہمارا ٹارگٹ بلیک سٹریپ کا ہیڈ
کوارٹر ہے اور ہیڈ کوارٹر کو انہوں نے اس قدر خفیہ رکھا ہوا ہے کہ
سوائے چند خاص افراد کے اور کسی کو اس بارے میں معلوم نہ تھا ۔
بہرحال ہم نے معلوم کر لیا ہے کہ بلیک سٹریپ کا ہیڈ کوارٹر پرانگل
اور کمپانگ کے درمیان پھیلے ہوئے انتہائی خوفناک اور گھنے جنگل جسے
مقامی زبان میں وڈکاک کہتے ہیں میں بنایا گیا ہے اس سے قریب ترین
ایک بستی تانگل ہے اور بلیک سٹریپ کے ہیڈ کوارٹر کا انچارج ایک
ایکریمین یہودی ایجنٹ لوتھر ہے ۔ اور لوتھر نے ہماری پیش قدمی
روکنے کے لئے اور ہیڈ کوارٹر کو بچانے کے لئے وسیع انتظامات کر رکھے
ہیں اس نے کمپانگ میں ہماری چیکنگ کے لئے الفریڈ سیکشن
تعینات کیا ہوا ہے ۔ پرانگل میں کوئی رابرٹ ہے اور جنگل میں بھو
اور اس کے آدمی تعینات ہیں ۔ ہم شاید پرانگل سے جنگل میں داخل ہو
کر ہیڈ کوارٹر تک پہنچ جاتے لیکن چونکہ جس جگہ ہیڈ کوارٹر ہے وہ جگہ
پرانگل سے کافی فاصلہ پر ہے ۔ جبکہ کمپانگ سے نزدیک ہے اور
جنگل میں کام کرنے کے لئے ہمیں کچھ مقامی آدمیوں کے تعاون کی بھی
ضرورت تھی اس لئے میں نے کمپانگ آکر آپ لوگوں سے ملنے کا فیصلہ
کیا ۔ ویسے سلطان صاحب کے یہاں آکر پکڑے جانے کا ہمیں علم نہ تھا

ورنہ شاید ہم اولڈ واکر کو کال نہ کرتے لیکن ہمیں چونکہ اس بارے میں
علم نہ ہو سکا تھا اس لئے ہم نے انہیں کال کیا انہوں نے ہی ہمیں
سلطان کے بارے میں بتایا اور ساتھ ہی انہوں نے ہمیں یہاں کا پتہ دیا
اور آپ لوگوں کے متعلق بتایا تو ہم ٹرین کے ذریعے وہاں سے یہاں
پہنچے ہیں "...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ آپ نے تو اتنا کام کر لیا اور میں خواہ مخواہ یہ سوچ کر
مایوس ہو رہا تھا کہ اتنی بڑی اور منظم تنظیم کا مقابلہ پانچ افراد کیسے
کریں گے اور یہی خیال میرے لہجے میں مایوسی کی وجہ بنا تھا جسے آپ
نے مارک کر لیا تھا لیکن آپ کی باتیں سن کر میرے ذہن سے مایوسی کی
گرد ہٹ گئی ہے ۔ اب مجھے سلطان مرحوم کی اس بات پر یقین آگیا ہے
کہ آپ اکیلے بھی کئی تنظیموں پر بھاری پڑ سکتے ہیں "...... نور حسین نے
مسرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران مسکرا دیا ۔

" آپ نے واقعی کمال کر دیا ہے عمران صاحب کہ بلیک سٹریپ
کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کر لیا ہے ۔ ورنہ حقیقت یہی ہے کہ ہم نے تو
ٹکریں ماری تھیں لیکن ہمیں معلوم نہ ہو سکا تھا کہ بلیک سٹریپ کا ہیڈ
کوارٹر کہاں ہے "...... نصیر نے کہا ۔

" آپ لوگ اب مجھے یہ بتائیں کیا آپ جنگل میں ہماری رہنمائی کے
لئے کچھ بااعتماد افراد کا بندوبست کر سکتے ہیں ۔ ایسے افراد کا جو نہ صرف
رہنمائی کر سکیں بلکہ انہیں جنگل میں واقع بستیوں اور وہاں کے
حالات کا بھی اچھی طرح علم ہو "...... عمران نے کہا ۔

"بالکل بندوبست کر سکتے ہیں بلکہ بندوبست کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے ۔ نصیر تو پیدا ہی جنگل میں ہوا تھا ۔ وہاں کی ایک بستی اس کا آبائی گاؤں ہے ۔ ویسے یہ مشہور شکاری بھی ہے "...... نور حسین نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" بالکل جناب ۔ میں آپ کی وڈ کاک میں مکمل رہنمائی کر سکتا ہوں لیکن جس علاقے کی آپ نے نشاندہی کی ہے یعنی تانگل بستی کا نواحی علاقہ ۔ وہ تو وڈ کاک کا سب سے گھنا اور انتہائی خطرناک ترین جنگل ہے اور تانگل بستی بھی اب وہاں سے ختم ہو چکی ہے ۔ اس بستی کے سب افراد کمپانگ شفٹ ہو چکے ہیں ۔ وہاں اچانک انتہائی وحشی درندوں کی اس قدر کثرت ہو گئی تھی کہ بستی کے لوگ ان کا مسلسل شکار ہو رہے تھے اس لئے وہ بستی ہی اجڑ گئی ۔ ہمیں وہاں پہنچنے کے لئے خصوصی جیپوں اور خصوصی اسلحے کے انتظامات پہلے کرنے پڑیں گے "...... نصیر نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" یہ سب کچھ اس ہیڈ کوارٹر کی تعمیر کے لئے کیا گیا ہو گا لیکن ایک بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ ہیڈ کوارٹر اس قدر خطرناک علاقے میں ہے تو وہاں آنے جانے کے لئے ایسا کوئی راستہ رکھا گیا ہو گا جسے یہ لوگ استعمال کرتے ہوں گے "...... عمران نے کہا ۔

" بالکل عمران صاحب ۔ آپ کا خیال درست ہے ۔ واقعی ایسا کوئی محفوظ راستہ ہونا چاہئے "...... نور حسین نے کہا ۔

" ہو سکتا ہے یہ راستہ انڈر گراؤنڈ بنایا گیا ہو "...... نصیر نے کہا ۔

" اس قدر طویل انڈر گراؤنڈ راستہ بنانا تو حماقت کے سوا کچھ نہیں کوئی اور بندوبست کیا گیا ہو گا "...... عمران نے کہا ۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ عمران صاحب ۔ اب مجھے خیال آ رہا ہے کہ گزشتہ دو سالوں میں جنگل میں ایک نیا اسٹیشن اوترام قائم کیا گیا تھا اور وہاں تک باقاعدہ ریلوے پٹڑی بچھائی گئی ہے تاکہ اس جنگل سے کاٹی گئی لکڑی کو پرانگل تک لے جایا جا سکے لیکن وہ اسٹیشن تو تانگل بستی سے کافی دور ہے ۔ تقریباً چالیس پچاس کلو میٹر دور ہے "...... نصیر نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" باس ۔ ہیڈ کوارٹر اس قدر خفیہ اور جنگل کے وسط میں بنائے جانے کا مقصد کیا ہو سکتا ہے ۔ ایسی جگہوں پر لیبارٹریاں تو بنائی جا سکتی ہیں لیکن ہیڈ کوارٹر ایسی جگہ بنائے جانے والی بات پہلی بار سنی ہے "...... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے ٹائیگر نے کہا ۔

" میرا خیال ہے ہیڈ کوارٹر تو جنگل کے کنارے پر ہو گا اور اسے خفیہ رکھنے کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہو گا اور سب کو یہی بتایا گیا ہو گا کہ ہیڈ کوارٹر جنگل کے وسط میں ہے تاکہ اگر کوئی ہیڈ کوارٹر کی طرف جائے تو وہ وسط میں ہی اسے تلاش کرتا رہے "...... بلیک زیرو نے کہا ۔

" اس آسٹن نے تو یہی بتایا تھا کہ تانگل بستی کے قریب ہے اور جس طرح لوتھر نے اسے بتایا تھا کہ اس نے جنگل میں بھومو اور اس کے آدمیوں کو الرٹ کر دیا گیا ہے اس سے بھی یہی ظاہر ہوتا تھا کہ ہیڈ

کوارٹر وسط میں ہو گا۔ لیکن یہاں آنے تک سارے راستے مجھے یہی الجھن
رہی کہ اس قدر دور اور جنگل کے وسط میں ہیڈ کوارٹر بنانے کا کیا
مقصد ہو سکتا ہے۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" اگر آپ اجازت دیں تو میں اس معاملے میں معلومات حاصل
کروں "۔ نصیر نے اچانک کہا تو عمران اور دوسرے ساتھی بے اختیار
چونک پڑے۔

" کیسے معلومات حاصل کرو گے "...... عمران نے پوچھا۔

" اوترام اسٹیشن پر میرا دوست اسٹیشن ماسٹر ہے اور رہتا بھی وہیں
ہے۔ میں شہر جا کر اس سے فون پر بات کرتا ہوں۔ ہو سکتا ہے اسے
اس بارے میں کچھ معلومات ہوں۔ ویسے وہ بدھ مذہب کا ہے لیکن
اسے مسلمانوں سے بے حد ہمدردی ہے "...... نصیر نے کہا۔

" اگر اس بھومو کے بارے میں معلومات مل جائیں تو مسئلہ حل ہو
سکتا ہے۔ بھومو اور اس کے آدمی جس طرف موجود ہوں گے اس طرف
ہیڈ کوارٹر ہو گا۔ لیکن یہ اسٹیشن والی بات بھی کسی حد تک قابل قبول
ہو سکتی ہے کیونکہ میرا خیال ہے ہیڈ کوارٹر میں بلیک سٹرپ کے لئے
غیر ملکی اسلحہ کا ذخیرہ رکھا جاتا ہو گا "...... عمران نے کہا۔

" تو پھر ایسا ہے کہ میں جا کر اسٹیشن ماسٹر سے بات کرتا ہوں "
...... نصیر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر
ہلا دیا۔

" آپ حضرات کے لئے میں کھانے کا بندوبست کر لوں۔ یہاں ہر

چیز موجود ہے۔ آپ کے لئے ایک بڑا کمرہ بھی کھول دیتا ہوں۔ آپ اس
دوران آرام بھی کر لیں "...... نور حسین نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھا ہوا ایک لمبے قد اور چھریرے جسم کا آدمی چونک پڑا اس کے ہاتھ میں ایک غیر ملکی رسالہ تھا اور وہ کرسی پر بیٹھا اس رسالے کو دیکھنے میں مصروف تھا۔ ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی اس نے رسالہ بند کر کے میز پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس۔ الفریڈ سپیکنگ"...... اس آدمی نے سخت لہجے میں کہا۔

"گرانٹ بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا بات ہے"...... الفریڈ نے پوچھا۔

"باس۔ ایک آدمی کے بارے میں ابھی ابھی مجھے رپورٹ ملی ہے کہ اس کے ساتھ کسی پرنس آف ڈھمپ نے فون پر بات کی ہے بات کرنے والے کا لہجہ تو مقامی تھا اور زبان بھی مقامی استعمال کی گئی تھی لیکن یہ ڈھمپ نام ایسا ہے جو قطعی اجنبی ہے اس لئے مجھے خیال آیا کہ

کہیں یہ کال ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی طرف سے نہ ہو"...... گرانٹ نے کہا۔

"کال کے الفاظ نہیں معلوم ہو سکے"...... الفریڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"جی نہیں۔ کال کے متعلق بھی اتفاقاً مجھے معلوم ہوا کہ میرے ایک آدمی سے مین ایکس چینج کے آپریٹر نے ڈھمپ کا مطلب پوچھا تو اس نے ایسے لفظ پر حیرت کا اظہار کیا۔ اس پر میرے آدمی نے پوچھا کہ اس نے یہ لفظ کہاں سے سنا ہے تو اس نے بتایا کہ ایک مقامی کال کے دوران یہ لفظ استعمال کیا گیا تھا۔ بولنے والا اپنے آپ کو پرنس آف ڈھمپ کہہ رہا تھا۔ اس آدمی نے مجھ سے بات کی تو میں نے اسے اس کال کی مزید تفصیلات معلوم کرنے کی ہدایت کی تو اس نے مزید معلومات حاصل کیں تو اسے پتہ چلا کہ یہ کال تری پورہ روڈ پر واقع ذان بیکرز کے مالک اولڈ واکر کو کی گئی تھی وہ پرنس آف ڈھمپ شاید کسی پبلک فون بوتھ سے بات کر رہا تھا اور اس اطلاع پر جب میں نے اس اولڈ واکر کے متعلق معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ وہ بوڑھا آدمی ہے اور کٹر یہودی ہے اور جرما کے صدر جنرل گان کا کلاس فیلو رہا ہے اور اس کے جنرل گان سے براہ راست تعلقات ہیں"...... گرانٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو وہ ہر قسم کے شک وشبے سے بالاتر ہے"...... الفریڈ نے کہا۔

" یس باس ۔ لیکن اس لفظ ڈھمپ نے مجھے چونکایا تھا "........ گرانٹ نے جواب دیا۔

" کسی مقامی جگہ کا نام ہو گا ۔لاکھوں مقامات یہاں ایسے ہوں گے جن کے نام ہمیں معلوم ہی نہ ہوں گے ۔اس لئے تم اسے چھوڑو اور مشکوک افراد پر توجہ کرو "...... الفریڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" ہونہہ ۔ احمق آدمی ۔ جرما کے صدر کے دوست اور کلاس فیلو پر شک کر رہا ہے "...... الفریڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔ لیکن ابھی اسے رسیور رکھے چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور الفریڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس الفریڈ سپیکنگ "...... الفریڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

" لوتھر سپیکنگ "...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی اور الفریڈ چونک کر سیدھا ہو گیا۔

" یس چیف "...... الفریڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" تمہاری طرف سے کوئی رپورٹ نہیں ملی مجھے "...... چیف کا لہجہ بے حد سخت تھا۔

" چیف ۔ ابھی تک کوئی مشکوک آدمی چیک نہیں ہو سکا ۔ میرے آدمی مکمل طور پر ہوشیار ہیں "...... الفریڈ نے جواب دیا۔

" کرون میں مشین سیکشن کا انچارج آسٹن بھی مارا گیا ہے اور اس کی لاش کی حالت سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسے مارنے سے پہلے اس پر ہولناک تشدد بھی کیا گیا ہے ۔ آسٹن ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جانتا تھا

لئے اب یہ بات لازمی ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ پرائنگل یا کیپانگ کا خ کریں گے اس لئے تمہیں پوری طرح الرٹ رہنا ہو گا "۔ دوسری ف سے چیف نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس باس ۔ ہم پوری طرح الرٹ ہیں ۔ ہم چھوٹی سے چھوٹی بات بھی چیک کرتے ہیں ۔ ابھی میرے ایک آدمی نے ایک غیر اہم بات پوچھنے کے لئے مجھے فون کیا تھا ۔ حالانکہ یہ قطعی غیر اہم بات تھی ۔ لیکن اس قدر الرٹ تھا کہ وہ اس غیر اہم بات کا پاکیشیائی ایجنٹوں سے ت قائم کر رہا تھا "...... الفریڈ نے اپنی اور اپنے آدمیوں کی کارکردگی پ پر ظاہر کرنے کے لئے کہا۔

" کونسی غیر اہم بات "...... چیف نے چونک کر پوچھا۔

" میرا آدمی ایک لفظ ڈھمپ پر چونکا تھا اس کا خیال تھا کہ ڈھمپ کا مشکوک ہے حالانکہ میں نے اسے بتایا ہے کہ یہ کسی مقامی جگہ کا ہو گا مقامی زبان میں "...... الفریڈ نے جواب دیا۔

" کیا ۔ کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ کیا نام لیا ہے تم نے ۔ دوبارہ بتاؤ "۔ ری طرف سے چیف لوتھر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو الفریڈ بے بار چونک پڑا ۔ اس کے چہرے پر بے اختیار حیرت کے تاثرات ابھر ۔ اسے اس لفظ پر چیف کے اس طرح چیخنے پر حیرت ہو رہی تھی ۔

" ڈھمپ ۔ پرنس آف ڈھمپ ۔ ایک ٹیلیفون کال کے دوران یہ ظ استعمال کئے گئے تھے "...... الفریڈ نے جواب دیا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ کس کال میں یہ لفظ ادا ہوئے تھے ۔ جلدی بتاؤ ۔ یہ

انتہائی اہم بات ہے "...... چیف کے لہجے میں بے چینی اور اضطراب نمایاں ہو گیا تھا۔

" یہ کال کسی پبلک فون بوتھ سے یہاں کپانگ کے تری پورہ روڈ پر واقع ڈان بیکرز کے مالک اولڈ واکر کو کی گئی تھی اس میں پرنس آف ڈھمپ کے الفاظ استعمال کئے گئے تھے۔ سنٹرل ٹیلیفون ایکس چینج کا آپریٹر میرے آدمی کا دوست ہے اس نے میرے آدمی سے پوچھا کہ ڈھمپ کسے کہتے ہیں۔ میرے آدمی کو ظاہر ہے اس کا مطلب نہ آتا تھا اس نے میرے سیکشن چیف سے بات کی اور اس نے مجھ سے پہلے تو میں بھی قدرے مشکوک ہوا لیکن پھر جب میں نے ڈان بیکرز کے مالک اولڈ واکر کے متعلق انکوائری کرائی تو پتہ چلا کہ وہ بوڑھا آدمی ہے اور جرما کے صدر جنرل گان کا کلاس فیلو رہا ہے اور اب بھی اس کے جنرل گان سے گہرے تعلقات ہیں اور یہودی ہے تو میں سمجھ گیا کہ ایسا آدمی مشکوک نہیں ہو سکتا"...... الفریڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" سنو الفریڈ۔ پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران اپنے آپ کو پرنس آف ڈھمپ کہلواتا ہے اور یہ اس کا مخصوص کوڈ نام ہے سمجھے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ کال اس علی عمران کی طرف سے اس اولڈ واکر کو کی گئی ہے اور یقیناً یہ اولڈ واکر یہودی ہونے کے باوجود مسلمانوں سے ملا ہوا ہے۔ اور ہو سکتا ہے اس کی وجہ سے عمران اور اس کے ساتھی تمہارے آدمیوں کی نظروں سے چھپے ہوئے ہوں۔ تم جا کر اس اولڈ واکر کی کھال اتار دو۔ اس سے عمران اور اس کے ساتھیوں کا پتہ لازماً

مل جائے گا۔ فکر مت کرو اس کے تعلقات جس سے بھی ہوں۔ میں خود سنبھال لوں گا۔ تم فوراً جا کر اس سے معلومات حاصل کرو اور ان معلومات کے مطابق فوراً ان لوگوں کے خلاف فل ایکشن کرو اور پھر مجھے رپورٹ دو"...... چیف نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا تو الفریڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ۔ اوہ چیف۔ تو یہ بات ہے۔ ویری سوری۔ مجھے تو اس کوڈ کا علم ہی نہ تھا۔ ورنہ میں فوری کارروائی کرتا۔ میں ابھی خود جا کر اس بوڑھے سے سب کچھ اگلواتا ہوں"...... الفریڈ نے تیز لہجے میں جواب دیا۔

" خیال رکھنا۔ وہ معلومات کے حصول سے پہلے نہ مر جائے۔ ورنہ ہم لوگ پھر اندھیرے میں رہ جائیں گے۔ تم نے ہر صورت میں اس سے حتمی معلومات حاصل کرنی ہیں"...... لوتھر نے کہا۔

" یس باس۔ آپ فکر نہ کریں"...... الفریڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا۔ الفریڈ نے کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" یس۔ جان سپیکنگ"...... دوسری طرف سے اس کے سیکشن کے نمبر ٹو جان کی آواز سنائی دی۔

" الفریڈ بول رہا ہوں جان۔ فوری طور پر دو آدمیوں کے ساتھ میرے پاس پہنچ جاؤ۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں ایک اہم سراغ ملا ہے اور ہم نے فوری طور پر ایک جگہ چھاپہ مارنا ہے۔ جلدی آؤ"۔

الفریڈ نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ کر وہ کر
سے اٹھا اور دوڑتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ا
کار تیزی سے تری پور روڈ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ
سیٹ پر ایک کسرتی جسم کا مالک ایکریمی بیٹھا ہوا تھا اس کے جسم
سرخ رنگ کی چست بنیان اور جینز تھی جبکہ اس کی سائیڈ سیٹ
الفریڈ تھا۔ دو مقامی آدمی عقبی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

"تری پورہ روڈ پر کہاں جانا ہے باس"...... ڈرائیونگ سیٹ
پر بیٹھے ہوئے نوجوان نے الفریڈ سے پوچھا۔

"ڈان بیکرز پر"...... الفریڈ نے جواب دیا تو نوجوان نے اثبات
میں سر ہلا دیا۔

"کیا یہ پاکیشیائی ایجنٹ ڈان بیکرز میں چھپے ہوئے ہیں۔ میں
تو سنا ہے کہ اس کا مالک یہودی ہے"۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہو
نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں جان۔ وہ واقعی یہودی ہے اور اس کے جرما کے صدر جنر
گان سے بھی دوستانہ تعلقات ہیں۔ لیکن وہ پاکیشیائی ایجنٹوں کا ہم
ساتھی ہے اور اس نے انہیں یہاں چھپایا ہوا ہے۔ ہم نے اس سے
ساری معلومات حاصل کرنی ہیں"...... الفریڈ نے کہا تو جان نے
اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد کار کپانگ کی سب سے معروف شاہراہ تری پورہ رو
پر واقع ایک دو منزلہ عمارت کے سامنے جا کر رک گئی۔ عمارت پر

اور خستہ نظر آ رہی تھی۔ نچلے حصے میں بیکری کی دوکان تھی جسے انتہائی
شاندار انداز میں سجایا گیا تھا اور وہاں چار خوبصورت مقامی لڑکیاں
گاہکوں کو سامان فروخت کر رہی تھیں۔

"اولڈ واکر صاحب کہاں ہیں"...... الفریڈ نے آگے بڑھ کر ایک
لڑکی سے پوچھا۔

"وہ اوپر اپنے کمرے میں آرام کر رہے ہیں۔ شام کو مل سکتے ہیں"۔
لڑکی نے جواب دیا۔

"بلیک سٹریپ۔ اور ہم نے فوری طور پر ان سے ملنا ہے۔ راستہ
بتاؤ"...... الفریڈ نے سخت لہجے میں کہا تو لڑکی کے چہرے پر یکلخت
خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

"ادھر۔ ادھر دائیں طرف سے سیڑھیاں اوپر جاتی ہیں۔ میں آپ
کے ساتھ چلتی ہوں"...... لڑکی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ تم یہیں ٹھہرو۔ ہم خود مل لیں گے"...... الفریڈ نے کہا
اور اس طرف کو چل پڑا جدھر اس لڑکی نے اشارہ کیا تھا۔ ادھر ذرا ہٹ
کر ایک تنگ سا راستہ تھا جس کے اختتام پر سیڑھیاں اوپر جا رہی تھی۔
وہ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر ایک راہداری میں پہنچے تو اس راہداری
میں کئی کمروں کے دروازے تھے جن میں سے ایک کمرے کے
دروازے کی دہلیز کے نیچے سے روشنی نکل کر باہر راہداری میں پڑ رہی
تھی جبکہ باقی تاریک تھے۔ الفریڈ اور اس کے ساتھی اس دروازے کی
طرف بڑھ گئے ابھی وہ دروازے تک پہنچے ہی نہ تھے کہ دروازہ کھلا اور

ایک لمبے قد کا بوڑھا آدمی جس کے جسم پر نائٹ گون تھا دروازے پر کھڑا نظر آیا۔

"کون ہو تم لوگ"۔ بوڑھے نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"بلیک سٹریپ۔ اندر چلو"...... الفریڈ نے خشک لہجے میں کہا اور بوڑھے کو دھکیلتے ہوئے کمرے میں لے گیا جہاں ایک بیڈ کے ساتھ ایک میز اور چار کرسیاں پڑی ہوئی تھیں...... میز پر فون بھی رکھا ہوا تھا۔

"تم جانتے ہو میں کون ہوں۔ پھر اس طرح یہاں آنے کا مطلب" بوڑھے نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے کمرہ تھپڑ کی زور دار آواز اور بوڑھے کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ الفریڈ کا زور دار تھپڑ کھا کر بوڑھا چیختا ہوا ایک کرسی پر جا گرا تھا اور پھر کرسی سمیت نیچے گرا۔

"اسے اٹھا کر بٹھا دو جان"۔ الفریڈ نے سرد لہجے میں کہا اور جان نے آگے بڑھ کر خود ہی اٹھتے ہوئے بوڑھے کو گریبان سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے کرسی پر بٹھا دیا۔ بوڑھے کے منہ سے خون کی لکیریں نکل رہی تھیں اس کے چہرے پر شدید ترین تکلیف کے آثار نمایاں تھے۔

"اب ہوش آیا تمہیں اور معلوم ہو گیا کہ ہم کون ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ تم جنرل گان کے کلاس فیلو بھی رہے ہو اور اس کے دوست بھی ہو اور اس کے ساتھ ساتھ یہودی بھی ہو۔ لیکن تم نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو پناہ دے کر غداری کی ہے اور اسی غداری کی سزا

تمہیں ابھی ملنے والی ہے"...... الفریڈ نے غراتے ہوئے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ میرا پاکیشیائی ایجنٹوں سے کیا تعلق"...... بوڑھے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تمہاری ایک کال ہمارے پاس ٹیپ شدہ موجود ہے۔ جو پرنس آف ڈھمپ نے تمہیں کی تھی اور ہم جانتے ہیں کہ پرنس آف ڈھمپ کا کوڈ پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران استعمال کرتا ہے۔ اس لئے انکار کرنے سے تمہیں کوئی فائدہ حاصل نہ ہو گا۔ اگر تم اپنی بوڑھی ہڈیوں کو ٹوٹنے سے بچانا چاہتے ہو تو فوراً بتا دو کہ تم نے ان لوگوں کو کہاں چھپایا ہوا ہے"...... الفریڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"تم غلط کہہ رہے ہو۔ میں کسی پرنس آف ڈھمپ کو نہیں جانتا"۔ بوڑھے نے کہا۔

"جان۔ یہ بوڑھا شرافت سے نہیں مانے گا۔ اس کا اس طرح بندوبست کرو کہ یہ مرنے بھی نہ پائے اور ہمیں سچ بھی بتا دے"۔ الفریڈ نے ساتھ کھڑے جان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ابھی لو باس۔ ابھی یہ طوطے کی طرح بولے گا"...... جان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے آگے بڑھ کر بوڑھے کو ایک بار پھر گریبان سے پکڑ کر اٹھایا اور جھٹکا دے کر نیچے پھینک دیا۔ بوڑھے کے حلق سے چیخ نکلی ہی تھی کہ جان کی لاتیں مشین کی طرح حرکت میں آ گئیں اور کمرہ بوڑھے کی انتہائی کربناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ جان اس بری طرح اور اس بے دردی سے بوڑھے پر لاتیں برسا

رہا تھا کہ جیسے بوڑھا گوشت پوست کی بجائے فوم کا بنا ہوا ہو۔ بوڑھے کی کئی پسلیاں بھی ٹوٹنے کی آوازیں سنائی دی تھیں اس کے منہ سے مسلسل خون بہنے لگا تھا اور وہ اس بری طرح فرش پر لاتیں کھاتے ہوئے پھڑک رہا تھا جیسے پانی سے نکلی ہوئی مچھلی پھڑکتی ہے۔

"بولو۔ بولو۔ ورنہ ایک ایک ہڈی توڑ دوں گا۔ بولو"...... جان نے غصے سے چیختے ہوئے کہا لیکن بوڑھا اس دوران بے ہوش گیا تھا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ"...... الفریڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور جان نے جھک کر بوڑھے کو ایک بار پھر گردن سے پکڑا اور اسے کرسی پر پھینک کر اس نے اس کے زخمی چہرے پر یکے بعد دیگرے زوردار تھپڑ مارنے شروع کر دیئے اور چند لمحوں بعد ہی بوڑھا چیخ مار کر ہوش میں آگیا۔

"بولو ورنہ اس بار"...... جان نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے خنجر نکالا اور دوسرے لمحے بوڑھا انتہائی کربناک انداز میں چیختا ہوا ایک بار پھر بے ہوش ہو گیا جان نے انتہائی بے دردی سے اس کی ایک آنکھ خنجر کی نوک سے نکال دی تھی۔ جان نے خون آلود خنجر دوسرے ہاتھ میں پکڑا اور ایک بار پھر بے ہوش بوڑھے کے زخمی چہرے پر تھپڑ مارنا شروع کر دیئے۔

اسی لمحے باہر سے قدموں کی آواز سنائی دی تو الفریڈ کے اشارے پر دونوں مسلح مقامی آدمی تیزی سے باہر راہداری میں چلے گئے۔ بوڑھا دو تھپڑ کھانے کے بعد ایک بار پھر ہوش میں آگیا۔

"بتاؤ ورنہ اس بار دوسری آنکھ بھی نکال دوں گا"...... جان نے چیختے ہوئے کہا۔

"وہ ...... وہ مانڈے گئے ہیں ...... مانڈے گئے ہیں ...... مانڈے گئے ہیں"...... بوڑھے نے ہذیانی انداز میں کہا اور ایک بار پھر بے ہوش ہو گیا۔

"اب بولنے لگا ہے۔ پھر ہوش میں لے آؤ اسے"...... الفریڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور جان نے ایک بار پھر بوڑھے کے چہرے پر تھپڑوں کی بارش کر دی اور بوڑھا چیختا ہوا ہوش میں آگیا۔ اس کا جسم بری طرح پھڑک رہا تھا اور وہ لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔

"بولو کہاں گئے ہیں مانڈے میں"۔ جان نے چیختے ہوئے کہا۔

"مانڈے کے جنوب میں پھیلی پہاڑی پر واقع فارسٹ ہاؤس میں وہاں نور حسین اور نصیر چھپے ہوئے ہیں"۔ بوڑھے نے رک رک کر کہا اور پھر ایک جھٹکا کھا کر اس کا جسم ساکت ہو گیا اور گردن ایک طرف کو ڈھلک گئی۔

"یہ مر گیا ہے باس"...... جان نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے بوڑھے کے مرنے پر اس لئے افسوس ہو رہا ہو کہ اسے اس پر مزید تشدد کرنے کا اب موقع نہ مل سکے گا۔

"کوئی بات نہیں۔ ہم نے جو معلوم کرنا تھا کر لیا ہے۔ مانڈے یہاں سے کافی دور ہے۔ اس لئے ہمیں فوری طور پر وہاں پہنچنے کے لئے ہیلی کاپٹر پر سفر کرنا ہو گا۔

"آؤ" الفریڈ نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا
تقریباً ایک گھنٹے بعد ایک ہیلی کاپٹر کمپانگ سے نکل کر پہاڑی
علاقے کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔ ہیلی کاپٹر میں الفریڈ اور جان کے ساتھ
چار مسلح افراد موجود تھے۔ ان کے ساتھ ہی سیاہ رنگ کا ایک تھیلا بھی
ہیلی کاپٹر میں موجود تھا اور ساتھ ہی چار بیلچے بھی پڑے دکھائی دے
رہے تھے۔ پائلٹ اور چاروں مسلح افراد مقامی تھے۔

"تم نے وہ فارسٹ ہاؤس دیکھا ہوا ہے ناں"...... پائلٹ کے
ساتھ بیٹھے ہوئے الفریڈ نے پوچھا۔

"یس باس۔ میں نے آپ کو پہلے بھی بتایا ہے کہ اس علاقے کا چپہ
چپہ میرا دیکھا ہوا ہے۔ یہ فارسٹ ہاؤس ایک پختہ عمارت ہے جو
پہاڑی کی بلندی پر واقع ہے اور اس کے ارد گرد گھنے درخت ہیں"
پائلٹ نے جواب دیا۔

"تم نے ہمیں ایسی جگہ ڈراپ کرنا ہے جہاں سے ہم تو آسانی سے
اس ہاؤس تک پہنچ جائیں لیکن وہاں موجود افراد کو ہمارے متعلق علم
نہ ہو سکے"...... الفریڈ نے کہا۔

"یس باس۔ اسی لئے میں لمبا چکر کاٹ کر اس پہاڑی کے عقبی
طرف سے جا رہا ہوں تاکہ ان لوگوں کو ہیلی کاپٹر کے بارے میں علم
ہو سکے۔ میں آپ کو ایسی جگہ اتاروں گا جہاں سے آپ پیدل آسانی سے
چلتے ہوئے اس ہاؤس کی عقبی طرف پہنچ جائیں گے"...... پائیلٹ نے
کہا اور الفریڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کی پرواز کے

بعد ہیلی کاپٹر کی بلندی کم کر دی گئی اور اب وہ پہاڑیوں کے اندر اس
طرح پرواز کرتا ہوا آگے بڑھا جا رہا تھا کہ اس کے دونوں طرف اونچی
اونچی چٹانیں ہی نظر آ رہی تھیں اور پھر تھوڑی دیر بعد پائلٹ نے ہیلی
کاپٹر کو ایک مسطح چٹان پر اتار دیا اور وہ سب نیچے اتر آئے۔

"باس یہاں سے اوپر چڑھ کر آپ دوسری طرف پہاڑی پر پہنچیں
گے تو اس کے آگے والی پہاڑی پر وہ ہاؤس موجود ہے اگر میں ہیلی کاپٹر
ادھر لے گیا تو اسے ہاؤس سے چیک کر لیا جائے گا"...... پائلٹ نے
ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

"ٹھیک ہے۔ تم یہیں رک کر ہماری کال کا انتظار کرو"......
الفریڈ نے کہا اور پھر جان اور دوسرے افراد کو آگے بڑھنے کا اشارہ کرتے
ہوئے وہ ایک پگڈنڈی کے ذریعے اوپر چوٹی کی طرف چڑھنے لگے۔ ہیلی
کاپٹر میں موجود سیاہ رنگ کا بڑا سا بیگ ایک آدمی نے کاندھے پر اٹھایا
ہوا تھا۔ چوٹی پر پہنچ کر وہ دوسری طرف نیچے اتر گئے اور پھر تنگ سی وادی
کراس کر کے وہ اس کے بعد آنے والی ایک اور پہاڑی پر چڑھنے لگے اور
پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کے مسلسل سفر کے بعد جب وہ اوپر پہنچے تو انہیں
کچھ دور درختوں کا ایک گھنا جھنڈ نظر آنے لگا جس میں پختہ اور بڑے سے
مکان کا ہیولہ بھی نظر آ رہا تھا۔

"ہم نے تین اطراف سے اس کی طرف بڑھنا ہے جان اور ایک
آدمی بائیں طرف سے میں اور ایک آدمی دائیں طرف سے اور باقی دو
آدمی عقب سے۔ قریب پہنچ کر میں سب سے پہلے اس مکان پر میزائل

فائر کروں گا اور میرے میزائل فائر کرتے ہی تم سب نے اس
میزائلوں کی بارش کر دینی ہے اور میزائل برساتے ہوئے جان اور میں
دائیں بائیں طرف سے سامنے کے رخ پہنچ جائیں گے تاکہ اگر یہ لوگ
کسی بھی طرف سے نکل کر فرار ہونے لگیں تو ہم ان پر گولیوں کی
بارش کر دیں گے لیکن جیسے ہی مشین کی فائرنگ ہو، میزائل گنیں
روک دی جائیں"...... الفریڈ نے سارے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر
کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ سیاہ بیگ کھول کر اس میں
سے میزائل گنیں نکال کر سب میں تقسیم کر دی گئیں۔ اس کے ساتھ
ہی ایک ایک مشین گن بھی سب نے سنبھال لی۔ مشین گن
کاندھے سے لٹکا کر اور میزائل گنیں ہاتھوں میں پکڑ کر وہ تیزی سے
الفریڈ کی ہدایت کے مطابق بکھر کر آگے بڑھنے لگے۔

الفریڈ ایک مقامی آدمی کے ساتھ تیزی سے فارسٹ ہاؤس کی دائیں
طرف کو بڑھ رہا تھا جبکہ جان ایک مقامی آدمی کے ساتھ فارسٹ ہاؤس
کی بائیں طرف کو چلا گیا تھا اور دو مقامی آدمی سیدھے آگے جا رہے تھے
وہ سب انتہائی احتیاط سے چٹانوں کی اوٹ لیتے ہوئے آگے بڑھے چلے
رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد الفریڈ اس ہاؤس کے بالکل دائیں ہاتھ پر آ
گیا۔ باہر کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ الفریڈ چند لمحے غور سے ماحول
دیکھتا رہا پھر اس نے اپنے ساتھی کو اشارہ کیا اور ہاتھ میں موجود میزائل
گن اس نے مکان کی طرف سیدھی کر دی اور ٹریگر دبا دیا۔ گن سے
انتہائی طاقتور کیپسول نما میزائل نکل کر فضا میں اڑتا ہوا سیدھا مکان

کی دیوار سے جا ٹکرایا اور اس کے ساتھ ہی ایک خوفناک دھماکے سے
ماحول گونج اٹھا اور پھر تو جیسے کسی اسلحہ خانے میں آگ لگ جانے سے
مسلسل اور خوفناک دھماکے ہوتے ہیں۔ اس طرح مسلسل
دھماکے ہونے شروع ہو گئے اور مکان اور درختوں کے ٹکڑے فضا میں
اڑنے لگے۔ دھوئیں اور پتھروں کے بادل سے اس جھنڈ سے آسمان کی
طرف بلند ہونے لگے کافی دیر تک تین اطراف سے مسلسل میزائل
فائرنگ ہوتی رہی۔ الفریڈ اس دوران اپنے ساتھی کو چھوڑ کر دوڑتا ہوا
سامنے کے رخ پہنچ چکا تھا لیکن وہاں کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا اس نے
میزائل گن ایک طرف پھینکی اور کاندھے سے مشین گن اتار کر اس
نے اس کا رخ آسمان کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا مشین گن کی
فائرنگ ہوتے ہی دھماکے بند ہو گئے اور الفریڈ نے مشین گن ہاتھ
میں لی اور تیزی سے تباہ شدہ فارسٹ ہاؤس کی طرف بڑھنے لگا چند لمحوں
بعد جان اور چاروں مقامی آدمی بھی وہاں پہنچ گئے۔ مکان کی اینٹ سے
اینٹ بج چکی تھی۔ درخت بھی کٹ کر ملبے پر گر گئے تھے۔ پورا فارسٹ
ہاؤس اب ملبے کا ایک اونچا ڈھیر دکھائی دے رہا تھا جس میں سے
دھواں ابھی تک نکل رہا تھا اور آگ کے شعلے بھی اس دھوئیں میں سے
دکھائی دے رہے تھے۔

"اب ہم نے اس ملبے کو ہٹا کر ان کی لاشیں نکالنی ہیں"...... الفریڈ
نے کہا۔

"بلیچ تو ہیلی کاپٹر میں ہیں۔ اسے کال کیوں نہ کر لیا جائے"۔ جان

نے کہا اور الفریڈ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے مشین گن کاندھے سے لٹکائی اور پھر کلائی کی گھڑی کے ونڈ بٹن کو کھینچ کر اس نے مخصوص انداز میں گھمایا اور پھر مزید کھینچ لیا۔

"ہیلو ہیلو پائلٹ۔ میں الفریڈ بول رہا ہوں۔ اوور"..... الفریڈ نے گھڑی کو منہ کے قریب لے جا کر کہا اور پھر اسے کان سے لگا لیا۔

"یس باس۔ اوور"..... گھڑی سے پائلٹ کی باریک سی آواز سنائی دی۔

"پہاڑ پر آجاؤ ہیلی کاپٹر لے کر۔ اوور اینڈ آل"..... الفریڈ نے گھڑی کو منہ کے قریب لے جا کر کہا اور پھر ونڈ بٹن دبا کر بند کر دیا تھوڑی دیر بعد انہیں ہیلی کاپٹر کی آواز سنائی دی اور پھر ہیلی کاپٹر ان سے کچھ دور ایک مسطح چٹان پر اتر گیا۔

"جاؤ جا کر بیلچے لے آؤ"..... الفریڈ نے مقامی افراد سے کہا اور وہ چاروں تیزی سے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گئے۔

"میں نے اسٹیشن ماسٹر سے بات کی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ کئی بار اس نے گاڑی پر سفر کرتے ہوئے پٹڑی کے ساتھ گھنے جنگل میں جیپوں کو بھی آتے جاتے دیکھا ہے۔ اور وہ بھومو کو جانتا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ بھومو اکثر پرانگل سے گاڑی پر سفر کر کے اوترام سٹیشن پر اترتا ہے اور پھر پیدل شمال کی طرف جنگل میں چلا جاتا ہے لیکن اسے یہ نہیں معلوم کہ بھومو جاتا کہاں ہے"..... نصیر نے عمران کو بتایا۔ وہ اس وقت اس مکان کے بڑے کمرے میں موجود تھے۔ انہیں یہاں آئے ہوئے آج دوسرا دن تھا۔ نصیر رات کو ہی کسی وقت شہر سے واپس آ گیا تھا لیکن اس وقت چونکہ عمران اور اس کے ساتھی سو رہے تھے اس لئے اس نے انہیں نہ جگایا تھا اور اب ناشتے کے بعد جب وہ اس بڑے کمرے میں بیٹھے چائے پی رہے تھے تو نصیر نے رپورٹ دی تھی۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہیڈ کوارٹر اوترام اسٹیشن سے قریب ہی ہے

اور یقیناً یہ ہیڈ کوارٹر جنگل میں اس لئے بنایا گیا ہو گا تاکہ وہاں تک غیر ملکی اسلحہ گاڑی کے ذریعے بھجوایا جاسکے اور پھر وہاں سے جیپوں اور ٹرالر میں لاد کر اسے کمپانگ اور دوسرے علاقوں میں بلیک سٹریپ کے سیکشنز تک پہنچایا جاسکے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جرمائی فوج کو بھی اس ہیڈ کوارٹر سے ہی اسلحہ سپلائی کیا جاتا ہو"...... عمران نے کہا۔

"اس کا مطلب تو یہ ہے کہ یہ ہیڈ کوارٹر دراصل جرما کا سب سے بڑا اسلحہ خانہ ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں اور اسی لئے اسے جنگل میں بنایا گیا ہو گا تاکہ یہ محفوظ رہ سکے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"تو اب ہمیں پہلے پرانگل جانا پڑے گا اور پھر وہاں سے اوترام۔ کیونکہ یہاں سے تو اوترام جانے کے لئے پورا جنگل کراس کرنا پڑے گا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اگر ہمیں پہلے معلوم ہو جاتا تو ہم کردون سے کمپانگ آنے کی بجائے براہ راست پرانگل پہنچ جاتے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ یہاں آنے سے فائدہ ہوا ہے۔ ورنہ ہم یہی سمجھتے رہتے کہ ہیڈ کوارٹر جنگل کے وسط میں ہے۔ ان لوگوں نے جان بوجھ کر یہ بات اپنے سیکشن چیفس کو بتائی ہو گی تاکہ اگر کوئی پارٹی ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام بھی کرے تو وہ جنگل کے وسط میں اسے تلاش کرے اور اس طرح وہاں آسانی سے ان کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی بات کرتے، اچانک کمرے میں تیز

سیٹی کی آواز گونج اٹھی اور اس آواز کو سنتے ہی نصیر اور نور حسین کے ساتھ ساتھ عمران اور اس کے ساتھی بھی چونک پڑے۔

"سپیشل ٹرانسمیٹر کال ہے"...... نور حسین نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے وہ دیوار کی طرف بڑھ گیا جہاں تصویر لگی ہوئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ دیوار میں موجود خفیہ خانے سے ایک ٹرانسمیٹر اٹھا لایا اور اس نے اسے میز پر رکھ کر اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ گلوبو بول رہا ہوں کمپانگ سے۔ گرین سٹار کے کسی آدمی کے لئے ایک اہم اطلاع ہے۔ اوور"...... بٹن دبتے ہی ایک آواز سنائی دی۔ بولنے والا کوئی مقامی تھا۔

"یس۔ گرین سٹار چیف بول رہا ہوں۔ تم کون ہو۔ اوور"۔ نور حسین نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔ ویسے اس کے اور نصیر دونوں کے چہروں پر شدید حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"میں بی ایس کے کمپانگ سنٹر سے بول رہا ہوں۔ اولڈ واکر کا ساتھی ہوں۔ ان سے مجھے اس مخصوص فریکوئنسی کا علم ہوا ہے اس لئے میں اپنی جان پر کھیل کر تمہیں اطلاع دے رہا ہوں کہ کمپانگ میں بی ایس کے چیف الفریڈ نے سنٹر کے انچارج جان کے ساتھ ڈان بیکرز پر چھاپہ مارا اور وہاں اولڈ واکر پر بے پناہ تشدد کر کے انہوں نے معلوم کر لیا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ مانڈے کے فاریسٹ ہاؤس میں موجود ہیں۔ چنانچہ الفریڈ جان اور چار مقامی ساتھیوں کے ساتھ ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر مانڈے روانہ ہو گئے ہیں۔ وہ اس فاریسٹ ہاؤس پر چھاپہ ماریں

گے ۔ان کے پاس میزائل گنیں ہیں ۔آپ الرٹ رہیں ۔اوور اینڈ آل
دوسری طرف سے تیز تیز لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ
ختم ہو گیا۔ نور حسین نے جلدی سے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے
چہرے پر شدید ترین پریشانی کے تاثرات پھیل گئے۔

"ہمیں فوراً یہاں سے چلے جانا چاہئے"۔ نصیر نے اٹھتے ہوئے کہا۔
اس کے لہجے میں بھی پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"یہ تو ہمارے لئے خوشخبری ہے"۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے
ہوئے مسکرا کر کہا تو نصیر اور نور حسین دونوں چونک پڑے۔

"خوشخبری ۔یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ ۔یہ لوگ تو انتہائی ظالم اور
سفاک ہیں ۔انہوں نے اولڈ ڈاکٹر یوسف کو بھی یقیناً انتہائی تشدد کر
کے مار ڈالا ہو گا ۔ورنہ وہ آدمی کبھی آپ کے متعلق نہ بتاتا"۔ نور
حسین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ ہیلی کاپٹر پر آ رہے ہیں یہ موجودہ حالات میں ہمارے لئے
خوشخبری ہے ۔ہمیں اوترام جانے کے لئے ہیلی کاپٹر مل جائے گا ورنہ
ہمیں یہاں سے کپانگ اور پھر کپانگ سے پرانگل اور پھر پرانگل سے
اوترام جانا ہو گا اور تم جانتے ہو کہ کتنا لمبا چکر پڑ جانے کے ساتھ ساتھ
کس قدر مشکلات بھی پیش آتیں جبکہ اس طرح اب ہم آسانی سے ہیلی
کاپٹر کے ذریعے جنگل کے اوپر سے پرواز کرتے ہوئے اوترام پہنچ سکتے
ہیں اور کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ ہو گی"...... عمران نے جواب دیا
اور نور حسین اور نصیر دونوں کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات

ابھر آئے۔

"مگر ہم ان کے ہیلی کاپٹر پر قبضہ کیسے کریں گے"...... نصیر نے
کہا۔

"یہ سب ہو جائے گا۔ آؤ میرے ساتھ اور یہاں سے جو ضروری
سامان ہو وہ بھی نکال لو ۔اگر اسلحہ ہو تو وہ بھی ساتھ لے لو"۔ عمران
نے کہا اور ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیا ہے۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں دو بڑے تھیلے اٹھائے عمران اور اس کے
ساتھیوں کے ساتھ اس ہاؤس سے نکلے اور دائیں طرف بڑھتے چلے گئے
کافی دور جا کر عمران نے گہرائی میں ایک غار کو چھپنے کے لئے منتخب کیا
چنانچہ سامان اس غار میں رکھ دیا گیا اور پھر عمران نے اپنے ساتھیوں کو
ہدایات دینا شروع کر دیں ۔ٹائیگر اور جوانا کو اس نے ہاؤس کے بائیں
طرف کچھ دور چھپنے کے لئے کہہ دیا جبکہ بلیک زیرو اور جوزف کو اس نے
عقبی طرف اور خود وہ نور حسین اور نصیر کے ساتھ وہیں رہ گیا۔

"کسی نے کوئی فائر نہیں کرنا اور یہ لوگ جس طرف سے بھی آئیں
تم میں سے کسی نے بھی سامنے نہیں آنا۔ ہم نے اس الفریڈ اور جان کو
ہر حالت میں زندہ پکڑنا ہے ۔اس لئے کوئی فائرنگ نہیں ہو گی ۔
سوائے انتہائی اشد ضرورت کے ۔زیرو الیون ٹرانسمیٹروں پر ایک
دوسرے سے رابطہ رہے گا"...... عمران نے کہا اور وہ سب مشین
گنیں اٹھائے عمران کی ہدایات کے مطابق دوڑتے ہوئے اپنی اپنی
جگہوں پر پہنچ گئے۔

ایک چٹان کی اوٹ میں عمران بھی نور حسین اور نصیر کے ساتھ
چھپ کر بیٹھ گیا۔ عمران کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ انہیں اس
طرح بیٹھے ہوئے ایک گھنٹہ گزر گیا لیکن نہ کوئی ہیلی کاپٹر انہیں نظر آیا
اور نہ کوئی آدمی۔

"یہ کال غلط بھی ہو سکتی ہے"...... نصیر نے کہا۔

"نہیں۔ غلط کال کرنے والا اس کال سے کیا مفاد اٹھا سکتا تھا۔
اس لئے کال درست تھی"...... عمران نے کہا اور ابھی اس کا فقرہ
مکمل ہوا تھا کہ اس کی جیب سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں
اور عمران نے جلدی سے جیب سے چھوٹا سا فکسڈ فریکوئنسی کا زیرو الیون
ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ جعفر کالنگ۔ اوور"...... بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ عمران اٹنڈنگ اوور"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ چھ میزائل گنوں سے مسلح افراد جن کے کاندھوں سے
مشین گنیں بھی لٹکی ہوئی ہیں عقبی پہاڑی سے نمودار ہوئے ہیں۔ ان
میں سے دو ایکریمیز اور چار مقامی ہیں۔ ان میں سے ایک غیر ملکی اور
ایک مقامی چٹان کے دائیں طرف اور ایک غیر ملکی اور ایک مقامی
چٹان کے بائیں طرف کو بڑھ رہے ہیں جب کہ دو مقامی آدمی عقبی
طرف سے آگے جا رہے ہیں۔ اوور"۔ بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"ہیلی کاپٹر کہاں ہے۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"ہیلی کاپٹر تو نظر نہیں آیا اور نہ ہی ہم نے اس کی آواز سنی ہے۔

شاید عقبی پہاڑی پر کہیں دور اسے اتار لیا گیا ہو گا۔ اوور"...... بلیک
زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔کے۔ کچھ کرنے کی ضرورت نہیں۔ صرف چیک کرتے رہو
اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اسے معلوم
تھا کہ کال دوسری طرف موجود ٹائیگر نے بھی اپنے ٹرانسمیٹر پر سنی ہو گی
اس لئے اسے آگاہ کرنے کی ضرورت نہ تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد واقعی
ایک غیر ملکی اور ایک مقامی چٹانوں کی اوٹ لیتے ہوئے مکان کی
طرف بڑھتے نظر آنے لگے۔ وہ عمران سے کافی دور تھے اس لئے عمران
اطمینان سے اپنی جگہ چھپا ہوا انہیں دیکھتا رہا اور پھر اس غیر ملکی نے
میزائل گن کا فائر شروع کیا اور فضا پے در پے اور خوفناک دھماکوں
سے گونج اٹھی۔ گنیں تین اطراف سے مکان پر فائر کی جا رہی تھیں اور
نصیر اور نور حسین دونوں کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے۔ ظاہر ہے وہ
کال کرنے والے کا دل ہی دل میں شکریہ ادا کر رہے تھے ورنہ اتنا تو وہ
سمجھتے تھے کہ اگر وہ اس مکان کے اندر ہوتے اور یہ میزائل فائر ہوتے
تو ان کا کیا حشر ہوتا۔

کافی دیر تک دھماکے ہوتے رہے۔ مکان اور درخت مکمل طور پر
تباہ ہو چکے تھے اس کے بعد اس غیر ملکی نے جو اب سامنے کے رخ کی
طرف پہنچ گیا تھا آسمان کی طرف مشین گن کر کے اس کا فائر کھول دیا
اور اس کے ساتھ ہی میزائل گن فائر بند ہو گئے اور تھوڑی دیر بعد وہاں
چھ افراد اکٹھے ہو گئے جن میں چار مقامی اور دو غیر ملکی تھے۔ پھر ان میں

سے ایک نے ایسی حرکات شروع کر دیں کہ عمران سمجھ گیا کہ وہ واچ ٹرانسمیٹر پر کسی کو کال کر رہا ہے۔

"یہ کال یقیناً اس ہیلی کاپٹر کے لئے ہو گی۔ محتاط رہنا۔ کہیں پائلٹ کو ہم اوپر سے نظر نہ آجائیں"...... عمران نے کہا اور صندوق کے ڈھکن کی طرح کی ایک چٹان کے نیچے رینگتا چلا گیا۔ نور حسین اور نصیر نے بھی اس کی پیروی کی اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد ایک بڑا ہیلی کاپٹر عقبی طرف سے اڑتا ہوا ادھر آتا دکھائی دینے لگا۔ ہیلی کاپٹر کا رخ اس طرف تھا جدھر عمران موجود تھا لیکن پھر ہیلی کاپٹر ان سے کچھ آگے ایک سطح چٹان پر اتر گیا اور اس کا پائلٹ نیچے اتر آیا۔ وہ بھی مقامی تھا۔ اس کے ساتھ ہی مکان کے ملبے کے پاس کھڑے ہوئے چار مقامی آدمی بھی مڑ کر تیزی سے ہیلی کاپٹر کی طرف آنے لگے اور عمران، نور حسین اور نصیر کو وہیں رکنے کا اشارہ کرتے ہوئے تیزی سے گھسٹتا ہوا ایک سائیڈ پر بڑھتا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایسی جگہ پہنچ گیا جہاں سے وہ ملبے کے پاس کھڑے ہوئے دونوں غیر ملکیوں کا نشانہ لے سکتا۔ چاروں مقامی افراد نے ہیلی کاپٹر سے بیلچے نکالے اور انہیں لئے ہوئے واپس ملبے کی طرف بڑھنے لگے۔ پائلٹ بھی ان کے ساتھ تھا اور عمران کے لبوں پر زہریلی مسکراہٹ رینگ گئی۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اب وہ بیلچوں کی مدد سے ملبہ ہٹا کر ان کی لاشیں تلاش کرنا چاہتے ہیں۔ عمران نے مشین گن سیدھی کی اور ٹریگر دبا دیا اور دوسرے لمحے فضا ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ انسانی چیخوں سے گونج اٹھی۔ پائلٹ سمیت چاروں

مقامی آدمی پشت پر گولیوں کی باڑ کھا کر نیچے گرے تھے جبکہ وہ دونوں غیر ملکی بھی چیختے ہوئے نیچے گرے تھے لیکن عمران نے ان کی ٹانگوں پر فائر کیا تھا۔ وہ دونوں غیر ملکی نیچے گرتے ہی تیزی سے اٹھنے لگے لیکن ٹانگوں پر زخم ہونے کی وجہ سے وہ اٹھ نہ سکے اور دوبارہ نیچے گر کر بری طرح تڑپنے لگے اور چند لمحوں بعد ہی ان کے جسم ساکت ہو گئے ظاہر ہے شدید زخموں کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گئے تھے۔ جبکہ پائلٹ سمیت پانچوں مقامی افراد ختم ہو چکے تھے۔

"آؤ"...... عمران نے اوٹ سے باہر نکلتے ہوئے کہا اور چند لمحوں بعد وہ دوڑتے ہوئے ان بے ہوش پڑے غیر ملکیوں کے پاس پہنچ گئے۔ وہ دونوں بے ہوش پڑے تھے۔ اور ان کی ٹانگوں سے خون تیزی سے بہہ رہا تھا۔

"سامان میں سے ایمرجنسی میڈیکل باکس لے آؤ"...... عمران نے نصیر سے کہا اور نصیر دوڑتا ہوا واپس چلا گیا۔ جبکہ عمران ٹرانسمیٹر پر اپنے ساتھیوں کو آنے کا کہنے لگا۔ اور پھر ٹرانسمیٹر جیب میں ڈال لیا۔ تھوڑی دیر بعد سارے ساتھی وہاں اکٹھے ہو گئے۔ نصیر بھی میڈیکل باکس لے آیا تھا بلیک زیرو اور ٹائیگر نے عمران کے کہنے پر ان دونوں غیر ملکیوں کی ٹانگوں پر بینڈیج کر دی اور پھر طاقت کے انجکشن لگانے کے بعد وہ انہیں ہوش میں لے آئے۔

"تم۔ تم لوگ زندہ ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ تمہیں کیسے پتہ چل گیا تھا"۔ ایک آدمی نے کراہتے ہوئے کہا۔ یہ وہی تھا جس نے واچ ٹرانسمیٹر پر

ہیلی کاپٹر پائلٹ کو کال کیا تھا اور سب سے پہلے میزائل گن فائر کی تھی اس لئے عمران سمجھ گیا تھا کہ یہی کیپانگ میں بلیک سٹریپ کا چیف الفریڈ ہوگا۔

" تم الفریڈ ہو اور تم نے ڈان بیکرز کے اولڈ واکر پر تشدد کیا تھا"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

" نن۔ نن۔ نہیں۔ جان نے کیا تھا۔ مگر وہ تو مر چکا تھا۔ پھر تمہیں کیسے پتہ چل گیا"...... الفریڈ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" نور حسین۔ اس جان کو گھسیٹتے ہوئے لے جاؤ اور اسے کسی کھائی میں پھینک دو تاکہ یہ اس میں پڑا سسک سسک کر مرتا رہے"۔ عمران نے نور حسین سے مخاطب ہو کر کہا اور نور حسین نے آگے بڑھ کر جان کی ٹانگ پکڑی اور اسے گھسیٹتا ہوا گہرائی کی طرف لے جانے لگا۔ جان کے حلق سے کربناک چیخیں نکلنے لگیں۔

" مت مارو۔ مجھے مت مارو۔ تمہیں تمہارے خدا کا واسطہ۔ مجھے مت مارو"...... جان نے ہذیاتی انداز میں کہا۔

" جوانا اسے اٹھا کر یہیں پتھروں پر پٹخ کر مار دو"۔ عمران نے جوانا سے کہا اور جوانا نے تیزی سے آگے بڑھ کر جان کو دونوں ہاتھوں پر اٹھایا اور دوسرے لمحے چیختے اور پھڑکتے ہوئے جان کو اس نے سر سے بلند کر کے پوری قوت سے نیچے پتھریلی زمین پر پٹخ دیا۔ جان کے حلق سے انتہائی کربناک چیخیں نکل رہی تھی لیکن وہ ابھی زندہ تھا۔

" تم نے اس بوڑھے پر بے رحمانہ تشدد کیا تھا۔ تمہارے لئے یہ

انتہائی ہلکی سزا ہے ورنہ تو تم اس قابل ہو کہ تمہاری ایک ایک ہڈی توڑی جائے"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا اسی لمحے جوانا نے ایک بار پھر جان کو اٹھا کر زمین پر پٹخا اور اس بار جان چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا اس کا جسم ٹیڑھا میڑھا ہو چکا تھا۔ وہ مر چکا تھا۔ الفریڈ یہ منظر دیکھ کر ہی دہشت سے بے ہوش ہو چکا تھا۔

" ٹائیگر اس کا منہ اور ناک بند کر کے اسے ہوش میں لے آو"۔ عمران نے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر نے جھک کر اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا اور جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے تو ٹائیگر سیدھا ہو کر پیچھے ہٹ گیا۔ چند لمحوں بعد الفریڈ نے چیختے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ خوف اور دہشت سے اس کا چہرہ بگڑ گیا تھا اور اس کا جسم بری طرح کانپ رہا تھا۔

" تم نے جان کا حشر دیکھا الفریڈ۔ میرے نزدیک یہ سب سے آسان اور ہلکی سزا تھی۔ اب تم بولو۔ تم کیا چاہتے ہو"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" مم۔ مم۔ مجھ گولی مارو۔ مجھے اس طرح مت مارو۔ مجھے اس طرح مت مارو"...... الفریڈ نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھ عمران کے سامنے جوڑ دیئے۔

" ہم تمہیں زندہ بھی چھوڑ سکتے ہیں اور ہیلی کاپٹر پر واپس کیپانگ میں بھی چھوڑ سکتے ہیں کیونکہ ہمیں تم جیسے چھوٹے لوگوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے بشرطیکہ تم ہمیں یہ بتا دو کہ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور یہ

بھی سن لو کہ یہ تمہارا امتحان ہے ورنہ میں کرون میں مشین سیکشن
کے انچارج آسٹن سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں پوری تفصیلات
معلوم کر چکا ہوں" .... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں بتا دیتا ہوں۔ مجھے زندہ چھوڑ دو۔ میں جرما سے واپس چلا
جاؤں گا۔ ہیڈ کوارٹر او ترام اسٹیشن سے شمال مغرب کی طرف واقع
بستی بھونگیا کے نیچے ہے۔ بھونگیا بستی میں بھومو اور اس کے ساتھی رہتے
ہیں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں" .... الفریڈ نے اسی طرح گھگھیاتے ہوئے
لہجے میں کہا۔

"لیکن آسٹن نے تو مجھے بتایا تھا کہ ہیڈ کوارٹر جنگل وڈکاک کے
وسط میں تانگل بستی کے پاس ہے" .... عمران نے کہا۔

"مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ اس نے غلط بتایا ہوگا۔ میں سچ کہہ رہا
ہوں۔ خدا گواہ ہے۔ میں سچ کہہ رہا ہوں" .... الفریڈ نے گھگھیاتے
ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم ہیڈ کوارٹر میں گئے ہو" .... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہاں چیف لوتھر رہتا ہے۔ صرف میتھائس وہاں آتا جاتا
رہتا تھا اور کسی کو وہاں جانے کی اجازت نہیں ہے۔ حتیٰ کہ بھومو بھی
کبھی اندر نہیں گیا" .... الفریڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہاں جو اسلحہ اکٹھا کیا گیا ہے وہ کون لے آتا ہے"۔ عمران
نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ چیف کا اپنا سیکشن ہے۔ اسلحہ لے آنے والا اور اسلحہ لے

جانے والا سب چیف کا اپنا سیکشن ہے۔ ہم میں سے کسی کو کچھ معلوم
نہیں"۔ الفریڈ نے جواب دیا۔

"تم کمپانگ میں بلیک سٹریپ کے انچارج ہو اور سب سے زیادہ
ظلم بھی کمپانگ میں مسلمانوں پر ہو رہا ہے۔ کیا سیٹ آپ کر رکھا
ہے تم نے۔ سچ سچ بتاؤ" .... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ گلویا گروپ ہیں جن میں جرما کے فوجی اور بدھ مذہب کے
جنونی افراد شامل ہیں یہ سارے گروپ فوج کے تحت کام کرتے ہیں
ان کا انچارج فوج کا ایک کرنل پروم ہے۔ بلیک سٹریپ کا کام انہیں
اسلحہ سپلائی کرنا اور ضرورت کے وقت اہم مشنز پر آدمی بھیجنا ہے۔ یہ
گلویا کمانڈوز گروپ ہیں یہ پورے کمپانگ میں پھیلے ہوئے ہیں۔
بلیک سٹریپ پہلے کمپانگ میں گرین سٹار کے خاتمے کے لئے بلائی گئی
تھی۔ اس وقت کمپانگ کی حکومت گرین سٹار کی حمایت میں تھی اس
لئے بلیک سٹریپ اور گلویا گروپ چھپ کر کام کرتے تھے پھر حکومت
کا تختہ الٹ دیا گیا اور گلویا گروپس نے کھل کر کام کرنا شروع کر دیا اور
بلیک سٹریپ صرف نگرانی کر رہی ہے۔ غیر ممالک سے اسلحہ منگوا کر
ہیڈ کوارٹر میں سٹور کر کے وہ ان تمام گروپس کو اسلحہ سپلائی کرتی ہے
پورے جرما میں گلویا گروپس پھیلے ہوئے ہیں مسلمانوں پر اصل ظلم
وستم وہی کرتے ہیں البتہ وہ رپورٹ کرنل پروم کو دینے کے ساتھ
ساتھ چیف لوتھر کو بھی دیتے ہیں۔ کرنل پروم بھی انتظامی طور پر
بلیک سٹریپ کے چیف کے ماتحت ہے۔ لیکن مسلمانوں کے خلاف

کام کرنے میں وہ آزاد ہے "...... الفریڈ نے پوری تفصیل بتا
ہوئے کہا۔

"اس کرنل پروم کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"کمپانگ سے ملحقہ چھاؤنی ڈیانگ میں واقع ہے۔ کرنل پروم وہ
ہوتا ہے۔ ہیڈ کوارٹر سے پہلے اسلحہ چھاؤنی پہنچایا جاتا ہے اور پھر کر
پروم اس اسلحے کو گلویا میں اس کی ضرورت کے مطابق تقسیم کرتا۔
الفریڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم کبھی کرنل پروم سے ملے ہو"۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ خفیہ رہتا ہے۔ صرف اس کا نام سنا ہوا ہے۔ شا
چیف جانتا ہوگا اسے "...... الفریڈ نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ تم نے چونکہ سچ سچ بتا دیا ہے اس لئے میں تو تمہ
زندہ چھوڑ دیتا ہوں لیکن گرین سٹار کے دو آدمی موجود ہیں یہاں اور
نے کمپانگ میں جس بے دردی سے گرین سٹار کا خاتمہ کیا ہے اس
وجہ سے تم بہرحال گرین سٹار کے مجرم ضرور ہو۔ اب یہ جانیں اور
عمران نے کہا اور پیچھے ہٹ گیا۔ مگر ابھی اس کا فقرہ مکمل بھی نہ
تھا کہ فضا ریٹ ریٹ کی آوازوں سے گونج اٹھی اور نصیر اور نور حسی
دونوں نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر بیک وقت اس پر مشین گن کا د
کھول دیا تھا اور الفریڈ کو یکلخت اپنے پر ہونے والی گولیوں کی بارش
وجہ سے چیخنے تک کا موقع بھی نہ مل سکا۔

"یہ بہت بڑا مجرم تھا عمران صاحب۔ اس نے گرین سٹار کو نہ

صرف نقصان پہنچایا بلکہ اس نے ذاتی طور پر مسلمانوں کے ایک بڑے
کیمپ پر حملہ کرا کر وہاں موجود تین ہزار مسلمانوں مرد، عورتوں اور
بچوں کو گولیوں سے بھون ڈالا تھا۔ یہ انتہائی بے رحم اور سفاک آدمی
تھا۔ آپ یقین کریں جب آپ نے اسے زندہ چھوڑنے کا وعدہ کیا تو
ہمارے دلوں میں آگ سی بھڑک اٹھی تھی لیکن ہم اس لئے خاموش ہو
گئے تھے کہ اب سچوئیشن کا کنٹرول آپ کے ہاتھوں میں ہے اور آپ بہتر
سمجھ سکتے ہیں لیکن آپ نے معاملہ ہم پر چھوڑ کر ہم پر احسان کیا ہے"۔
نور حسین نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"اس نے جس انداز میں اس مکان پر میزائل فائر کرائے ہیں اور
جس انداز میں یہ اٹھ کر سامنے گیا تھا کہ اگر کوئی زخمی باہر نکلے تو اسے
گولیوں سے بھون ڈالے۔ اس سے مجھے اس کی سفاک اور بے رحم
فطرت کا اندازہ ہو گیا تھا لیکن اس سے یہ وعدہ ضروری تھا ورنہ ہمیں
اس قدر اہم معلومات کبھی حاصل نہ ہو سکتی تھیں آپ لوگوں نے بھی
آج تک گلویا گروپس کے بارے میں کوئی بات نہیں کی "...... عمران
نے انہیں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گلویا گروپس اور کرنل پروم کا نام تو بے شمار بار سنا ہوا ہے لیکن
چونکہ ہر جگہ یہی مشہور تھا کہ یہ سب کچھ بلیک سٹریپ کرا رہی ہے اس
لئے ان ناموں کو ہم نے کبھی اہمیت نہیں دی"۔ نور حسین نے
شرمندہ سے لہجے میں جواب دیا۔

"اب آپ دونوں سے میں ایک اہم ترین بات کرنے والا ہوں اس

لئے آپ سوچ سمجھ کر مجھے جواب دیں "...... عمران نے یکلخت انتہا
سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا اور وہ دونوں عمران کا بدلا ہوا لہجہ محسوس کر کے
چونک پڑے۔

"جی فرمائیے "...... نور حسین نے کہا۔

"آپ کہتے ہیں گرین سٹار ختم ہو گئی ہے۔اس کے سارے سیکشن
ختم ہو گئے ہیں یا کر دیئے گئے ہیں۔سربراہوں میں سے صرف آپ
باقی بچے ہیں اور اگر ہم لوگ یہاں نہ آتے تو آپ بھی ملک چھوڑ کر چلے
جاتے ایسی صورت میں آپ مجھے یہ بتائیں کہ اگر ہم نے بلیک سٹریپ
کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا اور فرض کرو کہ گلویا گروپس کا ہیڈ کوارٹر اور
کرنل پروم کو بھی ختم کر دیا تو پھر بھی یہاں مسلمانوں پر ظلم و ستم ختم
تو نہیں ہو جائے گا اور نہ ہی جرمائی فوج ختم ہو گی اور نہ ہی دوسرے
جنونی لوگوں کی تعداد میں کوئی کمی آجائے گی پھر اس سارے مسئلے کا
حل کیا ہو گا "...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ نے جو کچھ کہا ہے وہ حرف بحرف درست ہے لیکن اس سے یہ
فائدہ ہو گا کہ جرما حکومت کو ان ہیڈ کوارٹرز کے خاتمے سے بہت بڑا
دھچکا پہنچے گا۔مسلمانوں پر ان کا ظلم و ستم ختم نہیں ہو گا تو کم ضرور ہو
جائے گا اور پھر ہم بھی کوشش کریں گے کہ گرین سٹار کو دوبارہ اپنے
پیروں پر کھڑا کر لیں۔اصل بات یہ ہے کہ گرین سٹار کی حمایت جے
کپانگ کے مسلمانوں کے ساتھ ساتھ یہاں کی حکومت بھی کرتی تھی
کپانگ کے مسلمان گرین سٹار کو عطیات دیتے تھے اور ان عطیات کی

رقوم سے یہاں کی حکومت بیرونی ممالک سے ہمیں ضروری اسلحہ منگوا
کر دیتی تھی اس طرح ہم بلیک سٹریپ کا مقابلہ کر رہے تھے لیکن پھر
اچانک حالات یکسر تبدیل ہو گئے یا کر دیئے گئے جنرل گان نے کپانگ
کی حکومت کا بھی خاتمہ کر دیا اور کنٹرول خود سنبھال لیا۔ہمیں اسلحے کی
سپلائی رک گئی اس کے ساتھ ساتھ بلیک سٹریپ اور جرمائی فوج جو
گوریلا انداز میں محدود پیمانے پر مسلمانوں کے خلاف کارروائیاں
کرتی تھی۔یکلخت آزاد ہو گئی۔مرکزی حکومت اس کی پشت پر آ گئی اور
ستم یہ ہوا کہ کپانگ کے مسلمانوں پر یکلخت قیامت ٹوٹ پڑی۔ان
کے پیر اکھڑ گئے اور گرین سٹار ختم ہو گئی۔گرین سٹار کے سارے
سیکشنز ختم ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس میں کام کرنے والے
سارے لوگ ختم ہو گئے ہیں اصل میں اسلحہ اور رقم نہ ہونے کی وجہ
سے یہ لوگ کسی کارروائی کے قابل ہی نہیں رہے اور بلیک سٹریپ
نے چن چن کر گرین سٹار کے لیڈروں کو ہلاک کرنا شروع کر دیا اگر
ہمیں کوئی بھی اسلامی ملک یا کوئی بھی اسلامی تنظیم اسلحہ اور رقم
سپلائی کرے تو ہم آج بھی بلیک سٹریپ اور گلویا گروپس کا مقابلہ
کرنے کے قابل ہو جائیں گے بلکہ ہو سکتا ہے کہ ہم جرما کی مرکزی
حکومت کا تختہ الٹنے میں بھی کامیاب ہو جائیں۔فوج میں ہمارے
حمایتی بھی ہیں لیکن وہ ہماری کمزور پوزیشن کی وجہ سے کھل کر ہمارا
ساتھ نہیں دے سکتے "...... نور حسین نے تفصیل سے جواب دیتے
ہوئے کہا اور عمران کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"ویری گڈ۔ میں یہی بات آپ حضرات سے سننے کا خواہشمند تھا۔ ہم لوگ یہاں طویل عرصے تک نہیں رہ سکتے آپ کو اپنے پیروں پر کھڑے ہونا ہوگا اور اپنے طور پر حالات کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ باقی رہا اسلحہ تو میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ہیڈ کوارٹر پر اس طرح قبضہ کیا جائے کہ بلیک سٹریپ تو ختم ہو جائے لیکن ہیڈ کوارٹر مع اسلحہ کے صحیح سلامت رہے اور اس کو گرین سٹار کا ہیڈ کوارٹر بنا دیا جائے اور یہاں موجود اسلحہ مسلمانوں کے خلاف استعمال ہونے کی بجائے مسلمانوں کی حمایت میں استعمال کیا جائے اور جہاں تک رقم اور مزید اسلحے کی سپلائی کا تعلق ہے اس کا بندوبست بھی آپ لوگوں نے خود کرنا ہے۔ پورے جزائر میں بے شمار ایسے مسلمان موجود ہوں گے جو آپ کو خفیہ طور پر رقومات ارسال کر سکتے ہیں بشرطیکہ انہیں یقین ہو کہ ان کی رقم درست استعمال ہو رہا ہے۔ اسرائیل کے خلاف فلسطینی بھی اسی طرح کام کر رہے ہیں۔ صرف جذبے کی ضرورت ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم آپ کی بات سمجھ گئے ہیں۔ اب ہم بالکل اسی انداز میں گرین سٹار کو منظم کریں گے لیکن بلیک سٹریپ کا ہیڈ کوارٹر ہم استعمال نہیں کر سکتے کیونکہ لازماً اس سے جنرل گان واقف ہوگا اور جیسے ہی اسے معلوم ہوگا کہ ہیڈ کوارٹر پر ہمارا قبضہ ہے وہ اس پر ایئر فورس سے بمباری کرانے سے بھی دریغ نہیں کرے گا"۔ نصیر نے کہا۔

"میں اس میں موجود اسلحہ بچانا چاہتا ہوں۔ ورنہ میرے لئے تو

زیادہ آسان ہے کہ پورے ہیڈ کوارٹر کو اسلحہ سمیت اڑا دوں"۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ ایک کام ہو سکتا ہے کہ ہم کچھ اسلحہ اسی ہیڈ کوارٹر کے ایک حصے میں رکھ کر اسے اڑا دیں اور باقی تمام اسلحہ خانے کا راستہ بلاک کر دیں۔ اس طرح حکومت اور فوج یہی سمجھے گی کہ سارا ہیڈ کوارٹر تباہ ہو گیا ہے اور وہ اس کا خیال چھوڑ دیں گے پھر باقی حصے کو گرین سٹار کا ہیڈ کوارٹر بھی بنایا جا سکتا ہے اور اسلحہ بھی محفوظ ہو جائے گا"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران کے چہرے پر پسندیدگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"گڈ۔ اسے کہتے ہیں ذہانت"...... عمران نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"یہ بہترین تجویز ہے عمران صاحب"۔ نصیر اور نور حسین نے بھی مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"او۔ کے۔ آؤ اب کافی مذاکرات ہو گئے ہیں۔ اب ہمیں روانہ ہو جانا چاہئے"...... عمران نے ہیلی کاپٹر کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"کیا اب ہم ہیڈ کوارٹر جائیں گے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ میں پہلے اس کرنل پروم اور اس کی چھاؤنی کا خاتمہ کرنا چاہتا ہوں کیونکہ اس طرح فوری طور پر گلویا گروپس کی ظالمانہ کارروائیوں کا بھی خاتمہ ہو جائے گا اور دوسری بات یہ کہ لازماً ان دھماکوں کے بعد مانڈے سے پولیس اور ہو سکتا ہے فوج بھی

یہاں پہنچے اور پھر انہیں الفریڈ کی ہلاکت کا بھی یقیناً علم ہو جائے گا اور یہ
خبریں جب لوتھر کو ملیں گی تو وہ ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کے بارے میں
اور بھی چوکنا ہو جائے گا اور آخری بات یہ کہ کرنل پروم اور لوتھر کی
ملاقات کا منظر کیسا رہے گا"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں
بات کرتے ہوئے مسکرا کر آخری فقرہ کہا تو سب بے اختیار چونک
پڑے۔

"اوہ۔ اوہ یہ واقعی شاندار ملاقات رہے گی"...... بلیک زیرو نے
ہنستے ہوئے کہا اور عمران نے مسکرا کر سر ہلا دیا اور پھر وہ ہیلی کاپٹر میں
سوار ہونا شروع ہو گئے۔

لوتھر اپنے مخصوص کمرے میں موجود تھا کہ اچانک کمرے کا دروازہ
ے دھماکے سے کھلا اور لوتھر بے اختیار چونک پڑا۔

"باس۔ باس غضب ہو گیا۔ الفریڈ کا مخصوص ہیلی کاپٹر اجنبی افراد
نرغے میں ہے"...... آنے والے نوجوان نے انتہائی پریشان سے
میں کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو ڈیوس"...... لوتھر بھی آنے والے کی بات
ر بے اختیار چونک پڑا۔

یئے میرے ساتھ باس۔ جلدی آیئے"...... ڈیوس نے واپس
ہوئے کہا اور لوتھر کرسی سے اٹھ کر اس کے پیچھے دوڑ پڑا۔ تھوڑی
وہ دونوں ایک بڑے ہال میں پہنچ گئے جہاں چاروں طرف بڑی
شینیں نصب تھیں اور ان میں سے ایک مشین میں زندگی کی رو
تھی جبکہ باقی خاموش تھیں۔ ڈیوس بھاگتا ہوا مشین کے پاس

پہنچا۔ لوتھر بھی اس کے پیچھے پہنچ گیا۔

"یہ دیکھیے باس۔ میں نے اچانک لانگ رینج ویو چیکنگ کے لیے مشین آن کی تو یہ منظر سامنے آگیا"...... ڈیوس نے کہا اور لوتھر نے دیکھا کہ واقعی ایک ہیلی کاپٹر پہاڑی علاقے میں ایک چٹان پر کھڑا ہوا تھا اور اجنبی لوگ اس کے قریب کھڑے آپس میں گفتگو کر رہے تھے۔ ہیلی کاپٹر خالی تھا۔ لیکن اب یہ لوگ اس میں سوار ہو رہے تھے۔

"یہ علاقہ کونسا ہے"...... لوتھر نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"مانڈے کا علاقہ ہے"...... ڈیوس نے جواب دیا۔

"یہ ایکس فائیو ہیلی کاپٹر ہے۔ تم پرواز تو جام کر سکتے ہو"۔ لوتھر نے کہا۔

"یس باس۔ لیکن پہلے معلوم تو ہو کہ یہ لوگ کون ہیں اور کہاں ہے"...... ڈیوس نے کہا۔

"میں سمجھ گیا ہوں یہ کون ہیں ان میں دو قوی ہیکل دیوزاد نظر آرہے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی دو آدمی ان کے گروپ سے زائد ہیں اس لئے یہ یقیناً ان کے ساتھی ہوں گے۔ انہوں نے الفریڈ کو ہلاک کر کے اس کے ہیلی قبضہ کر لیا ہو گا"...... لوتھر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پھر باس کیا حکم ہے۔ ہم نہ ہی ان کی باتیں سن سکتے ہیں اسے تباہ کر سکتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ اس کی پرواز کو جام کر سکتے ڈیوس نے کہا۔

"ایسا کرو کہ جب یہ بلندی پر پہنچ جائے تو اس کی پرواز جام کر دو۔ یقیناً ہیلی کاپٹر میں پیراشوٹ موجود نہیں ہوں گے۔ اس لیے یہ لوگ نیچے نہ آسکیں گے اور پھر جب اس کا پٹرول ختم ہو گا تو پھر ہیلی کاپٹر خود ہی نیچے پہاڑیوں میں آگرے گا اور اس طرح یہ لوگ ہلاک ہو جائیں گے اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے"...... لوتھر نے کہا۔

"ویسے باس اگر آپ اجازت دیں تو میں اسے میگنٹ ریز کے ذریعے ہیڈ کوارٹر تک گھسیٹ کر لے آسکتا ہوں"...... ڈیوس نے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر تک...... وہ کیسے"...... لوتھر نے بری طرح چونک کر کہا۔

"میرے پاس انتہائی طاقتور میگنٹ ریز والی مشینری موجود ہے۔ اس کے ذریعے ہیلی کاپٹر کو یہاں آسانی سے لایا جا سکتا ہے"۔ ڈیوس نے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ تم اسے گھسیٹ کر یہاں اوپر لے آؤ اور پھر نیچے اتار دو۔ اس طرح دو صورتیں ہوں گی۔ پہلی تو یہ نیچے موجود چٹانوں سے ٹکرا کر ہیلی کاپٹر تباہ ہو جائے گا اور اگر یہ بچ گئے تو بھومو کے ساتھی انہیں ہلاک کر دیں گے۔ اس طرح ان کا خاتمہ ہو جائے گا"...... لوتھر نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس"...... ڈیوس نے کہا اور تیزی سے دوڑتا ہوا اور مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اس مشین کے اوپر موجود ہٹا کر ایک طرف پھینکا اور پھر تیزی سے اس کے مختلف بٹن دبانے

شروع کر دیئے۔ مشین میں زندگی کی لہر سی دوڑ گئی اور اس پر بے شمار
چھوٹے بڑے بلب جلنے بجھنے لگے اس کے ساتھ ہی مشین سے ایک تیز
گونج بھی سنائی دینے لگی۔ مشین کے ساتھ سرنگ دار تار کا ایک بڑا سا
گچھا ایک ہک کے ساتھ لٹکا ہوا تھا ڈیوس نے اسے ہک سے نکالا اور گچ
اس پر لگے ہوئے کلپ کو اتار کر اس نے گچھے کو کھولا اور اس تار کا ایک
سرا جس میں دو پن لگے ہوئے تھے لے کر تیزی سے دوڑتا ہوا پہلے وال
مشین کے قریب لے آیا اور اس نے اس مشین کی سائیڈ کے نچلے حصے
میں موجود سوراخوں میں ان دونوں پنوں کو ایڈجسٹ کیا اور پھر تیز
سے سیدھا ہو کر دوبارہ پہلے والی مشین کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا جہا
لوتھر ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا اسکرین کو دیکھ رہا تھا۔ ہیلی کاپٹر خا
بلندی پر پہنچ کر تیزی سے ایک پہاڑی علاقے کے اوپر پرواز کرتا ہوا
بڑھتا چلا جا رہا تھا۔

"یہ کپانگ کی طرف جا رہا ہے باس"...... ڈیوس نے کہا۔

"تم اسے واپس لے آؤ۔ جلدی کرو۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ
لوتھر نے کہا اور ڈیوس نے اثبات میں سر ہلا دیا اور مشین کو آپ
کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد لوتھر یہ دیکھ کر اچھل پڑا کہ تیز
اڑتے ہوئے ہیلی کاپٹر کو یکلخت زور دار جھٹکے لگنے شروع ہو گئے
اس کا رخ تیزی سے بدلا اور اس کے ساتھ ہی وہ پہلے سے کہیں
تیزی سے الٹے رخ پر اس طرح تیرتا ہوا آتا دکھائی دینے لگا جیسے
کسی جال میں پھنسا کر اب جال کو گھسیٹا جا رہا ہو۔ ہیلی کاپٹر

موجود لوگ بری طرح پریشان نظر آ رہے تھے ان کے منہ مسلسل ہل
رہے تھے لیکن ظاہر ہے ان کی آوازیں یہاں تک نہ پہنچ رہی تھیں۔

"اب یہ اسی طرح کھنچا چلا آئے گا"۔ ڈیوس نے ایک طویل سانس
لیتے ہوئے کہا۔

"اگر اسے روکا جائے تو کیا ہو گا"...... لوتھر نے پوچھا

"تو پھر یہ اپنی مرضی سے پرواز کرنا شروع کر دے گا کیونکہ پرواز
جام کرنے والی مشین شارٹ رینج میں کام نہیں کرتی"...... ڈیوس
نے کہا۔

"تو کیا یہ ہیڈ کوارٹر پر آ گرے گا"...... لوتھر نے پوچھا۔

"یس باس۔ یہ ہیڈ کوارٹر کے اوپر جنگل میں گرے گا"...... ڈیوس
نے جواب دیا۔

"کتنی دیر لگے گی اسے یہاں تک پہنچنے میں"۔ لوتھر نے پوچھا۔

"زیادہ سے زیادہ بیس پچیس منٹ"۔ ڈیوس نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ میں جا کر بھومو کو ٹرانسمیٹر پر کال کر کے الرٹ کرتا
ہوں تاکہ جیسے ہی یہ ہیلی کاپٹر جنگل میں گرے وہ اسے چیک کرے
اور اگر کوئی آدمی زندہ بچ جائے تو اسے ہلاک کر دے"۔ لوتھر نے کہا
اور مڑ کر دوڑتا ہوا اپنے مخصوص دفتر کی طرف بڑھ گیا۔ دفتر میں پہنچ کر
اس نے میز پر موجود مخصوص ٹرانسمیٹر پر بجلی کی سی تیزی سے مخصوص
فریکونسی ایڈجسٹ کی اور بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ لوتھر کالنگ بھومو۔ اوور"۔ لوتھر نے حلق کے بل چیختے

ہوئے کہا۔ وہ چیخ چیخ کر مسلسل کال دے رہا تھا۔

"یس چیف ۔ بھومو اٹنڈنگ یو ۔ اوور "...... تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر سے ایک آواز نکلی۔

"بھومو ۔ ایک ہیلی کاپٹر کو میں میگنٹ ریز سے کے ذریعے کھینچ کر ہیڈ کوارٹر کے اوپر لے آرہا ہوں ۔ یہ ہیڈ کوارٹر کے اوپر جنگل میں آ گرے گا زیادہ سے زیادہ بیس منٹ بعد ۔ اس میں سات پاکیشیائی ایجنٹ موجود ہیں ۔ وہی پاکیشیائی ایجنٹ جن کے خطرے کے پیش نظر میں نے تمہیں الرٹ کیا تھا ۔ تم اپنے ساتھیوں سمیت فوری طور پر ہیڈ کوارٹر کے اوپر والے جنگل میں پھیل جاؤ ۔ جیسے ہی یہ ہیلی کاپٹر جنگل میں گرے تم نے اسے چیک کرنا ہے اور اگر اس میں موجود کوئی بھی آدمی زندہ بچ جائے تو تم نے اس کا یقینی طور پر خاتمہ کر دینا ہے اور پھر فوراً مجھے رپورٹ دینی ہے ۔ سمجھ گئے ۔ اوور "...... لوتھر نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس ۔ میں سمجھ گیا ہوں ۔ آپ فکر نہ کریں ۔ سب ہلاک ہو جائیں گے ۔ اوور "...... بھومو نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی لوتھر نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور ایک بار پھر مشین روم کی طرف بھاگنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر مشین روم میں پہنچ چکا تھا جہاں ڈیوس اسی مشین کے سامنے کھڑا اسے آپریٹ کرنے میں مصروف تھا جس کی سکرین پر ہیلی کاپٹر نظر آرہا تھا۔

"کوئی گڑبڑ تو نہیں ہوئی "...... لوتھر نے قریب پہنچتے ہی پوچھا۔

"نو باس ۔ کیا گڑبڑ ہو سکتی ہے ۔ وہ لوگ بے بس بیٹھے ہوئے ہیں " ڈیوس نے مسکراتے ہوئے کہا اور لوتھر کے چہرے پر مسرت اور میابی کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

"اگر یہ لوگ ہلاک ہو گئے تو میں تمہیں اتنا بڑا انعام دوں گا کہ ہیں اتنے بڑے انعام کا تصور تک بھی نہ ہو گا اور نہ صرف میں بلکہ ں سمجھو کہ پوری دنیا کے یہودیوں کے تم ہیرو بن جاؤ گے "۔ لوتھر نے کہا اور ڈیوس کے چہرے پر مسرت کے آثار پھیل گئے۔

"شکریہ باس "...... ڈیوس نے کہا۔

"ہیلی کاپٹر اسی انداز میں کھچتا ہوا اب کافی قریب آچکا تھا ۔ اس کے ر بیٹھے ہوئے افراد کے چہرے ستے ہوئے نظر آرہے تھے اور وہ اس ح نیچے دیکھ رہے تھے جیسے اپنے بچاؤ کا کوئی ذریعہ تلاش کر رہے ں لیکن ایک تو نیچے انتہائی گھنا جنگل پھیلا ہوا تھا دوسرا ہیلی کاپٹر اتنی ی پر تھا کہ اس میں سے نیچے گرنا سوائے خود کشی کے اور کوئی یت نہ رکھتا تھا۔

"یہ پائلٹ ۔ یہی عمران ہے اس کا قد وقامت بالکل عمران سے ملتا "...... لوتھر نے کہا اور ڈیوس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہ کس طرح اطمینان سے بیٹھا ہوا نظر آرہا ہے باس ۔ مجھے اس اطمینان پر حیرت ہو رہی ہے "...... ڈیوس نے کہا۔

"یہ انتہائی خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہے لیکن اب اس کی ی کے صرف چند لمحے ہی رہ گئے ہیں "...... لوتھر نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

" باس ۔ اب یہ ہیلی کاپٹر ہیڈ کوارٹر کے اوپر پہنچ کر راڈار ٹری سے ٹکرا کر نیچے گرے گا اس طرح راڈار کو بھی نقصان پہنچ سکتا ہے ۔ کیوں نہ میگنٹ ریز آف کر دی جائیں "...... ڈیوس نے کہا۔

" لیکن پھر تو ہیلی کاپٹر دوبارہ پرواز کرنا شروع کر دے گا اور یہ صحیح سلامت آگے نکل جائیں گے ۔ ہونے دو نقصان ۔ اس معمولی نقصان کے مقابلے میں ان ایجنٹوں کا خاتمہ مجھے قبول ہے "...... لوتھر نے تیز لہجے میں کہا اور ڈیوس نے اثبات میں سرہلا دیا ۔ اور پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد یکلخت ہیلی کاپٹر سکرین سے غائب ہو گیا اور نہ صرف سکرین سے غائب ہو گیا بلکہ اس کے ساتھ ہی دونوں مشینیں بھی بیک وقت آف ہو گئیں۔

" راڈار ہیلی کاپٹر ٹکرانے سے تباہ ہو گیا ہے باس ۔ اس لئے مشینیں آف ہو گئی ہیں "...... ڈیوس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" اب یہ بچ نہ سکیں گے "...... لوتھر نے کہا اور ایک بار پھر دوڑتا ہوا اپنے دفتر کی طرف بڑھ گیا کیونکہ اب اسے بھومو کی طرف سے کال کا انتظار تھا ۔ دفتر میں پہنچ کر وہ بے چینی کے عالم میں ٹہلنے لگا جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا اس کی بے چینی میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا پھر اس طرح انتظار کرتے کرتے مزید نصف گھنٹہ گزر گیا تو معاملہ لوتھر کی برداشت سے باہر ہو گیا اس نے خود ہی بھومو کو کال کرنے کا فیصلہ کر

لیا ۔ حالانکہ اسے معلوم تھا کہ بھومو اپنے خفیہ دفتر سے یقیناً باہر فیلڈ میں موجود ہو گا اور ٹرانسمیٹر اس کے خفیہ دفتر میں موجود تھا اس لئے جب بھوموہی وہاں نہ ہو گا تو کال کون اٹنڈ کرے گا اس لئے اس نے باوجود انتہائی بے چینی کے کال نہ کی تھی لیکن اب واقعی اس کی قوت برداشت جواب دے گئی تھی وہ تیزی سے ٹرانسمیٹر کی طرف بڑھا ہی تھا کہ یکلخت ٹرانسمیٹر میں سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آوازیں ابھریں اور اس نے جھپٹ کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو ۔ بھومو کالنگ ۔ اوور "...... بٹن دبتے ہی بھومو کی آواز سنائی دی۔

" یس کیا رپورٹ ہے بھومو ۔ تم نے پورٹ دینے میں اتنی دیر کیوں لگا دی ہے ۔ اوور "...... لوتھر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

" چیف ۔ میں ان کی تلاش میں مصروف تھا ۔ ہیلی کاپٹر درختوں سے ٹکراتا ہوا ایک خوفناک دھماکے سے نیچے گرا اور اس میں آگ بھڑک اٹھی ۔ ہم سب اس کے گرد اکٹھے ہو گئے تاکہ آگ مدھم پڑے تو لاشیں چیک کریں لیکن پھر یہ دیکھ کر ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ ہیلی کاپٹر میں کوئی لاش موجود نہ تھی ۔ چنانچہ ہم نے فوری طور پر اردگرد جنگل میں ان کی تلاش شروع کر دی اور پھر ہم نے ان میں سے تین افراد کو زخمی حالت میں گرے ہوئے پا لیا ۔ چنانچہ ہم نے انہیں فوراً گولیوں سے ہلاک کر دیا اس کے بعد ایک اور آدمی ملا اسے بھی ہلاک کر دیا گیا۔ پھر دو آدمی ہمیں جھاڑیوں میں چھپے ہوئے دکھائی دیئے ۔ یہ دونوں

انتہائی قومی ہیکل آدمی تھے انہیں بھی گھیر کر ختم کر دیا گیا اور آخر میں
ایک آدمی کی ہمیں لاش ایک درخت میں لٹکی ہوئی نظر آئی اس طرح
سات لاشیں جب اکٹھی ہو گئیں تو مجھے اطمینان ہوا اور میں آکر آپ
رپورٹ دے رہا ہوں ۔ اوور "...... دوسری طرف سے بھومو ۔
تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔ اس بار اس کا لہجہ بے حد پر خوش
تھا۔

" تم ایسا کرو کہ ان ساتوں لاشوں کو اٹھا کر کیبن کے نیچے تہہ
خانے میں پہنچا دو اور لاکسن مشین آن کر دو تاکہ میں انہیں چیک
سکوں ۔ اوور "...... لوتھر نے کہا۔

" یس باس ۔ اوور "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور لوتھر ۔
اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور ایک بار پھر تیزی سے مشین
روم کی طرف بڑھ گیا۔

ڈیوس ...... بھومو اور اس کے ساتھیوں نے ان ساتوں ایجنٹوں
خاتمہ کر دیا ہے ۔ یہ لوگ ہیلی کاپٹر کے نیچے گرنے سے پہلے ہی اس سے
چھلانگیں لگا چکے تھے اس لئے ہیلی کاپٹر سے ان کی کوئی لاش نہیں ملی
البتہ بھومو نے انہیں تلاش کر کے ختم کر دیا ہے لیکن اس کے باوجود
میں نے ان لاشوں کو خود چیک کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ کیونکہ یہ اس
قدر خطرناک ایجنٹ ہیں کہ جب تک ان کی لاشیں خود اپنی آنکھوں
سے نہ دیکھ لوں مجھے ان کی موت کا یقین نہ آئے گا...... میں نے بھومو
کو ہدایت دے دی ہے کہ وہ ان لاشوں کو اکٹھا کر کے اپنے دفتر

نیچے بنے ہوئے تہہ خانے میں پہنچا کر لاکسن مشین آن کر دے اس
مشین کے آن ہوتے ہی وہ تہہ خانہ یہاں مشین پر نظر آنے لگ جائے
گا۔ اس طرح میں خود ان کی لاشوں کو چیک کر لوں گا "...... لوتھر نے
کہا۔

" یس باس "...... ڈیوس نے کہا اور ایک کونے میں موجود مشین
کی طرف بڑھنے لگا ۔ لوتھر بھی اس کے ساتھ تھا۔ ڈیوس نے مشین کا
کور ہٹایا اور پھر اسے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ مشین میں زندگی کی لہر
دوڑ گئی اور اس پر کئی بلب بیک وقت جلنے بجھنے لگے لیکن اس کی
سکرین ویسے ہی تاریک رہی مگر وہ دونوں خاموش اور مطمئن کھڑے
تھے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ جب تک تہہ خانے میں موجود لاکسن
مشین آن نہ ہو گی سکرین روشن نہ ہو گی ۔ اس لئے وہ انتظار کر رہے
تھے اور پھر کافی دیر بعد سکرین پر جھماکے ہونے شروع ہو گئے اور چند
لمحوں بعد ایک جھماکے سے سکرین روشن ہو گئی اس پر ایک تہہ خانے
کا منظر نظر آ رہا تھا جس کی سائیڈوں میں اسلحہ کی پیٹیاں موجود تھیں
لیکن درمیان میں سات افراد کی لاشیں ترتیب سے پڑی ہوئی نظر آ رہی
تھیں ان کے جسم ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے ۔ لیکن ان
کے لباس پر خون کے دھبے اور زخمی چہروں پر موجود زردی اور ان کے
ساکت جسم بتا رہے تھے کہ وہ بہرحال لاشیں ہی ہیں ان میں وہ عمران
جیسے قد و قامت کا آدمی بھی موجود تھا اور وہ دونوں دیو ہیکل بھی ۔ لوتھر
کچھ دیر تک غور سے سکرین پر نظر آنے والی لاشوں کو دیکھتا رہا پھر اس

نے اطمینان بھرا ایک طویل سانس لیا۔

"ٹھیک ہے ۔ اب میری تسلی ہو گئی ہے کہ دنیا کا سب سے خطرناک سیکرٹ ایجنٹ اور یہودیوں کا دشمن نمبر ایک آخر کار ہلاک ہو گیا ہے"...... لوتھر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مشین آف کر دوں باس"...... ڈیوس نے پوچھا۔

"ہاں ۔ کر دو"...... لوتھر نے کہا اور تیزی سے مڑ کر اپنے دفتر کی طرف بڑھ گیا ۔ دفتر میں پہنچ کر اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کیا اور بھومو کو کال کرنا شروع کر دیا چونکہ بھومو کی مخصوص فریکونسی پہلے سے ہی اس پر ایڈجسٹ تھی اس لئے اسے فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کی ضرورت نہ پڑی تھی ۔

"ہیلو ہیلو ۔ لوتھر کالنگ ۔ اوور"...... لوتھر نے کال کرتے ہوئے کہا۔

"بھومو ۔ اٹنڈنگ ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد بھومو کی آواز سنائی دی ۔

"میں نے چیک کر لی ہیں لاشیں ۔ وہ واقعی ان ایجنٹوں کی ہیں ۔ اب تم انہیں اٹھوا کر جنگل میں پھینک دو تاکہ درندے انسانی گوشت کی ضیافت اڑا سکیں ۔ اوور"...... لوتھر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس ۔ اوور"...... بھومو نے جواب دیتے ہوئے کہا اور لوتھر نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا ۔ اس کے چہرے پر مکمل

اطمینان اور انتہائی مسرت کے تاثرات جیسے مجسم ہوتے نظر آ رہے تھے ۔

عمران نے خود پائلٹ سیٹ سنبھال لی تھی اور اس کی سائیڈ سیٹ پر بلیک زیرو بیٹھ گیا تھا جبکہ عقبی سیٹوں پر جوانا جوزف اور ٹائیگر کے ساتھ ساتھ نصیر اور نور حسین موجود تھے۔ انہوں نے اپنا سامان بھی پیچھے رکھ لیا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ الفریڈ اور اس کے ساتھیوں کا اسلحہ بھی اٹھا لیا تھا عمران نے ہیلی کاپٹر کا فیول میٹر چیک کر لیا تھا۔ فیول ٹینک فل تھے اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھا۔ ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہونے لگا اور پھر کافی بلندی پر پہنچ کر عمران نے اس کا رخ کمپانگ کی طرف موڑا اور ہیلی کاپٹر تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔

"کمپانگ میں ہم کہاں اتریں گے۔ اس ہیلی کاپٹر کو تو لازماً بلیک سٹریپ والے پہچانتے ہوں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے ہم شہر کی حدود شروع ہوتے ہی اتر جائیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں۔ کمپانگ میں ہمارے پاس ایک محفوظ اڈا موجود ہے"...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے نور حسین نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ لیکن اسی لمحے ہیلی کاپٹر کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ سب بے اختیار چونک پڑے اسی لمحے دو تین بار مزید جھٹکے لگے اور اس کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر کا رخ خود ہی بدل گیا اور پھر جیسے کوئی مچھلی جال میں پھنس کر جال کے ساتھ کنارے کی طرف کھنچی چلی جاتی ہے اس طرح ہیلی کاپٹر بھی جنگل کی طرف کھنچتے ہوئے انداز میں بڑھنے لگا۔ حالانکہ اس کا انجن چل رہا تھا لیکن اس کی سپیڈ میٹر کی سوئی ساکت ہو گئی تھی۔

"یہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے"...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا۔

"میگنٹ ریز سے ہمارے ہیلی کاپٹر کو کھینچا جا رہا ہے"۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میگنٹ ریز سے۔ کیا مطلب"...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

"باس۔ انجن آف کر دیں۔ شاید اس طرح میگنٹ ریز آف ہو جائیں"۔ عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ یہ پھر بھی نہیں رکے گا۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ ریز انتہائی طاقتور ہیں اور اب یہ ہیلی کاپٹر ہر صورت میں ان کے مرکز تک پہنچے گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا یہ ریز بلیک سٹریپ کے ہیڈ کوارٹر سے ڈالی جا رہی ہیں"۔

بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ ہیلی کاپٹر کا رخ بتا رہا ہے کہ یہ ادھر ہی جا رہا ہے۔ ہم نے کوشش کی تھی کہ پہلے چھاؤنی میں ایکشن کر کے پھر ادھر آئیں لیکن شاید لوتھر کو یہ بات پسند نہیں آئی کہ اس کے مہمان چھاؤنی کے مہمان بن جائیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ہیلی کاپٹر کافی بلندی پر ہے اور ہمارے پاس پیراشوٹ بھی نہیں ہیں"...... بلیک زیرو نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"تو کیا ہوا۔ کبھی کبھی ٹارزن بھی بننا پڑتا ہے۔ تمہیں بھی بہت شوق تھا کام کرنے کا۔ اب لگاؤ ٹارزن کے انداز میں نعرہ اور مار دو چھلانگ نیچے کسی درخت پر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ اس قدر مطمئن کیوں ہیں"۔ اس بار نصیر نے پوچھا اس کے لہجے سے گہری پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"سنو۔ تم لوگ واقعی پریشان ہو رہے ہو گے۔ ہمیں کسی مشین پر چیک کیا جا رہا ہو گا لیکن مجھے معلوم ہے کہ میگنٹ ریز کی وجہ سے ہماری آواز ان تک نہیں پہنچ سکتی اس لئے میں تمہیں آئندہ کی پلاننگ بتا دیتا ہوں۔ میگنٹ ریز مشین یقیناً ہیڈ کوارٹر میں ہو گی لیکن اس کا راڈار جنگل میں کسی بلند درخت کے ساتھ نصب ہو گا اور ہمارا ہیلی کاپٹر سیدھا اس راڈار کے ساتھ جا کر ٹکرائے گا اور پھر نیچے گرے گا اور اس طرح ٹکرانے اور نیچے گرنے کی وجہ سے ہیلی کاپٹر ایک دھماکے

سے پھٹ بھی جائے گا اور اس میں آگ بھی لگ جائے گی اس لئے اگر ہم اس میں رہے تو ہماری موت لازمی امر ہے لیکن اگر ہم پہلے اس سے نیچے اترے تو پھر انہیں سکرین پر ہمیں چھلانگیں لگاتے ہوئے دیکھ کر معلوم ہو جائے گا اور یقیناً انہوں نے نیچے بھومو اور اس کے سیکشن کو بھی الرٹ کر دیا ہو گا جب ہیلی کاپٹر اس راڈار سے ٹکرانے لگے گا تو اس وقت سکرین خود بخود آف ہو جائے گی اور ہم ان کی نظروں سے اوجھل ہو جائیں گے اس لئے ہمیں ہوشیار رہنا ہو گا۔ جیسے ہی ہیلی کاپٹر جا کر درخت کے اوپر والی شاخوں سے ٹکرائے ہم نے نیچے درخت کی شاخوں پر چھلانگیں لگا دینی ہیں اس کے بعد واقعی ہم نے ٹارزن والا کام کرنا ہے کہ ہم نے شاخوں کو پکڑ کر لٹکنا ہے اور اپنے آپ کو نیچے گرنے سے بچانا ہے اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو ہم نے چھلانگیں بہر حال اس طرح لگانی ہیں کہ ہم اس درخت سے دور کسی اور درخت پر جا کر گریں اور پھر نیچے اتر کر ہم نے بھومو اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب یہ تو انتہائی رسک ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں عمران صاحب۔ آپ لوگ تو شاید بچ جائیں لیکن کم از کم ہم دونوں تو کسی صورت بھی زندہ نہ بچ سکیں گے ہمیں ایسے کاموں کا قطعی کوئی تجربہ نہیں ہے"...... نور حسین نے کہا۔

"تو پھر ہمارے پاس ماہر جنگل پرنس موجود ہے۔ وہ بتائے گا کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے"...... عمران نے جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے

کہا جو خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

" ماسٹر۔ ہمیں پہلے چھلانگیں لگا دینی چاہئیں ۔ وہ اگر دیکھتے ہیں تو دیکھتے رہیں ۔ اگر وہ ہمیں مار سکتے تو وہ ہیلی کاپٹر اب تک تباہ کر چکے ہوتے "...... جوزف سے پہلے جوانا بول پڑا۔

" تم ماہر جنگل پرنس نہیں ہو ۔ اس لئے خاموش رہو "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" باس ۔ آسان طریقہ ہے جیسے ہی ہیلی کاپٹر نیچے درختوں کے قریب پہنچے ہم ایک ایک کر کے راستے میں ہی چھلانگیں لگاتے جائیں اور کوشش کریں کہ کسی درخت پر گرنے کی بجائے کسی درمیانی خلا میں گریں اس طرح ہم نیچے موجود جھاڑیوں پر جا کر گریں گے اور یقیناً بچ جائیں گے "...... جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" نہیں ۔ اس طرح ہم ایک دوسرے سے بچھڑ جائیں گے اور نیچے موجود بھوموا اور اس کے ساتھی ہمیں چن چن کر مار ڈالیں گے اور یہ بھی ضروری نہیں کہ ہم کسی جھاڑی پر ہی گریں "...... عمران نے جواب دیا۔

" باس اس کے علاوہ تو اور کوئی ترکیب نہیں ہے "...... جوزف نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

" باس ۔ ہمیں کچھ کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے ۔ ہم انتہائی اطمینان سے ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر جائیں گے "...... اچانک ٹائیگر نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے جبکہ عمران مسکرا دیا۔

" وہ کیسے ٹائیگر ۔ کیا ہیلی کاپٹر زمین پر باقاعدہ اتر جائے گا "۔ بلیک
رو نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

" زمین پر نہیں جناب ۔ درخت سے جا کر چمٹ جائے گا بشرطیکہ
ن کچھ دیر پہلے اس کا انجن بند کر دیں تو یہ طاقتور میگنٹ ریز جس
ار سے نکل رہی ہیں وہاں ان ریز کی قوت سب سے زیادہ ہو گی اس
ہیلی کاپٹر اس سے ٹکرانے کے بعد کسی صورت بھی اس سے اس
ت تک علیحدہ نہ ہو سکے گا جب تک یہ میگنٹ ریز آف نہ کر دی
یں اور مجھے یقین ہے کہ وہ لوگ اسے آف کرنے کا رسک نہ لیں
کیونکہ اس طرح ہیلی کاپٹر ان کے کنٹرول سے باہر ہو جائے گا اور
ہی اڑنا شروع کر دے گا "...... ٹائیگر نے کہا۔

" لیکن ہیلی کاپٹر تو لازماً اس سے جا کر ایک دھماکے سے ٹکرائے گا
ظاہر ہے راڈار ٹاور یا راڈار ٹری دھماکے سے ٹوٹ جائے گا اور اس
ہیلی کاپٹر لازماً نیچے گرے گا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس طرح
نے سے ہی تباہ ہو جائے گا اور اس میں آگ لگ جائے گی "۔ بلیک
نے باقاعدہ بحث کرتے ہوئے کہا۔

جعفر دوست کہہ رہا ہے ٹائیگر ۔ ہیلی کاپٹر جس انداز میں جا رہا ہے
ماً اس سے جا کر ٹکرائے گا اور یہ راڈار ٹاور بھی ہو سکتا ہے اور
ی کی وجہ سے کسی اونچے درخت کی شاخ کے ساتھ بھی نصب ہو
ہے دونوں صورتوں میں ہیلی کاپٹر کے ٹکراؤ سے تباہی آ سکتی ہے "
ران نے بلیک زیرو کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"پھر تو اور کوئی صورت نہیں کہ ہم واقعی ٹارزن بن جائیں"۔ ٹائیگر نے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اس قدر پریشان ہونے کی بھی ضرورت نہیں۔ ہیلی کاپٹر بھی نیے گر کر تباہ نہ ہو گا اور ہم بھی صاف بچ جائیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب حیرت سے عمران کو دیکھنے لگے۔

"آخر آپ کے ذہن میں کیا بات ہے"۔ بلیک زیرو نے اس با قدرے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم دیکھتے رہو۔ ابھی میرے نقطہ نظر سے ان کا ہیڈ کوارٹر کافی د ہے کیونکہ ہیلی کاپٹر کی بلندی بہت تھوڑی کم ہوئی ہے۔ یہ ریز تر ہیں اس لئے ہیڈ کوارٹر کے قریب جا کر یہ بالکل درختوں کے اوپر وا سطح کے بالکل قریب پہنچ جائے گا"...... عمران نے کہا اور سب۔ ہونٹ بھینچ لئے۔

"آخر آپ بتا کیوں نہیں دیتے۔ جبکہ یہ خطرہ بھی نہیں ہے ہماری آواز ان تک پہنچ جائے گی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ارے ارے اس قدر جلدی کی کیا ضرورت ہے۔ سسپنس بھی رہنا چاہئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہماری جانوں پر بنی ہوئی ہے اور آپ سسپنس کا لطف لے ر ہیں"...... بلیک زیرو نے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران اختیار ہنس پڑا۔ وہ واقعی بلیک زیرو کی جھنجھلاہٹ سے لطف اندو رہا تھا۔

"مجھے حیرت ہے کہ آپ سب لوگ بلیک سٹریپ کا خاتمہ کرنے کے لئے نکلے ہیں لیکن ایک معمولی سی پریشانی کا حل آپ کے پاس نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ معمولی پریشانی نہیں ہے عمران صاحب"۔ بلیک زیرو نے پھر سی لہجے میں کہا۔

"اچھا چلو تم یہ سمجھ لو کہ میں اس ہیلی کاپٹر میں موجود نہیں ہوں اور تم ٹیم کے انچارج ہو پھر بتاؤ کہ ایسے موقع پر تم کیا کرتے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہی کرتا کہ جیسے ہی ہیلی کاپٹر کم بلندی پر پہنچتا، میں اپنے تھیوں سمیت نیچے چھلانگیں لگا دیتا۔ اس طرح کم از کم بچ جانے کا نی پرسنٹ چانس تو ہوتا"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"یہی بات میں نے کی تھی کہ ہمیں ٹارزن بننا پڑے گا۔ لیکن تم ب پریشان ہو گئے"...... عمران نے کہا۔

"دراصل آپ کا اطمینان بتا رہا ہے کہ آپ نے کوئی ایسی ترکیب چ لی ہے کہ جس سے ہیلی کاپٹر بھی بچ جائے گا اور ہم سب بھی اور دراصل جھنجھلاہٹ اس بات پر ہو رہی ہے کہ آخر وہ کیا ترکیب ہو ہے۔ اور اگر آپ سوچ سکتے ہیں تو ہم کیوں نہیں سوچ سکتے"۔ زیرو نے کہا۔

"تم اس لئے نہیں سوچ سکتے کہ تم دور کی باتیں پہلے سوچتے ہو اور ب کی بات کو نظر انداز کر دیتے ہو۔ اور سوچنے کا یہ انداز ہمارے

پیشے میں ہمیشہ الجھن اور مشکل پیدا کرتا ہے ۔ ہمیں فوری طور پر پہلے
قریب کی بات سوچنی چاہئے فوری طور پر یہ سوچا جائے کہ ہمارے پاس
کیا ہے اور کیا ہم اس سے کوئی کام لے سکتے ہیں اگر کچھ نہ ہو تو پھر سوچا
جائے کہ ہمارے ارد گرد کیا ہے اور ہم اس سے کیا کام لے سکتے ہیں ا
گرد بھی کچھ نہ ہو تو پھر ہم یہ سوچ سکتے ہیں کہ ہم سے دور کیا چیز ہے او
ہم اس سے کس طرح مفاد اٹھا سکتے ہیں ۔ مجھے تم سے تو بہر حال کو
گلہ نہیں ہے لیکن ٹائیگر میرا شاگرد کہلانے کا دعویدار ہے اور مجھے اس
غصہ آرہا ہے کہ اس نے اس صورتحال کا سب سے قریبی اور سب سے
آسان حل کیوں نظر انداز کر دیا ہے ۔ سنو میں تمہیں بتاتا ہوں ۔ پہلی
بات یہ ہے کہ ہم ہیلی کاپٹر میں موجود ہیں اور ہمارے پاس پیراشوٹ
نہیں ہیں ۔ دوسری بات یہ کہ ہیلی کاپٹر کو میگنٹ ریز کے ذریعے کھینچا
جا رہا ہے ۔ اور میگنٹ ریز کا راڈار ٹاور یا راڈار ٹری سے بہر حال پو
طاقت سے جا کر ہیلی کاپٹر ٹکرائے گا اور اس طرح ہیلی کاپٹر یقیناً تباہ
جائے گا اور ہم بھی ختم ہو جائیں گے ۔ تیسری بات یہ کہ نیچے لازماً بھ
اور اس کے ساتھی مشین گنوں سمیت ہمارے انتظار میں کھڑے ہو
گے اور انہوں نے ہچکچائے بغیر ہم پر فائر کھول دینا ہے ۔ یہ تو ہے ہما
صورتحال ۔ اب اس مشکل کے حل کے لئے ہمارے پاس کیا صور
ہو سکتی ہے ۔ اس سلسلے میں اہم باتیں یہ ہیں ایک تو یہ کہ ہیلی
ہمارے کنٹرول سے باہر ہے ۔ دوسری یہ کہ اگر ہم نے نیچے چھلانگ
لگائیں تو لازماً اول تو ہم درختوں سے ٹکرا کر شدید زخمی ہو جائیں

اور اگر کسی طرح بچ کر نیچے پہنچ بھی گئے تو ہمارے سنبھلنے سے پہلے ہی
بھومو اور اس کے ساتھی ہمیں بھون ڈالیں گے اس لئے ہم ان حالات
میں ٹارزن بھی نہیں بن سکتے ہم نے ہیلی کاپٹر بھی بچانا ہے تاکہ بھومو
اور اس کے ساتھی ہم پر فوری طور پر فائر نہ کر سکیں ۔ ہم نے اپنے آپ
کو بھی بچانا ہے اور ہم نے میگنٹ مشین کے سامنے بیٹھے ہوئے لوگوں کو
بھی یقین دلانا ہے کہ ہمارا ہیلی کاپٹر اس راڈار سے ٹکرا کر تباہ ہو گیا
ہے "...... عمران بات کرتے کرتے خاموش ہو گیا ۔

" بالکل آپ کا تجزیہ درست ہے اس لئے تو مجھے الجھن ہو رہی ہے کہ
اس مشکل کا کوئی ایسا حل سامنے نہیں آرہا جس سے ہم یہ سب کچھ کر
سکیں "...... بلیک زیرو نے کہا اور عمران مسکرا دیا ۔

" ہے ایک حل ۔ بڑا آسان اور سیدھا حل "...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا ۔

" کونسا "...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا ۔

" ہمارے پاس سامان میں ٹی تھری پسٹل موجود ہیں جس سے
الٹور کیپسول میزائل فائر کیا جاتا ہے ۔ جیسے ہی ہمارا ہیلی کاپٹر اس
راڈار کے قریب پہنچے گا ہم ٹی تھری میزائل کیپسول فائر کر دیں گے ۔
میگنٹ ریز کی وجہ سے اس کی رفتار عام حالات سے سینکڑوں گنا زیادہ
ہو جائے گی اور وہ پلک جھپکنے میں راڈار سے جا ٹکرائے گا اور اس کے
ساتھ ہی یقیناً راڈار تباہ ہو جائے گا اس وقت ہمارا ہیلی کاپٹر بھی پوری
رفتار سے راڈار کی طرف بڑھ رہا ہو گا اس لئے جیسے ہی راڈار میزائل سے

تباہ ہو گا مشین آف ہو جائے گی اور اس میں ہمیں دیکھنے والے یہی سمجھیں گے کہ لا محالہ ہیلی کاپٹر راڈار سے ٹکرا کر تباہ ہوا ہے جبکہ راڈار کے تباہ ہوتے ہی ہیلی کاپٹر میگنٹ ریز کے اثرات سے آزاد ہو جائے گا اس کا انجن چل رہا ہے نتیجہ یہ کہ ایک زور دار جھٹکے کے ساتھ ہی وہ تیزی سے آگے بڑھتا چلا جائے گا پھر ہم اسے جہاں چاہیں گے اپنی مرضی سے اتار کر نیچے صحیح سلامت اتر آئیں گے اور میں ابھی سے یہ پسٹل اس لئے ہاتھ میں نہیں لے رہا کہ لوتھر کو کہیں نظر نہ آجائے۔اس وقت میرے پیچھے بیٹھا ہوا آدمی خاموشی سے اسے سامان سے نکال کر مجھے دے گا اور میں اسے مضبوطی سے تھام کر ہاتھ کو ذرا سا ہیلی کاپٹر سے باہر نکالوں گا چھوٹا سا پسٹل میرے ہاتھ میں دبا رہے گا اور عین موقع پر نتیجہ ہمارے حق میں ہو گا"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو سمیت ہیلی کاپٹر میں سوار سب افراد کے چہرے بے اختیار مسرت سے کھل اٹھے۔

"مجھے تسلیم ہے عمران صاحب۔آپ ذہنی طور پر مجھ سے ہزاروں سال آگے ہیں"...... بلیک زیرو نے بے اختیار ہو کر کہا۔

"اور میں تو بہر حال شاگرد ہوں"...... عقب سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"واقعی عمران صاحب۔آپ کی ذہانت کا کوئی ثانی نہیں ہے۔اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ بلیک سٹریپ جیسی انتہائی طاقتور تنظیم کیوں آپ کے سامنے بے بس ہوتی چلی جا رہی ہے۔سلطان مرحوم نے جب

پہلی میٹنگ میں ہم سے کہا تھا کہ اگر پاکیشیا کے علی عمران صاحب بلیک سٹریپ کے خلاف کام کرنے کی حامی بھر لیں تو بلیک سٹریپ یقیناً تباہ ہو جائے گی لیکن اس وقت میں نے اس بات کو تسلیم ہی نہ کیا تھا کیونکہ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ ایک آدمی کیسے اتنی بڑی اور باوسائل تنظیم کا خاتمہ کر سکتا ہے لیکن اب مجھے یقین آگیا ہے"۔نور حسین نے انتہائی عقیدت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم سب کا مقصد ہے کہ میں ابھی سے ٹارزن بن جاؤں اور نیچے چھلانگ لگا دوں۔نہ بھائی۔میں ٹارزن نہیں ہوں علی عمران ہوں اور اللہ تعالیٰ کا انتہائی حقیر اور عاجز بندہ ہوں۔یہ جو باتیں آپ نے میرے متعلق کہی ہیں میں ان کے لئے آپ کا مشکور ہوں لیکن یہ سب کچھ میرا اپنا کارنامہ نہیں ہے یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حقیر بندے پر نظر کرم کے سوا اور کچھ نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب نے بے اختیار سر ہلا دیئے۔نور حسین اور نصیر دونوں کے چہروں پر عمران کا یہ عجز اور انکسار دیکھ کر اور زیادہ عقیدت کے اثرات پھیل گئے تھے جیسے وہ عمران کی عظمت کے تہہ دل سے معترف ہو گئے ہوں۔

ہیلی کاپٹر اب کافی نیچے آچکا تھا اس لئے وہ سب سنبھل کر بیٹھ گئے۔ چونکہ وہ لمحہ کسی بھی وقت آسکتا تھا جب لمحہ آخر ہونے کا شرف حاصل تھا۔یا تو اسی لمحے میں واقعی آخرت کا سفر پیش آسکتا تھا یا اس عذاب سے بچ نکلنے کی صورت پیدا ہو سکتی تھی۔

"جوانا۔ تھیلے میں سے میزائل پسٹل نکالو۔ لیکن خیال رکھنا ہر چیز
کو مضبوطی سے پکڑنا۔ ایسا نہ ہو کہ میگنٹ کی طاقتور ریز کی وجہ سے
سالم تھیلا ہی ہیلی کاپٹر کے آگے آگے پرواز کرنا شروع کر دے اور پسٹل
کو بھی مضبوطی سے تھامنا اور پھر نیچے سے مجھے دو تاکہ سکرین پر یہ نظر نہ
آئے"۔ عمران نے اپنے عقب میں بیٹھے ہوئے جوانا کو تفصیلی ہدایات
دیتے ہوئے کہا اور چند لمحوں بعد میزائل کیپسول پسٹل اس کے ہاتھوں
میں پہنچ چکا تھا عمران نے اسے مضبوطی سے پکڑا اور پھر آہستہ آہستہ اس
کا ہاتھ کھڑکی سے باہر جانے لگا۔ ہیلی کاپٹر کی رفتار اب پہلے کی نسبت
کئی گنا زیادہ تیز ہو گئی تھی۔ کیونکہ میگنٹ ریز اپنے مرکز کے قریب بے
پناہ طاقتور ہوتی تھیں اب اس کا رخ بھی ترچھا ہو گیا تھا اور اب جنگل
انہیں قریب ہی نظر آنے لگا تھا اور چند لمحوں بعد عمران کو دور سے ایک
اونچے درخت پر نصب چمکدار اینٹینا نما راڈار نظر آ گیا۔ ہیلی کاپٹر کا رخ
اسی طرف تھا عمران کا ہاتھ اور باہر کو نکلا تھوڑا سا اٹھا اور پھر عمران کے
ہاتھ کو ہلکا سا جھٹکا لگا اور سائیں کی آواز کے ساتھ ہی سیاہ رنگ کا چھوٹا
سا کیپسول ہیلی کاپٹر کے آگے اڑتا ہوا انہیں ایک لمحے کے لئے نظر آیا
اور دوسرے لمحے دور ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور راڈار کے پرخچے
اڑتے ہوئے انہوں نے صاف دیکھے اس کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر کو ایک
زور دار جھٹکا لگا لیکن دوسرے لمحے اس کا رخ اوپر کو ہوا اور وہ انتہائی
رفتار سے اڑتا ہوا اس درخت کے اوپر سے گزرتا چلا گیا اور اس کے
ساتھ ہی ہیلی کاپٹر میں موجود افراد نے بے اختیار اطمینان بھرے طویل

نس لئے۔ وہ واقعی عمران کی ذہانت کی وجہ سے یقینی موت سے بچ
نے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ عمران نے ہیلی کاپٹر کافی آگے لے جا کر
ب کھلی جگہ میں اتارنا شروع کر دیا۔

"سب اسلحہ لے لو۔ اب ہمیں اس بھومو اور اس کے آدمیوں کا
ار کھیلنا ہے"...... عمران نے کہا اور سب تیزی سے اسلحہ سنبھالنے
ں مصروف ہو گئے۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر کے نیچے اترتے ہی وہ تیزی
، ہیلی کاپٹر سے نیچے اترے اور دوڑتے ہوئے واپس اس طرف کو
ھنے لگے جدھر وہ راڈار نصب تھا۔

"رک جاؤ۔ آگے لوگ موجود ہیں"...... اچانک جوزف کی آواز
ئی دی اور وہ سب دوڑتے دوڑتے بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئے۔

"جا کر چیک کرو۔ جلدی کرو"۔ عمران نے جوزف سے کہا اور
ف بجلی کی سی تیزی سے قد آدم جھاڑیوں کی آڑ لیتا ہوا آگے بڑھ کر
ی نظروں سے غائب ہو گیا جبکہ وہ سب ادھر ادھر بکھر کر جھاڑیوں
وٹ میں لیٹ گئے۔

"کیا جوزف اکیلا محفوظ رہے گا"...... عمران کے ساتھ لیٹے ہوئے
ب زیرو نے قدرے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ جنگل کا شہزادہ ہے...... اس کی تمام حسیات جنگل کی خوشبو
ہی جاگ اٹھتی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا
پھر واقعی تھوڑی دیر بعد انہیں دور سے جوزف کی مخصوص آواز سنائی
۔

" آجاؤ باس ۔ میں نے ان کا خاتمہ بالخیر کر دیا ہے "........ جوزف کہ
رہا تھا اور وہ سب بے اختیار اٹھ کھڑے ہوئے ۔ عمران کے چہرے
بھی حیرت تھی ۔ تھوڑی دیر بعد ایک جھاڑی سے جوزف نمودار ہوا
اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی ۔

" کیا ہوا "........ عمران نے پوچھا ۔

" باس ۔ یہ گیارہ آدمی تھے ۔ سب مشین گنوں سے مسلح تھے ا
لکڑی کے اس بڑے کیبن کے سامنے موجود تھے ۔
ان میں سے ایک درخت پر چڑھا ہوا تھا اس نے اوپر سے ہی آو
دی کہ ہیلی کاپٹر جنگل میں اتر چکا ہے اور پھر اس کے ساتھ ہی اس ۔
نیچے چھلانگ لگا دی اور اس نے ان سب کو کہا کہ ہمیں فوراً اس جً
پہنچنا چاہئے جہاں یہ لوگ ٹھہرے ہیں اور انہیں گولیوں سے اڑا د
ہے اس کے بعد چیف کو اطلاع دینی چاہئے ۔ میرے پاس بے ہوش
دینے والے گیس کیپسول موجود تھے میں نے بیک وقت چار کیپسو
ان کے درمیان پھینک دیئے اور وہ گیارہ کے گیارہ آدمی اس کی زد می
کر وہیں بے ہوش ہو گئے ہیں "........ جوزف نے قریب آکر تفص
بتاتے ہوئے کہا ۔

" ویری گڈ ۔ واقعی جنگل میں آکر تمہاری عقل کام کرنے لگ ج
ہے ۔ شکر ہے تم نے فائر نہیں کھول دیا ان پر "........ عمران
تحسین آمیز لہجے میں کہا ۔

" باس ۔ میں نے ایسا اس لئے نہ کیا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ ان کے

ساتھی ادھر ادھر چھپے ہوئے ہوں اور فائر کھلتے ہی وہ مجھے گھیر لیں اور
دوسری بات یہ کہ کہیں فائرنگ کی آواز ان کے ہیڈ کوارٹر تک نہ پہنچ
جائے اور آخری بات یہ کہ مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ کیبن خالی ہے یا اس
میں بھی کچھ افراد موجود ہیں لیکن جب یہ بے ہوش ہو گئے اور کوئی رد
عمل نہ ہوا تو میں دوڑتا ہوا کیبن میں گیا تو کیبن میں بستر اسلحہ اور
دوسرا رہائشی سامان تھا آدمی کوئی نہ تھا اس کے علاوہ ایک میز پر ایک
بڑا سا ٹرانسمیٹر بھی موجود تھا اور اس کے ساتھ ہی میں نے کیبن کی
سائیڈ میں سیڑھیاں نیچے جاتی دیکھیں تو میں نیچے چلا گیا وہاں ایک بڑا
تہہ خانہ ہے جس کی دو دیواروں کے ساتھ اسلحہ کی پیٹیاں موجود ہیں
اور ایک قد آدم مشین بھی وہاں موجود ہے "........ جوزف نے ساتھ
ساتھ چلتے ہوئے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

" عمران صاحب درست کہہ رہے ہیں جنگل میں تو تمہاری ذہانت
عمران صاحب سے بھی دو قدم آگے بڑھتی نظر آ رہی ہے "۔ بلیک زیرو
نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" جنگل کی خوشبو میرے دل و دماغ دونوں کے لئے پٹرول کا کام
کرتی ہے جعفر صاحب "۔ جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک
زیرو مسکرا دیا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب اس کیبن کے سامنے پہنچ گئے
جہاں واقعی افراد ٹیڑھے میڑھے انداز میں گرے ہوئے پڑے تھے ۔

" ان میں سے کس نے کہا تھا کہ ہمیں اس جگہ چلنا چاہئے جس جگہ
یہ لوگ اترے ہیں "........ عمران نے جوزف سے پوچھا اور جوزف نے

ایک مقامی آدمی کی طرف اشارہ کر دیا۔

"تمہارے پاس انٹی تھری بھی ہو گی۔ وہ نکالی تھی بیگ سے"۔ عمران نے جوزف سے پوچھا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے زرد رنگ کی ایک بوتل نکالی۔

"اس آدمی کو ہوش میں لے آؤ۔ جلدی کرو"...... عمران نے اس آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جس کے متعلق جوزف نے بتایا تھا اور جوزف نے جھک کر بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور اس کا منہ اس آدمی کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹالی اور اس کا ڈھکن لگا دیا۔ چند لمحوں بعد ہی اس آدمی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران نے آگے بڑھ کر اس کی گردن پر پیر رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد ہی اس نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں اور لاشعوری طور پر اٹھنے کے لئے اس کا جسم سمٹنے ہی لگا تھا کہ عمران نے پیر کو ذرا سا موڑ دیا اور اس آدمی کا جسم ایک جھٹکا کھا کر سیدھا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر تیزی سے تکلیف کے تاثرات پھیلتے چلے گئے اس نے دونوں ہاتھ عمران کی ٹانگ پکڑنے کے لئے اٹھائے لیکن عمران نے پیر کو ذرا سا موڑ دیا تو اس آدمی کے دونوں ہاتھ بے جان ہو کر نیچے گرے اور اس کا چہرہ مسخ ہوتا چلا گیا اس کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ عمران نے پیر کو واپس موڑ لیا۔

"کیا نام ہے تمہارا۔ بولو ورنہ شہ رگ کچل دوں گا"...... عمران

نے غراتے ہوئے کہا۔

"بھبھ۔ بھومو۔ مم۔ مم۔ میرا نام بھومو ہے"...... اس آدمی کے حلق سے خرخراہٹ بھری آواز نکلی۔

"تمہارے ساتھ ان دس آدمیوں کے علاوہ اور کتنے آدمی ہیں"۔ عمران نے پیر کو ایک بار پھر حرکت دیتے ہوئے کہا۔

"اور۔ اور کوئی نہیں ہے۔ دس آدمی ہیں میرے سیکشن میں"...... بھومو نے جواب دیا تو عمران نے پیر کو واپس موڑ لیا۔

"لوتھر نے تمہیں کیا ہدایات دی تھیں"...... عمران نے غراتے ہوئے پوچھا۔

"چیف نے کہا تھا کہ ہیلی کاپٹر میں سات پاکیشیائی ایجنٹ ہیں جن میں دو قوی ہیکل آدمی ہیں۔ ہیلی کاپٹر راڈار ٹری سے ٹکرا کر نیچے گرے گا تو ہم اس میں سے بچ جانے والوں کو گولیوں سے بھون ڈالیں اور پھر چیف کو رپورٹ دیں لیکن ہیلی کاپٹر راڈار سے نہ ٹکرایا بلکہ راڈار ہی پرزے پرزے ہو کر نیچے گرا۔ ہم اس کے نیچے موجود تھے ہم نے بڑی مشکل سے ادھر ادھر بھاگ کر جانیں بچائیں۔ ہیلی کاپٹر آگے نکل گیا تھا ہم کچھ دیر اس کی واپسی کا انتظار کرتے رہے۔ ہمارا خیال تھا کہ وہ واپس آئے گا لیکن جب واپس نہ آیا تو میں درخت پر چڑھ کر اسے چیک کرنے لگا اور پھر میں نے ہیلی کاپٹر کو کچھ آگے نیچے اترتے ہوئے دیکھا تو میں نیچے اترا اور میں نے اپنے آدمیوں کو ادھر جانے کا حکم دیا ہی تھا کہ اچانک ہلکے ہلکے دھماکے ہوئے اور اس کے بعد مجھے ہوش نہ رہا"۔

بھومو نے پوری تفصیل بتا دی۔

" سنو بھومو۔ مجھے تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ اس لئے اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو تمہیں میرے ساتھ چل کر ٹرانسمیٹر پر لوتھر کو یہ بتانا ہو گا کہ ہیلی کاپٹر نیچے گر کر تباہ ہو گیا ہے لیکن ہم ساتوں اس میں موجود نہ تھے۔ پھر تم اسے بتاؤ گے کہ تم نے ہمیں کس طرح زخمی حالت میں پا کر ہلاک کر دیا ہے۔ بولو تیار ہو یا تمہیں عالم بالا پہنچا دوں"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" م۔ م۔ میں تیار ہوں۔ میں چیف کو قائل کر لوں گا۔ مجھے مت مارو"...... بھومو نے فوراً ہی کہا اور عمران نے ساتھ کھڑے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" اس بھومو کی تلاشی لو اور پھر اس کے ہاتھ بیلٹ کی مدد سے عقب میں کر کے باندھ دو"...... عمران نے کہا لیکن اس نے پیر اس کی گردن سے نہ ہٹایا تھا جب چند لمحوں بعد اس کی ہدایات پر عمل کر دیا گیا تو عمران نے پیر ہٹا لیا۔ بھومو کی چست کمانڈو یونیفارم سے ایک ریوالور ایک پسٹل اور ایک قیمتی شکاری چاقو برآمد ہوا تھا۔ عمران کے کہنے پر اسے اٹھا کر کھڑا کر دیا گیا۔

" ابھی یہیں رکو۔ میں کیبن چیک کر لوں"...... عمران نے کہا اور پھر دوڑتا ہوا کیبن میں داخل ہو گیا۔ اسے اچانک یاد آ گیا تھا کہ جوزف نے تہہ خانے میں کس مشین کا ذکر کیا تھا۔ تہہ خانے میں واقعی ایک قد آدم مشین موجود تھی اس پر کور چڑھا ہوا تھا۔ عمران نے

کور ہٹایا اور پھر اس مشین کو غور سے دیکھنے لگا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس مڑا اور اوپر کیبن سے ہوتا ہوا باہر آ گیا۔

" یہ نیچے تہہ خانے میں کونسی مشین نصب ہے"۔ عمران نے بھومو سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

" یہ لاکسن مشین ہے۔ چیف اس سے اسلحہ کی یہاں آمد کا منظر چیک کرتا ہے"...... بھومو نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کیونکہ مشین کا نام سامنے آ جانے کی وجہ سے وہ اب اس کی ماہیت کو اچھی طرح سمجھ گیا تھا۔

" ٹھیک ہے۔ آؤ پہلے کال کر کے اپنے چیف کو مطمئن کرو"۔ عمران نے کہا اور بھومو سر ہلاتا ہوا کیبن کی طرف چل پڑا۔ ٹرانسمیٹر فکسڈ فریکونسی کا تھا اس لئے عمران نے اس کا بٹن پریس کر دیا۔ ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

" ہیلو ہیلو۔ بھومو کالنگ اوور"۔ بھومو نے ڈھیلے سے لہجے میں کہا اور عمران نے بٹن دبا دیا۔

" یس۔ کیا رپورٹ ہے بھومو۔ تم نے رپورٹ دینے میں اتنی دیر کیوں لگا دی ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے لوتھر کی حلق کے بل چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران نے بٹن دبا کر بھومو کے ساتھ کھڑے ہوئے ٹائیگر کو بھومو کا منہ بند کرنے کا اشارہ کر دیا اور بھومو کے ساتھ کھڑے ٹائیگر نے بجلی کی سی تیزی سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

"چیف ۔ میں ان کی تلاش میں مصروف تھا۔ ہیلی کاپٹر درخت سے ٹکراتا ہوا ایک خوفناک دھماکے سے نیچے گرا اور اس میں آگ بھڑک اٹھی " .... اس بار عمران نے بھومو کی آواز میں خود بات کرتے ہوئے کہا کیونکہ بھومو نے جس ڈھیلے سے لہجے میں پہلے بات کی تھی اس سے عمران ٹھٹھک گیا تھا کہ بھومو میں ایسی صلاحیتیں نہیں ہیں کہ وہ سچوئیشن کو سمجھ کر بات کر سکے ۔ عمران نے لوتھر کو رپورٹ دیتے ہوئے اسے بتایا تھا کہ اس نے اور اس کے آدمیوں نے کس طرح تلاش کر کے سات کے سات ایجنٹوں کو ختم کر دیا ہے۔

" تم ایسا کرو ان ساتوں کی لاشوں کو اٹھا کر کیبن کے نیچے تہہ خانے میں پہنچا دو اور لاکسن مشین آن کر دو تاکہ میں انہیں چیک کر سکوں ۔ اوور "...... دوسری طرف سے لوتھر نے کہا۔

" یس باس ۔ اوور "۔ عمران نے بھومو کے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے اوور اینڈ آل سن کر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" یہ لوتھر انتہائی وہمی آدمی ہے "........ بلیک زیرو نے کہا۔

" نہیں ۔ بھومو نے جس طرح پہلے ڈھیلے لہجے میں بات کی تھی اس کی وجہ سے وہ مشکوک ہوا ہے ۔ بہرحال اب اسے مطمئن کرنا ضروری ہے "........ عمران نے کہا اور کیبن سے باہر آگیا۔

" ان سب کو گولیوں سے اڑا دو ۔ ان کا خون لے کر اپنے لباسوں پر اچھی طرح لگا لو ۔ اب ہمیں لاشیں بن کر اس تہہ خانے میں لیٹنا ہو گا۔

میں چاہتا ہوں کہ لوتھر پوری طرح مطمئن ہو جائے تاکہ اس کے بعد اطمینان سے ہم اس کے خلاف کارروائی کا آغاز کر سکیں "....... عمران نے کیبن سے باہر آکر اپنے ساتھیوں سے کہا اور اس کے ساتھیوں نے اس کی ہدایت پر عمل کرنا شروع کر دیا۔

لوتھر اپنے دفتر سے ملحقہ ریسٹ روم میں آرام کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اس کے ہاتھ میں ایک رسالہ تھا اور وہ بڑے مطمئن انداز میں رسالہ پڑھنے میں مصروف تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی موت کے بعد وہ پوری طرح مطمئن ہو گیا تھا اور اس نے یہ خبر خود ہی جنرل گان کو بھی پہنچا دی تھی اور جنرل گان بھی بے حد خوش ہوا تھا اسی لمحے پاس پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی۔ لوتھر نے چونک کر رسالہ الٹ کر میز پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... لوتھر نے قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا کیونکہ آرام کے دوران وہ کسی قسم کی بھی خلل اندازی پسند نہ کرتا تھا۔

"ڈیوس بول رہا ہوں چیف۔ آپ فوراً مشین روم میں آجائیں"۔ دوسری طرف سے ڈیوس کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کیوں۔ کیا ہوا ہے"...... لوتھر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے

ں کہا۔

"چیف۔ میرا خیال ہے کہ بھومو اور اس کے ساتھیوں نے بغاوت
دی ہے۔ انہوں نے ہمارے چار ایجنٹوں کو یا تو مار ڈالا ہے یا اغوا کر
ہے۔ میں نے انہیں نیا میگنٹ راڈار لگانے کے لئے باہر بھیجا تھا"۔
وس نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ بھومو کیسے بغاوت کر سکتا ہے"۔
تھر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر وہ کرسی سے
ا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر
یشانی، حیرت اور الجھن کے ملے جلے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کی سمجھ
ں یہ بات نہ آرہی تھی کہ آخر بھومو کیوں بغاوت پر اتر آیا ہے۔ تھوڑی
بعد وہ مشین روم میں پہنچ گیا۔ ڈیوس ایک مشین کے سامنے کھڑا
۔

"آیئے چیف"...... ڈیوس نے مڑ کر کہا اور لوتھر قدم بڑھاتا اس کے
ب پہنچ گیا۔

"تمہیں کس طرح اندازہ ہوا ہے کہ بھومو نے بغاوت کر دی ہے"۔
لوتھر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس۔ میں نے چار انجینئروں کو نیا میگنٹ راڈار نصب کرنے
لئے سپیشل وے کھول کر باہر بھیجا اور ان کی چیکنگ کے لئے
ین آن کر دی۔ چاروں انجینئر راڈار اٹھائے سپیشل وے سے نکل
جنگل کی طرف بڑھ ہی رہے تھے کہ میں نے اچانک بھومو اور اس

کے چار ساتھیوں کو ان پر جھپٹتے ہوئے دیکھا اور چند لمحوں میں وہ انہیں بے بس کر کے گھسیٹتے ہوئے لے گئے راڈار وہیں پڑا رہ گیا اس لئے مشین کی سکرین سے وہ بھی غائب ہو گئے ہیں "۔ ڈیوس نے جواب دیا اور لوتھر نے دیکھا کہ سکرین پر جنگل کا منظر نظر آرہا تھا وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔

" مگر کیوں ۔ بھومو نے ایسا کیوں کیا "....... لوتھر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں تو خود حیران ہوں چیف کہ آخر بھومو کو اچانک کیا ہو گیا ہے " ڈیوس نے الجھے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" وہ یقیناً انہیں لے کر کیبن میں گیا ہو گا ۔ ہو سکتا ہے اسے ان حرکات پر کسی وجہ سے شک گزرا ہو ۔ وہ بے حد وہمی آدمی ہے ۔ مجھے اسے کال کرنی ہو گی سپیشل ٹرانسمیٹر لے آؤ ۔ اور اس پر بھومو فریکونسی ایڈجسٹ کرو "....... لوتھر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا ڈیوس سر ہلاتا ہوا مڑا اور ہال کے ایک کونے میں موجود شفاف شیشے کے کیبن کی طرف بڑھ گیا ۔ یہ اس کا آپریشن روم تھا ۔ لوتھر بھی اچانک مڑا اور اس کے پیچھے چل پڑا۔

" میں وہیں بات کر لیتا ہوں "۔ لوتھر نے کہا اور ڈیوس نے اثبات میں سر ہلا دیا کیبن میں ایک بڑی میز اور اس کے سامنے دو کرسیاں ہوئی تھیں ۔ لوتھر ایک کرسی پر بیٹھ گیا ۔ اس کے چہرے پر اس وقت پریشانی اور الجھن کے تاثرات نمایاں تھے ۔ ڈیوس نے میز پر پڑی

مشین کے نچلے حصے کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔

" بات کریں چیف "....... ڈیوس نے ایک بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔

" ہیلو ہیلو لوتھر کالنگ بھومو ۔ اوور "....... لوتھر نے تیز اور چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

" یس ۔ بھومو بول رہا ہوں ۔ اوور "۔ دو تین بار کال دینے کے بعد مشین کے نیچے لگی ہوئی ایک جالی میں سے بھومو کی آواز سنائی دی ۔

" بھومو ۔ تم نے انجنیئروں کو کیوں پکڑا ہے ۔ جواب دو ۔ اوور "....... لوتھر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

" چیف ۔ یہ چاروں انجنیئر راڈار اٹھائے جنگل میں چل رہے تھے ۔ ہم حسب دستور جھاڑیوں میں چھپے ہوئے تھے کہ میں نے ایک کی بات سن لی وہ دوسرے سے کہہ رہا تھا کہ نجانے گرین سٹار کی طرف سے کال کب آئے گی ۔ میں یہ الفاظ سنتے ہی چونک پڑا ۔ مجھے یقین آگیا کہ یہ چاروں یقیناً گرین سٹار کے آدمی ہیں اور اس کی طرف سے کسی کال کے منتظر ہیں ۔ چنانچہ میں نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے انہیں بے بس کیا اور کیبن میں لے آیا ۔ یہاں اس آدمی جس نے اپنا نام رابرٹ بتایا ہے نے تھوڑے سے تشدد کے بعد اصل بات اگل دی ہے کہ ہیڈ کوارٹر میں دس افراد ایسے ہیں جو دراصل گرین سٹار سے ملے ہوئے ہیں اور گرین سٹار کا کوئی سربراہ نور حسین ہے اور اس نور حسین نے انہیں کسی خصوصی اور خفیہ ٹرانسمیٹر کے ذریعے اطلاع دی ہے کہ گرین

سٹار خفیہ طور پر جنرل گان کے خلاف ایک منصوبے پر کام کر رہی ہے اس منصوبے کے تحت جلد ہی جنرل گان کو ہلاک کر کے جرما پر گرین سٹار قبضہ کر لے گی اور پھر بلیک سٹریپ کا خاتمہ کر کے اس کے ہیڈ کوارٹر پر بھی قبضہ کر لیں گے اور اس نور حسین نے اس رابرٹ کو کہا ہے کہ جیسے ہی اس کی طرف سے فائنل کال آئے وہ ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر لیں ۔رابرٹ کے باقی ساتھی بھی گرین سٹار کے آدمی ہیں اور وہ اس کال کے بارے میں بات کر رہے تھے کہ اتنے دن گزر جانے کے باوجود کال کیوں نہیں آئی ۔ میں ابھی آپ کو کال کر کے یہ سارا معاملہ بتانا چاہتا تھا کہ آپ کی کال آ گئی ۔اوور "...... دوسری طرف سے بھومو کی آواز سنائی دی۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔ہیڈ کوارٹر میں کوئی خفیہ کال آئے اور مشین روم کا انچارج ڈیوس اسے ٹریس نہ کر سکے ۔ایسا ہونا ہی ناممکن ہے ۔رابرٹ سے میری بات کراؤ ۔اوور "...... لوتھر نے تیز لہجے میں کہا۔

" وہ تو تشدد کے دوران بے ہوش ہو گیا ہے چیف ۔ویسے میں نے بھی اس سے یہی بات پوچھی تھی اس نے بتایا ہے کہ ان کے پاس ایکس ۔تھری ۔ایکس فور ٹائپ کا ٹرانسمیٹر ہے جس کی کال ٹریس نہیں کی جا سکتی ۔اب یہ تو مجھے معلوم نہیں ہے کہ یہ کونسا ٹرانسمیٹر ہوتا ہے اوور "۔دوسری طرف سے بھومو نے جواب دیا اور لوتھر نے بے اختیار ساتھ والی کرسی پر موجود ڈیوس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

" یس باس ۔ایکس تھری ۔ایکس فور ٹائپ ٹرانسمیٹر کی کال ہم ٹریس نہیں کر سکتے ۔یہ انتہائی مخصوص ٹائپ کا ٹرانسمیٹر ہے "۔ڈیوس نے لوتھر کی نظروں کا مطلب سمجھتے ہوئے فوراً جواب دیا۔

" بھومو ۔تم ایسا کرو کہ ان چاروں انجینئروں کو بے ہوش کر کے سپیشل وے کے دھانے پر پہنچا دو ۔باقی تحقیقات میں خود کر لوں گا ۔ اوور "...... لوتھر نے تیز لہجے میں کہا۔

" جیسے آپ کا حکم چیف ۔اوور "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور لوتھر نے اوور اینڈ آل کہا تو ڈیوس نے ہاتھ بڑھا کر مشین کے چند بٹن آف کرنے شروع کر دیئے۔

" حیرت ہے کہ یہاں گرین سٹار کے ایجنٹ موجود ہیں اور ہمیں علم ہی نہیں ہے اور وہ رابرٹ بتا رہا ہے کہ دس آدمی ہیں "۔لوتھر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مجھے خود شدید حیرت ہو رہی ہے باس ۔یہ کیسے ممکن ہے ۔ رابرٹ اور اس کے ساتھی تو شروع سے ہی ہمارے ساتھ ہیں "۔ڈیوس نے جواب دیا۔

" بہر حال اب یہ خود ہی بتائیں گے کہ کون کون ان کے ساتھی ہیں اور مجھے جنرل گان کو بھی مطلع کرنا ہو گا کہ وہ اس سازش سے ہوشیار رہیں "...... لوتھر نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

" باس ۔اب ان چاروں کو وہاں کون وصول کرے گا ۔کیا آپ جائیں گے "...... ڈیوس نے پوچھا۔

"نہیں سپیشل وے کا وہ حصہ کھولو جو نمبر ٹو کی طرف جاتا ہے اور نمبر ٹو کے چھ افراد کو باہر بھجوا کر رابرٹ اور اس کے ساتھیوں کو اٹھوا کر نمبر ٹو کے چیکنگ روم میں پہنچوا دو۔ ہم یہیں سے انہیں چیک کریں گے۔ ہیڈ کوارٹر کے معاملے میں کوئی رسک نہیں لیا جا سکتا"۔ لوتھر نے کہا اور ڈیوس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

بھومو اور اس کے ساتھیوں کے خاتمے کے بعد عمران نے جوزف اور جوانا کو ہیلی کاپٹر سے اپنا سامان اٹھا کر لانے کے لئے بھیج دیا اور جب سامان آگیا تو عمران نے ٹائیگر پر بھومو کا میک اپ کیا اور جوزف اور جوانا کو چھوڑ کر باقی ان سب نے کیبن میں موجود مخصوص کمانڈوز یونیفارم پہن لیں۔ جوزف اور جوانا کو عمران نے علیحدہ رہ کر نگرانی کے لئے چھوڑ دیا تھا۔ جبکہ وہ ٹائیگر، بلیک زیرو، نور حسین اور نصیر کے ساتھ جنگل کے اس حصے کی طرف چل پڑا جدھر بھومو کے مطابق سپیشل وے کا دھانہ تھا۔ بھومو نے اسے بتایا تھا کہ ہیڈ کوارٹر میں زبردست سائنسی انتظامات ہیں اور اسے باہر سے کسی طرح بھی نہیں کھولا جا سکتا۔ صرف اسلحے سے بھرے ٹرالر جب یہاں پہنچتے ہیں تو سپیشل وے اندر سے کھولا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اس نے ہیڈ کوارٹر کے اندرونی حصے کے بارے میں بھی جس حد تک بھومو جانتا تھا

تفصیلات معلوم کر لی تھیں۔

"اب ہمیں اسلحہ کی کھیپ آنے کا انتظار کرنا پڑے گا۔ اور بھومو کے مطابق اسلحے کی کھیپ ہر ماہ کے پہلے ہفتے میں آتی ہے اور چند روز بعد اسے کمپانگ بھجوا دیا جاتا ہے اور ابھی پہلا ہفتہ آنے میں کئی دن باقی ہیں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ان کا راڈار تباہ ہو چکا ہے اور یقیناً یہ نیا راڈار لگانے کے لئے آدمی باہر بھیجیں گے اس لئے میں نے یہ سارا کام جلدی جلدی کیا ہے"۔ عمران نے کہا اور باقی ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیا اور تھوڑی دیر بعد اس جگہ کے گرد جھاڑیوں میں چھپ کر بیٹھ گئے جس جگہ بھومو کے مطابق سپیشل وے کا دہانہ تھا۔ یہاں کافی رقبے میں سے درخت کاٹ دیئے گئے تھے اور یہاں صرف جھاڑیاں ہی تھیں۔ بھومو کے مطابق زمین کا ایک بڑا حصہ کسی صندوق کے تختے کی طرح اوپر کو اٹھتا تھا اور اندر سڑک جاتی تھی۔ جس میں سالم ٹرالر چلے جاتے تھے پورا ہیڈ کوارٹر انڈر گراؤنڈ تھا لیکن اسلحے کے ذخیرے سب سے نیچے تھے اس کے اوپر انتظامی دفاتر تھے ایک حصے میں لوتھر کا دفتر تھا اور اس حصے میں مشین روم تھا جہاں سے سارے سائنسی حفاظتی آلات کو کنٹرول کیا جاتا تھا یہاں صرف مشین روم کا انچارج ڈیوس اکیلا کام کرتا تھا اس مشین روم کے نیچے ایک اور بڑا ہال تھا جس کے اندر مشینری موجود تھی اور اس میں بیس کے قریب انجینیئرز کام کرتے تھے اسلحے کے سٹور خصوصی طور پر تیار کئے گئے تھے اور ان سٹوروں میں بھی باقاعدہ حفاظتی

انتظامات کئے تھے اور یہاں اسلحہ ان لوڈ کرنے اور دوبارہ لوڈ کرنے کے لئے پچاس کے قریب افراد موجود تھے۔ غیر ممالک سے اسلحہ ٹرالر پر آتا تھا جبکہ یہاں سے اسلحہ فوجی ٹرالرز میں لے جایا جاتا تھا۔ ابھی انہیں وہاں پہنچے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ یکلخت گڑگڑاہٹ کی تیز آواز سنائی دینے لگی اور وہ سب بے اختیار اچھل پڑے۔ چند لمحوں بعد واقعی ان کے سامنے زمین کا بڑا سا حصہ جس پر گھنی جھاڑیاں تھیں۔ صندوق کے ڈھکنے کی طرح اوپر اٹھتا چلا گیا۔ ابھی وہ پوری طرح نہ کھلا تھا کہ اندر سے چار افراد باہر آ گئے۔ انہوں نے ہاتھوں میں میگنٹ ریز کے بڑے راڈار کا بڑا سا بند باکس اٹھایا ہوا تھا یہ راڈار کی مخصوص انداز کی پیکنگ تھی۔ ان کے باہر آتے ہی گڑگڑاہٹ کے ساتھ ہی سپیشل وے دوبارہ بند ہو گیا۔ وہ چاروں آدمی جو غیر ملکی تھے۔ باکس اٹھائے تیزی سے اس طرف کو بڑھنے لگے جدھر وہ درخت موجود تھے جس پر پہلے راڈار نصب تھا۔ عمران نے اسے اس لئے چیک کر لیا تھا کہ راڈار کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑے اس درخت کے نیچے بکھرے ہوئے پائے گئے تھے۔

"انہیں بے ہوش کر کے کیبن میں لے جانا ہے"...... عمران نے ساتھ ہی موجود اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب یکلخت جھاڑیوں سے نکلے اور ان چاروں کی طرف دوڑ پڑے۔ باکس ان کے ہاتھوں سے گر گیا۔ اور وہ چاروں حیرت سے انہیں اس انداز میں اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھنے لگے لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں نے چند لمحوں میں انہیں بے ہوش کر دیا اور پھر وہ ان چاروں کو اٹھائے کیبن کی طرف

بڑھ گئے۔
"ان کے ہاتھ عقب میں باندھ دو اور انہیں ہوش میں لے آؤ"۔
عمران نے کہا اور ٹائیگر، بلیک زیرو کے ساتھ کیبن میں ہی موجود
جوزف اور جوانا نے اس کی ہدایت پر عمل کرنا شروع کر دیا۔
"تم۔ تم بھومو۔ تم نے ہم پر حملہ کیوں کیا ہے"...... ہوش میں
آتے ہی ایک غیر ملکی نے حیرت بھرے لہجے میں ٹائیگر سے مخاطب ہو
کر کہا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔
"تم غدار ہو۔ سمجھے"...... ٹائیگر نے بھومو کے لہجے میں بات
کرتے ہوئے کہا۔
"غدار اور ہم۔ کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ رابرٹ اور اس
کے ساتھی کیسے غدار ہو سکتے ہیں"...... اس نے ہونٹ چباتے ہوئے
کہا لیکن اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید بات ہوتی۔ اچانک
کیبن میں موجود ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آوازیں سنائی دینے
لگیں۔
"اوہ۔ شاید ہمیں چیک کر لیا گیا ہے۔ انہیں بے ہوش کر دو فو
عمران نے یکلخت چیخ کر کہا اور عمران کے ساتھی ان پر پل پڑے
چند لمحوں بعد وہ چاروں ایک بار پھر بے ہوش ہو چکے تھے اور عمران
آگے بڑھ کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔
"ہیلو ہیلو لوتھر کالنگ بھومو۔ اوور"...... لوتھر کی تیز اور چیختی ہو
آواز سنائی دی۔

"یس۔ بھومو بول رہا ہوں۔ اوور"...... عمران نے بٹن آن کرتے
ئے بھومو کی آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"بھومو۔ تم نے انجنیئروں کو کیوں پکڑا ہے۔ جواب دو۔ اوور"۔
سری طرف سے لوتھر کی حلق کے بل چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور
اب میں عمران نے اسے ایک کہانی سنانی شروع کر دی جس میں ان
نیئروں کے گرین سٹار سے تعلق اور تعاون کی باتیں شامل تھیں۔
"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ہیڈ کوارٹر میں کوئی خفیہ کال آئے اور
ین روم کا انچارج ڈیوس اسے ٹریس نہ کر سکے۔ ایسا ہونا ناممکن
۔ البرٹ سے میری بات کراؤ۔ اوور"...... جواب میں لوتھر نے
ی حتی لہجے میں یہ بات کی تو عمران کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے
ن کے تاثرات نمودار ہو گئے۔
"وہ تو تشدد کے دوران بے ہوش ہو گیا ہے چیف۔ ویسے میں نے
اس سے یہی بات پوچھی تھی اس نے بتایا ہے کہ ان کے پاس
ں تھری۔ ایکس فور ٹائپ کا ٹرانسمیٹر ہے جس کی کال ٹریس نہیں
ا سکتی اب یہ تو مجھے معلوم نہیں ہے کہ یہ کونسا ٹرانسمیٹر ہے۔ اوور"۔
مران نے جواب دیا۔
"بھومو، تم ایسا کرو کہ ان چاروں انجنیئروں کو بے ہوشی کے عالم
سپیشل وے کے دہانے پر پہنچا دو۔ میرے آدمی انہیں لے جائیں
ور پھر باقی تحقیقات میں خود کر لوں گا۔ اوور"...... چند لمحوں کی
شی کے بعد لوتھر کی آواز سنائی دی۔

"جیسے آپ کا حکم چیف۔اوور"...... عمران نے جواب دیا اور پھر
دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کے الفاظ سنتے ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف
کر دیا۔

"اس راڈار میں ضرور کوئی ایسی مشینری موجود ہے جس سے ہم
اندر سے دیکھا گیا ہے اس لئے اب ہم نے اس راڈار سے کافی فا[illegible]
دے کر اس سپیشل وے کے قریب پہنچنا ہے اور پھر جیسے ہی سپیش[illegible]
وے کھلے ہم نے اندر داخل ہو جانا ہے"...... عمران نے ٹرانسمیٹر آف
کرتے ہوئے کہا۔

"کیوں نہ ہم اس رابرٹ اور اس کے ساتھیوں کے میک اپ [illegible]
اندر چلے جائیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ ہو سکتا ہے یہ کسی مشین کے ذریعے پہلے ان کی بے ہو[illegible]
چیک کر لیں اور پھر سپیشل وے کھولیں اور اگر ہم خود بے ہوش ہو[illegible]
اندر گئے تو ہمارے ساتھ کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے تم میں سے
دو ان بیہوشوں کو اٹھا کر سپیشل وے کے دہانے کے قریب پہنچا کر پیچھے [illegible]
گے جبکہ میں، جوزف اور جوانا چھپ کر پہلے اس کے قریب پہنچ [illegible]
گے اور جب سپیشل وے کھلے گا تو ہم سب ایکشن لیتے ہو[illegible]
ہوں گے اس طرح کم از کم ہم اندر داخل ہونے [illegible]
جائیں گے اس کے بعد جو ہو گا دیکھا جائے گا"......
[illegible] ساتھیوں نے اثبات میں [illegible]

بلیک زیرو نے پوچھا۔

"سائلنسر لگے ریوالور ہمارے سامان میں موجود ہیں ان کا خاموشی
خاتمہ کرتے ہوئے ہم اندر داخل ہوں گے۔ سارا اسلحہ ساتھ لے
...... عمران نے کہا اور کیبن کے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"جیسے آپ کا حکم چیف۔اوور"...... عمران نے جواب دیا اور
دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کے الفاظ سنتے ہی اس نے ٹرانسمیٹر
کر دیا۔

"اس راڈار میں ضرور کوئی ایسی مشینری موجود ہے جس سے ہ
اندر سے دیکھا گیا ہے اس لئے اب ہم نے اس راڈار سے کافی فا
دے کر اس سپیشل وے کے قریب پہنچنا ہے اور پھر جیسے ہی سپی
وے کھلے ہم نے اندر داخل ہو جانا ہے"...... عمران نے ٹرانسمیٹر
کرتے ہوئے کہا۔

"کیوں نہ ہم اس رابرٹ اور اس کے ساتھیوں کے میک اپ
اندر چلے جائیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ہو سکتا ہے یہ کسی مشین کے ذریعے پہلے ان کی بے
چیک کر لیں اور پھر سپیشل وے کھولیں اور اگر ہم خود بے ہوش
اندر گئے تو ہمارے ساتھ کچھ بھی ہو سکتا ہے۔اس لئے تم میں س
آدمی انہیں اٹھا کر سپیشل وے کے دہانے کے قریب پہنچا کر پیچھے
گے جبکہ میں، جوزف اور جوانا چھپ کر پہلے اس کے قریب پہنچ
گے اور جب سپیشل وے کھلے گا تو ہم سب ایکشن لیتے ہوئے اندر
ہوں گے اس طرح کم از کم ہم اندر داخل ہونے میں تو کامیا
جائیں گے اس کے بعد جو ہوگا دیکھا جائے گا"...... عمران نے
کن لہجے میں کہا اور باقی ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔
اس کے ساتھیوں اور سپیشل وے سے باہر آنے والے افراد کا

بلیک زیرو نے پوچھا۔

"سائلنسر لگے ریوالور ہمارے سامان میں موجود ہیں ان کا خاموشی
ے خاتمہ کرتے ہوئے ہم اندر داخل ہوں گے۔سارا اسلحہ ساتھ لے
ا"...... عمران نے کہا اور کیبن کے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

لوتھر ڈیوس کے ساتھ مشین روم میں بنے ہوئے شیشے کے شف
کیبن میں آپریٹنگ مشین کے سامنے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ ڈیو
مشین کو آپریٹ کرنے میں مصروف تھا اور مشین کی بڑی سی سکر
چار آدمی ایک سرنگ نما راہداری کے آخر میں دیوار کے سامنے کھڑ
ہوئے نظر آرہے تھے جبکہ مشین کی چھوٹی سکرین پر ہیڈ کوارٹر سے
جنگل کا منظر نظر آرہا تھا جہاں رابرٹ اور اس کے تین ساتھی بے
پڑے ہوئے صاف نظر آرہے تھے۔ یہ منظر راڈار کے دہانے کے ق
موجودگی کی وجہ سے سکرین پر نظر آرہا تھا۔ انہوں نے خود دیکھا تھا
بھومو اور اس کے ساتھی البرٹ اور اس کے ساتھیوں کو کاندھ
اٹھائے وہاں پہنچے تھے اور پھر انہیں دہانے کے قریب لٹا کر وہ
چلے گئے تھے۔ لوتھر کا چہرہ بھومو اور اس کے ساتھیوں کو سکرین
حکم کی تعمیل کرتے ہوئے دیکھ کر پہلے کی نسبت خاصا پرسکون

تھا کیونکہ پہلے صرف ٹرانسمیٹر پر ہونے والی گفتگو سے اس کے ذہن میں
شک وشبے کے کیڑے رینگنے لگے تھے اسے خدشہ پیدا ہو گیا تھا کہ کہیں
عمران اور اس کے ساتھی زندہ نہ ہوں اور عمران نے بھومو کے لہجے کی
نقل کر کے اب تک کی ساری کارروائی کی ہو کیونکہ آج سے پہلے کبھی
لبرٹ اور اس کے ساتھیوں والی بات سامنے نہ آئی تھی جبکہ البرٹ اور
س کے تینوں ساتھی شروع سے ہی ہیڈ کوارٹر میں موجود تھے اور آج
ک ان کے متعلق کوئی معمولی سی بات بھی سامنے نہ آئی تھی لیکن اب
ھومو اور اس کے ساتھیوں کو سکرین پر دیکھ کر اس کا ذہن صاف ہو
یا تھا۔

"سائیڈ گیٹ کھول دوں باس"...... ڈیوس نے ساتھ بیٹھے ہوئے
تھر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں"...... لوتھر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور ڈیوس نے
یک بٹن دبایا تو سکرین پر ان چار افراد کے سامنے موجود دیوار تیزی
ے کھسکتی ہوئی سائیڈ میں غائب ہو گئی اور وہ چاروں باہر نکل کر اس
ے بھی بڑی اور چوڑی سرنگ میں پہنچ گئے جس میں باقاعدہ سڑک تھی
ن ان کے سائیڈ وے سے ذرا آگے یہ چوڑی سرنگ ایک ٹھوس دیوار
ے بند نظر آرہی تھی وہ چاروں افراد تیزی سے قدم بڑھاتے آگے بڑھے
ر پھر ایک جگہ بند دیوار کے قریب جا کر رک گئے۔ ڈیوس نے ہاتھ
ھا کر دو مختلف بٹن بیک وقت دبائے تو مشین میں سے گھوں گھوں
تیز آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ان چاروں افراد کے سامنے

چھت کا خاصا بڑا حصہ اوپر کو اٹھتا چلا گیا اور وہ چاروں تیزی سے باہر نکلے اور پھر دہانے کے قریب پڑے ہوئے رابرٹ اور اس کے تین بے ہوش ساتھیوں کی طرف بڑھے ہی تھے کہ اچانک لوتھر اور ڈیوس نے ان چاروں کو اچھل کر نیچے گرتے ہوئے دیکھا ان کے جسموں سے جگہ جگہ سے خون کے فوارے بلند ہوئے اور وہ وہیں گر کر بری طرح تڑپنے لگے۔

"یہ۔یہ کیا ہوا ہے۔کیا ہوا ہے"...... لوتھر کے حلق سے یکلخت چیخ سی نکلی ہی تھی کہ اچانک مشین کی گونج ختم ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی دونوں سکرینیں بیک وقت تاریک ہو گئیں مشین بھی ساکت ہو گئی تھی۔

"کیا۔کیا مطلب۔یہ کیا ہو رہا ہے۔یہ کیا ہو رہا ہے"...... لوتھر نے ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔اس کے چہرے پر شدید ترین پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے اور ڈیوس کرسی سے اٹھ کر پاگلوں کے سے انداز میں بھاگتا ہوا شیشے کے کیبن سے باہر نکل کر ہال میں موجود ایک مشین کی طرف بڑھتا چلا گیا۔مشین کے قریب پہنچ کر اس نے بجلی کی سی تیزی سے اس پر چڑھا ہوا کور کھینچ کر ایک طرف پھینکا اور تیزی سے مشین کو آپریٹ کرنے میں مصروف ہو گیا جبکہ لوتھر وہیں شیشے کے کیبن میں ہونقوں کی طرح منہ اٹھائے کھڑا کبھی سامنے موجود آپریٹنگ مشین کو دیکھ رہا تھا اور کبھی ڈیوس کو اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے اور چہرے پر شکنوں کا جال سا پھیلا ہوا

تھا اس کے چہرے پر موجود تاثرات بتا رہے تھے کہ اس کا ذہن اس سچوئیشن کی وجہ سے قطعی طور پر ماؤف ہو کر رہ گیا ہے۔کچھ دیر مشین آپریٹ کرنے کے بعد ڈیوس بھاگتا ہوا واپس شیشے کے کیبن میں آیا اور اس نے آپریٹنگ مشین کے ایک حصے کو تیزی سے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔

"کیا۔کیا ہوا ہے۔کیا ہوا ہے ڈیوس"...... لوتھر کے حلق سے بھنچی بھنچی سی آواز نکلی اسی لمحے بڑی سکرین ایک جھماکے سے روشن ہوئی اور اس کے ساتھ ہی لوتھر ایک بار پھر چیخ پڑا۔کیونکہ اس نے مشین ہال میں بھومو اور اس کے مسلح ساتھیوں کو داخل ہوتے دیکھا لیکن اس کی آنکھیں یہ دیکھ کر حیرت سے پھٹ کر کانوں تک پہنچ گئیں کہ بھومو اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ دو قوی ہیکل آدمی بھی موجود تھے۔

"اوہ۔اوہ یہ بھومو اور اس کے ساتھی نہیں ہیں۔یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں انہیں مار ڈالو۔انہیں مار ڈالو۔یہ ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو گئے ہیں۔اوہ۔اوہ۔انہیں مار ڈالو"...... یکلخت لوتھر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ ڈیوس کچھ کرتا، یکلخت مشین سے بم پھٹنے کی خوفناک دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر تیز روشنی ایک لمحے کے لئے نظر آئی اور دوسرے لمحے سکرین تاریک ہو گئی۔

"جنرل مشین روم تباہ کر دیا گیا ہے چیف"۔ڈیوس نے پہلی بار

زبان کھولتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں شدید ترین پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"جنرل مشین روم تباہ کر دیا گیا ہے۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اب کیا ہو گا"۔ لوتھر نے انتہائی بے بسی اور بے چارگی کے لہجے میں کہا۔

"سیکشن ٹو اور سیکشن تھری اب ان کے رحم و کرم پر ہے چیف۔ جبکہ سیکشن ون محفوظ ہے"۔ ڈیوس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ان کا خاتمہ کر دو۔ کسی طرح بھی ان کا خاتمہ کر دو"۔ لوتھر نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"چیف، ایک صورت ہو سکتی ہے کہ میں دونوں سیکشنز کے ایمرجنسی گیٹ آف کر دوں۔ اب صرف یہی صورت باقی رہ گئی ہے۔ اس طرح یہ لوگ اندر پھنس کر رہ جائیں گے"...... ڈیوس نے کہا

"کرو۔ کرو کچھ تو کرو"...... لوتھر نے چیختے ہوئے کہا اور ڈیوس ایک بار پھر اس کیبن سے باہر کی طرف بھاگ پڑا۔ اس بار لوتھر بھی اس کے پیچھے تھا۔ ڈیوس نے ایک مشین کے قریب جا کر اسے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ مشین میں زندگی کے آثار پیدا ہوتے ہی ڈیوس نے اس کے نیچے لگے ہوئے دو سرخ رنگ کے ہینڈلوں کو باری باری جھٹکا دے کر باہر کی طرف کھینچا اور پھر ایک طویل سانس لیتے ہوئے اس نے مشین آف کر دی۔

"اب یہ لوگ نہ ہی مین سیکشن میں داخل ہو سکیں گے اور نہ ہی باہر جا سکیں گے"...... ڈیوس نے کہا۔

"مگر۔ مگر۔ سارا ہیڈ کوارٹر۔ تمام اسلحہ سب کچھ تو ان کی تحویل
ں آ گیا۔ اب کیا ہو گا۔ انہیں ہلاک ہونا چاہئے۔ کسی بھی طرح
یں ہلاک کر دو"...... لوتھر نے ہذیاتی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"باس۔ اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں کہ آپ چھاؤنی سے
ج منگوائیں اور وہ اندر داخل ہو کر ان لوگوں کا خاتمہ کر دے"۔
س نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ۔ فوج منگوانے سے تو
ری ناقص کارکردگی سامنے آجائے گی اور پھر اسلحے کا سارا ذخیرہ تو ان
تحویل میں ہے۔ وہ اسے اڑا دیں گے اور ہاں وہ تو انتہائی خوفناک
ہے۔ کہیں اس اسلحہ کی مدد سے وہ راستہ نہ کھول لیں"۔ لوتھر
واقعی پریشانی کی شدت سے اپنے بال نوچتے ہوئے کہا۔

"باس۔ ہیڈ کوارٹر ریڈ بلاکس سے تعمیر شدہ ہے اور اسرائیلی
یروں نے اسے تعمیر کیا ہے۔ اس لئے اس پر تو ایٹم بم بھی اثر نہیں
سکتا اور ہمارے پاس تمام قسم کا اسلحہ ہے مگر ایٹم بم یا ہائیڈروجن
بہر حال نہیں ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر انہوں نے اسلحہ
خیرے کو آگ لگائی تو وہ خود بھی اس کے ساتھ ہی جل کر بھسم ہو
ں گے"۔ ڈیوس نے کہا۔ وہ اپنے آپ کو سنبھال چکا تھا جبکہ لوتھر
لت وہی پہلے جیسی ہی تھی۔

ہونہہ۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو لیکن انہیں ہم نے خود ہی ختم کرنا
فوج کو میں نہیں بلا سکتا۔ ورنہ بلیک سٹریپ کے ہیڈ کوارٹر کے

ناقابل تسخیر ہونے کا سارا رعب ختم ہو جائے گا۔ تم کچھ سوچو ڈیوس کچھ سوچو "...... لوتھر نے کہا۔

" باس۔ مین سیکشن میں صرف آپ ہیں اور میں ہوں اور کوئی آد
نہیں ہے۔ جنرل مشین روم بے کار ہو چکا ہے۔ اس لئے اب دونو
سیکشنز ہمارے کنٹرول سے باہر ہو چکے ہیں۔ اب ایک ہی ضورت۔
کہ آپ ان سے ٹرانسمیٹر پر کوئی سودے بازی کریں اور تو کوئی صور
سمجھ میں نہیں آرہی "...... ڈیوس نے کہا۔

" سودے بازی۔ کس قسم کی سودے بازی "...... لوتھر نے حیرا
ہو کر پوچھا۔

"یہی کہ اگر وہ زندہ رہنا چاہتے ہیں تو اپنے آپ کو ہمارے حوا
کر دیں ورنہ دونوں سیکشن جدید اسلحہ سے اڑا دیئے جائیں گے۔ انہ
یقیناً اپنی جانیں تو عزیز ہوں گی۔ اوہ۔ اوہ ایک منٹ۔ ہاں ہاں ایک
منٹ۔ ہاں ایک کام اب بھی ہو سکتا ہے "...... ڈیوس نے با
کرتے کرتے یکلخت اچھلتے ہوئے کہا۔

" کونسا کام "...... لوتھر نے چونک کر پوچھا۔

" باس، آکسیجن سپلائی مشین کا کنٹرول اب بھی ہمارے پاس
اگر ہم دونوں سیکشنز کے آکسیجن دینے والے راستے بند کر دیں تو
موجود آکسیجن ختم ہوتے ہی یہ لوگ خود بخود ہلاک ہو جائیں گے
"...... ڈیوس نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ جلدی کرو۔ پھر سوچ کیا رہے ہو۔ جلدی کرو "۔ لو

نے کہا اور ڈیوس ایک بار پھر شیشے کے کیبن کی طرف بھاگ پڑا۔ لوتھر
ھی اس کے پیچھے تھا۔ ڈیوس نے شیشے کے کیبن کی سائیڈ کی دیوار کی جڑ
یں ایک مخصوص جگہ پیر مارا تو شیشے کی دیوار درمیان سے کھل کر
ائیڈ میں غائب ہو گی۔ اب دوسری طرف ایک چھوٹا سا کمرہ نظر آرہا تھا
س کے درمیان ایک دیو ہیکل مشین نصب تھی۔ ڈیوس نے اس
شین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ مشین آپریٹ کر کے اس نے اس
ے کئی بٹن دبائے اور مشین کے دو بڑے بڑے ڈائلوں میں موجود
ئیاں تیزی سے حرکت میں آگئیں۔ ڈیوس خاموش کھڑا انہیں دیکھتا
جب سوئیاں مخصوص ہندسوں پر پہنچیں تو ڈیوس نے مشین آف
نی شروع کر دی اور پھر پیچھے ہٹ گیا۔

" یں نے آکسیجن سکنگ سسٹم آف کر دیا ہے۔ چیف۔ اب جتنی
یجن اندر موجود ہے بس وہی رہے گی۔ باہر سے کوئی آکسیجن اندر نہ آ
گی اور اندر موجود اسلحہ کے ذخائر کی وجہ سے یہ آکسیجن زیادہ سے
دہ دو گھنٹے تک رہے گی اس کے بعد ختم ہو جائے گی اور اس کے
ہی یہ لوگ خود بخود ہلاک ہو جائیں گے "...... ڈیوس نے ایک
ل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" تھینک گاڈ۔ کچھ تو ہوا "...... لوتھر نے اطمینان بھرا طویل
لیتے ہوئے کہا۔

" باس ہو سکتا ہے یہ لوگ بھومو والے کیبن میں موجود مخصوص
ٹر ساتھ لے آئے ہوں۔ آپ اپنے دفتر سے سپیشل ٹرانسمیٹر سے

ان سے رابطہ تو کریں۔ دیکھیں یہ کیا کہتے ہیں"۔ ڈیوس نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جا کر میرے دفتر سے ٹرانسمیٹر اٹھا لاؤ۔ میں یہیں ٹھہروں گا"...... لوتھر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ڈیوس سر ہلاتا ہوا شیشے کے کیبن سے نکلا اور دوڑتا ہوا ہال کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"باس۔ باس۔ اس سے کال آ رہی ہے"...... تھوڑی دیر بعد ڈیوس نے واپس آتے ہوئے کہا اور واقعی ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی تیز آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ ڈیوس نے ٹرانسمیٹر لوتھر کے سامنے میز پر رکھ دیا۔ لوتھر نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ بھومو کالنگ۔ اوور"...... بٹن آن ہوتے ہی بھومو کی آواز سنائی دی۔

"بکواس مت کرو۔ مجھے معلوم ہے تم بھومو نہیں ہو، علی عمران ہو لیکن میں نے تمہارا بندوبست کر دیا ہے۔ اب تم ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرو گے۔ سمجھے۔ اوور"...... لوتھر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"باس، یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ میں تو کیبن سے بول رہا ہوں اوور"...... دوسری طرف سے بھومو کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"میں نے سکرین پر تمہیں چیک کر لیا ہے۔ ہاں اگر تم اپنے قوی ہیکل دیوزاد ساتھیوں کو ساتھ لے کر نہ آتے تو شاید میں دھوکہ کھا جاتا۔ لیکن میں نے تمہارا بندوبست کر دیا ہے۔ اب تم باہر نہ نکل سکو گے اور نہ ہی مین سیکشن تک پہنچ سکو گے۔ اب صرف زیادہ

زیادہ دو گھنٹے تمہاری زندگی باقی رہ گئی ہے۔ اس کے بعد تم آکسیجن نہ ہونے کی وجہ سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جاؤ گے اور سنو، یہ بھی میں بتا دوں کہ ہیڈ کوارٹر میں موجود اسلحہ بھی اگر تم استعمال کر ڈالو تب بھی تم ہیڈ کوارٹر سے باہر نہ جا سکو گے۔ اب تمہاری موت یقینی ہے۔ اوور اینڈ فار ایور اوور آل"...... لوتھر نے انتہائی فاخرانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر ایک بار پھر کامیابی اور فتح کی مسکراہٹ رینگنے لگی تھی۔

"دیکھا ڈیوس تم نے، یہ لوگ کس قدر شاطر اور عیار ہیں کہ ایک بار پھر مجھے دھوکہ دینے کی کوشش کر رہے تھے"۔ لوتھر نے ٹرانسمیٹر آف کرتے ہوئے ساتھ بیٹھے ہوئے ڈیوس سے کہا۔

"یس باس۔ کیوں نہ اب اس ٹرانسمیٹر کو مکمل طور پر آف کر دیا جائے۔ ورنہ یہ لوگ اس کے ذریعے مسلسل ہمیں تنگ کرتے رہیں گے"...... ڈیوس نے کہا اور لوتھر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ڈیوس نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اسے لے کر اس نے مشین کا ایک خانہ کھول کر اس میں رکھا اور پھر خانہ بند کر کے اس نے مشین کے چند بٹن دبائے۔ مشین کے اس حصے سے گھرر گھرر کی تیز آوازیں چند لمحوں کے لئے ابھریں اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ ڈیوس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے مشین کے بٹن آف کئے۔ خانے کو دوبارہ کھولا اور اس کے اندر موجود ٹرانسمیٹر نکال کر باہر رکھ دیا۔

"یہ اب مکمل طور پر ناکارہ ہو چکا ہے باس"...... ڈیوس نے کہا

اور لوتھر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" لیکن اب ہمیں کیسے معلوم ہو گا کہ یہ لوگ مر چکے ہیں "۔ چند لمحوں بعد لوتھر نے چونک کر پوچھا۔

" اور تو کوئی طریقہ نہیں ہے باس۔ یہی ہو سکتا ہے کہ دو کی بجائے چار گھنٹوں بعد ہم اندرونی وے کھول کر اندر چلے جائیں "...... ڈیوس نے جواب دیا۔

" اوہ۔ اندر کہیں آکسیجن سلنڈر تو موجود نہیں ہیں "۔ اچانک لوتھر نے چونک پر پوچھا۔

" نہیں جناب۔ ایسی کوئی چیز وہاں موجود نہیں ہے "۔ ڈیوس نے جواب دیا اور لوتھر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" کاش کوئی ایسا طریقہ ہوتا کہ ہم یہاں سے پہلے ان کی موت کی تصدیق کر سکتے۔ یہ لوگ حد درجہ ذہین اور شاطر ہیں کہیں پھر کوئی ایسا توڑ نہ نکال لیں کہ ہمیں اس کا خیال بھی نہ ہو "...... لوتھر نے کہا۔

" سوری باس۔ ایسا کوئی طریقہ نہیں ہے، آپ ہر طرح سے مطمئن رہیں یہ لوگ اب کسی صورت بھی نہ باہر نکل سکتے ہیں اور نہ زندہ رہ سکتے ہیں "...... ڈیوس نے حتمی لہجے میں کہا۔

" کاش ایسا ہی ہو "۔ لوتھر نے کہا اور ایک طویل سانس لے کر وہ خاموش ہو گیا۔

عمران اور اس کے ساتھی ایک بڑے سے ہال نما کمرے میں موجود ۔ان سب کے چہروں پر شدید کھنچاؤ واضح طور پر نظر آ رہا تھا۔ عمران یشانی پر شکنوں کا جال سا پھیلا ہوا تھا۔

اب کیا ہو گا عمران صاحب۔ یہاں تو واقعی آکسیجن کی تیزی سے دتی جا رہی ہے "...... بلیک زیرو نے کہا۔

ہمیں ہر صورت میں بیرونی دروازہ کھولنا ہو گا اور کوئی صورت ۔ ورنہ تو واقعی ہم یہاں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جائیں گے "۔ عمران ہا۔

لیکن کس طرح۔ ہم نے ہر طرح کوشش تو کر دیکھی ہے۔ کوئی ٹوٹنی تو ایک طرف اسے خراش تک نہیں آئی "...... بلیک زیرو ہا۔

ماسٹر ایک بات میں کروں "...... جوانا نے کہا تو سب چونک کر

اسے دیکھنے لگے۔

"ہاں۔ کیا بات ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ماسٹر۔ ان صاحبان نے اوترام اسٹیشن کے اسٹیشن ماسٹر سے بات کی تھی۔ یہاں فون موجود ہے۔ کیا اس سے دوبارہ بات نہیں ہو سکتی کہ وہ یہاں آئے اور باہر سے کوئی راستہ کھول دے"۔ جوانا نے کہا۔

"میں نے پہلے چیک کیا ہے۔ فون پہلے درست تھا لیکن اب ڈیڈ ہو چکا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر ہال کے دروازے کی طرف بڑھ گیا باقی ساتھی بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑے جس حصے میں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے وہ حصہ کافی بڑا تھا۔ یہاں بیس کے قریب افراد تھے جن کا خاتمہ انہوں نے آسانی سے کر لیا تھا۔ یہاں دس بڑے بڑے ہال کمرے انتہائی جدید قسم کے اسلحے کی پیٹیوں سے بھرے ہوئے تھے لیکن یہ سارا عام سا اسلحہ تھا ان میں ایسا اسلحہ نہ تھا جو ہیڈ کوارٹر کی دیوار کو توڑ سکے اور آکسیجن کی مسلسل ہونے والی کمی کو وہ اب محسوس کرنے لگ گئے تھے۔ سارا حصہ تلاش کر لینے کے باوجود کسی جگہ انہیں کوئی آکسیجن سلنڈر بھی نہ ملا تھا اس لئے اس وقت وہ واقعی اپنے آپ کو مکمل طور پر بے بس سے محسوس کر رہے تھے۔ عمران ایک راہداری سے گزرتا ہوا ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچا اور پھر اس نے ایک سائیڈ پر موجود سوئچ پینل کے نیچے لگا ہوا بٹن دبایا تو کمرے کے فرش کا ایک کونا سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی ایک طرف کو ہٹ گیا اب نیچے سیڑھیاں جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

"آپ دوبارہ گٹر کے دہانے کو چیک کرنا چاہتے ہیں"...... بلیک زیرو نے پوچھا کیونکہ وہ ایک بار پہلے سیڑھیاں اتر کر نیچے ایک تہہ خانے نما کمرے میں پہنچے تھے جہاں گٹر کا بڑا سا پائپ زمین سے نکل کر دیوار میں جاتا دکھائی دے رہا تھا لیکن اب جس جگہ گٹر کا پائپ دیوار سے گزر رہا تھا وہاں سے پائپ کا کافی حصہ ہٹ کر سائیڈ پر ہو گیا تھا اور دیوار ریڈ بلاکس کی تھی جسے کسی طرح بھی توڑا نہ جا سکتا تھا۔

"ہاں شاید کوئی طریقہ سمجھ میں آجائے"...... عمران نے کہا اور وہ سیڑھیاں اتر کر اس تہہ خانے میں پہنچ گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے عمران کچھ دیر اس ریڈ بلاکس دیوار کو غور سے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے نفی میں سر ہلا دیا اور واپس مڑ گیا۔

"نہیں۔ کوئی صورت نہیں ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھیوں کے لٹکے ہوئے چہرے اور زیادہ لٹک گئے تھے شاید انہیں عمران کے یہاں آنے سے کوئی امید کی کرن دکھائی دینے لگی تھی۔

"باس۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم سارا اسلحہ راستے میں رکھ کر اسے فائر کر دیں۔ شاید کام بن جائے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ اس سے دوگنا اسلحہ بھی مل کر ریڈ بلاکس کو نہیں توڑ سکتا اور بارود پھٹنے سے رہی سہی آکسیجن بھی یکلخت ختم ہو جائے گی"۔ عمران نے جواب دیا اور ٹائیگر خاموش ہو گیا تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے جہاں کرسیاں اور صوفے رکھے ہوئے

تھے۔

"برے پھنسے اس بار"...... بلیک زیرو نے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ جوزف اور جوانا خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے چہرے سپاٹ تھے جبکہ نور حسین اور نصیر دونوں کی ان سب سے زیادہ بری حالت تھی۔ وہ شاید اب اپنی زندگی سے مکمل طور پر مایوس ہو چکے تھے جبکہ ٹائیگر اور بلیک زیرو دونوں کے چہروں پر تشویش کے آثار نمایاں تھے۔ البتہ عمران کا چہرہ اب سپاٹ ہو چکا تھا۔ اس نے کرسی کی اونچی پشت سے سر ٹکایا اور آنکھیں بند کر لی تھیں۔ اسی حالت میں کافی دیر گزر گئی اور اب وہ واضح طور پر محسوس کرنے لگ گئے تھے کہ انہیں سانس لینے میں تنگی ہو رہی ہے۔ وہ اب زیادہ زور زور سے سانس لینے لگ گئے تھے اور لحہ بہ لحہ ان کی یہ کیفیت بڑھتی جا رہی تھی۔ خاص طور پر جوزف اور جوانا کی حالت باقی سب سے زیادہ خراب نظر آ رہی تھی۔ اچانک عمران نے آنکھیں کھول دیں۔

"اوہ۔ ایک پوائنٹ سمجھ میں آگیا ہے شاید کام بن جائے"۔ عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ باقی سارے ساتھی سوالیہ نظروں سے عمران کو دیکھنے لگے کیونکہ اب انہیں بولنے کی بھی سکت اپنے اندر محسوس نہ ہو رہی تھی۔

"تم لوگ یہیں رہو اور کوشش کرو کہ کم سے کم سانس لو۔ میں آ رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور پھر قدم بڑھاتا ہوا وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ گو اب اس کا سانس بھی معمول سے قدرے تیز چل رہا

تھا اور جسم میں جیسے طاقت آدھی سے بھی کم رہ گئی تھی لیکن اس کے باوجود وہ قدم بڑھاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔ ایک راہداری سے گزر کر وہ ایک اور کمرے میں آیا جس میں سے سیڑھیاں اوپر کو جا رہی تھیں وہ آہستہ آہستہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچا تو وہ ایک اور بڑے سے کمرے میں پہنچ گیا۔ جس میں ایک بڑا سا سرخ رنگ کا پمپ نصب تھا اور ایک بڑا سا پائپ اس پمپ سے ہوتا ہوا اوپر کو جا رہا تھا اور ایک پائپ سائیڈ سے ہو کر دیوار کے ساتھ نیچے جا رہا تھا یہ پانی کا پمپ تھا۔ اوپر ایک بڑی اور بند پانی کی ٹینکی تھی۔ لیکن پمپ کی ساخت بتا رہی تھی کہ نیچے جانے والا پائپ کسی چشمے سے پانی کھینچ کر اوپر ٹینکی میں پہنچاتا ہو گا اگر یہ زمین سے پانی کھینچتا تو پمپ کی ساخت کچھ اور ہوتی عمران کچھ دیر نیچے جانے والے پائپ کو غور سے دیکھتا رہا پھر اس کے لبوں پر مسکراہٹ سی تیر گئی۔ وہ جلدی سے مڑا اور اس بار وہ زیادہ تیزی سے سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے آیا اور ایک اور راہداری میں مڑ گیا اس راہداری میں اسلحے کے بڑے بڑے ہال نما کمروں کے دروازے تھے عمران ایک کمرے میں داخل ہوا اس نے ایک کھلی ہوئی پیٹی سے چھ سات انتہائی طاقت کے بم نکالے اور انہیں جیبوں میں ڈال کر اس نے دو بم ہاتھوں میں پکڑے اور دوبارہ اسی پمپ والے کمرے میں پہنچ گیا۔ اس نے ایک بم کا چارجر آن کیا اور اسے پوری قوت سے پمپ کے اس حصے پر دے مارا جس سے جڑا ہوا پائپ نیچے جا رہا تھا۔ ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور چند لمحوں بعد عمران نے دیکھا کہ پمپ کا وہ حصہ تباہ ہو چکا تھا جو

پائپ سے جڑا ہوا تھا اب ٹوٹا ہوا پائپ صاف دکھائی دے رہا تھا
عمران آگے بڑھا اور اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے دوسرے بم کا چارجر
آن کیا اور اسے اس ٹوٹے ہوئے پائپ کے دہانے میں ڈالا اور تیزی سے
مڑ کر دروازے میں آگیا۔ پلک جھپکنے میں پائپ کے نچلے حصے میں
ایک کان پھاڑ دھماکہ ہوا اور کمرہ پائپ کے اڑتے ہوئے ٹکڑوں سے
بھر گیا جب گرد و غبار ہٹا تو عمران آگے بڑھا تو اس نے نیچے کافی گہرائی
تک ایک چوڑا گڑھا دیکھا۔ نیچے پائپ کا مڑتا ہوا حصہ نظر آرہا تھا۔
عمران آگے بڑھا اور اس نے دونوں لاتیں اس گڑھے کے اندر لٹکائیں
اور دونوں ہاتھوں سے گڑھے کا کنارہ پکڑا اور نیچے چھلانگ لگا دی ایک
دھماکے سے وہ پائپ کے اس مڑے ہوئے حصے کے قریب پہنچ گیا اور
اس کے ساتھ ہی اس کے لبوں پر جاندار مسکراہٹ تیرنے لگی کیونکہ
پائپ کا جو حصہ مڑ کر باہر کی طرف جارہا تھا وہاں دیوار عام سی تھی ریڈ
بلاکس کی بنی ہوئی نہ تھی۔ عمران نے جیب سے ایک اور بم نکالا اور
اس کا چارجر آن کیا اور پوری قوت سے اس مڑے ہوئے پائپ کے
حصے کے اندر پھینک کر خود وہ اچھل کر مخالف دیوار کے ساتھ جا لگا۔
دوسرے لمحے ایک بار پھر خوفناک دھماکہ ہوا اور پائپ کے ساتھ
ساتھ دیوار کا کافی بڑا حصہ بھی اڑ گیا اور عمران تیزی سے اس کھلے ہوئے
حصے کی طرف بڑھا اور دوسری طرف جا کر اس نے اطمینان کا ایک
طویل سانس لیا کیونکہ پائپ نے کافی دور تک ٹوٹ کر سرنگ نما گڑھا
بنا دیا تھا جس کی دوسری طرف سے روشنی کے ساتھ ساتھ تازہ ہوا کے

ہونکے بھی آرہے تھے لیکن جس جگہ سے روشنی آرہی تھی وہاں دہانہ
ت تنگ تھا عمران نے جیب سے ایک اور بم نکالا اور اسے چارج کر
ے اس نے پوری قوت سے اس دہانے کی طرف پھینک دیا۔ ایک بار
ر دھماکہ ہوا اور پھر جیسے روشنی اور تازہ ہوا کا سیلاب سا اندر آگیا۔
ران نے تازہ ہوا میں لمبے لمبے سانس لئے اور پھر دوڑتا ہوا اس دہانے
طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ باہر کھلی فضا میں پہنچ چکا تھا۔ یہ
ب کنواں تھا جس میں پائپ مڑ کر اوپر کو جا رہا تھا اور اوپر کافی دور
خت نظر آرہے تھے پائپ دہانے میں جا کر دوسری طرف مڑ گیا تھا اور
ران سمجھ گیا کہ دوسری طرف کوئی قدرتی چشمہ ہوگا جس میں یہ
پ ڈالا گیا ہوگا اور پمپ کے ذریعے وہاں سے پانی کھینچا جاتا ہوگا۔ یہ
ری احتیاط اس لئے کی گئی تھی تاکہ اس طرف سے کوئی ہیڈ کوارٹر
داخل نہ ہوسکے۔ عمران کی سانس اب پوری طرح بحال ہوچکی تھی
ن اسے اپنے ساتھیوں کی حالت کا اندازہ تھا اس لئے اوپر جانے کی
ے وہ تیزی سے مڑا اور واپس اپنے ساتھیوں کی طرف جانے لگا
ھے سے نکلنے کے لئے اسے کافی جدوجہد کرنی پڑی لیکن بہرحال وہ اوپر
پ والے کمرے تک پہنچ جانے میں کامیاب ہوگیا اور پھر وہ دوڑتا ہوا
سٹنگ روم میں پہنچا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے اور دوسرے
یہ دیکھ کر وہ ٹھٹھک گیا کہ اس کے سارے ساتھی فرش پر پڑے
ں ایڑیاں رگڑ رہے تھے۔ نور حسین اور نصیر دونوں بے ہوش
ے ہوئے تھے جبکہ بلیک زیرو، ٹائیگر، جوزف اور جوانا چاروں کی

حالت بے حد خراب تھی عمران تیزی سے آگے بڑھا۔ اس نے جھک کر
پہلے نور حسین کو اٹھا کر ایک کاندھے پر ڈالا اور پھر دوسرے ہاتھ سے
اس نے نصیر کا بازو پکڑا اور ایک زور دار جھٹکا دے کر اس نے اسے
بھی پلٹ کر دوسرے کاندھے پر ڈال لیا۔ دوسرے لمحے وہ مڑا اور دوڑتا
ہوا آگے بڑھ گیا اس کے لئے اس حالت میں سیڑھیاں چڑھنا کافی مشکل
ثابت ہو رہا تھا لیکن بہر حال کسی نہ کسی طرح وہ اوپر پہنچ گیا۔ اور پھ
اس نے باری باری ان دونوں کو گڑھے میں لٹکا کر نیچے پھینک دیا۔
اسے معلوم تھا کہ یہاں تازہ ہوا کافی مقدار میں پہنچ رہی ہے۔ اس لئے
یہ کم از کم فوری طور پر مرنے سے بچ جائیں گے۔ اور ایک بار پھر دوڑتا
ہوا وہ واپس سٹنگ روم میں پہنچ گیا۔

" ٹائیگر۔ ٹائیگر ہوش میں آؤ۔ تازہ ہوا کا راستہ میں نے ڈھونڈ لیا
ہے " .... عمران نے ٹائیگر کو جھنجوڑتے ہوئے کہا لیکن ٹائیگر کی
حالت ایسی نہ تھی کہ وہ ہوش میں آسکتا۔ چنانچہ عمران نے جلدی سے
اسے اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور دوسرے ہاتھ سے اس نے بلیک زیرو
بھی جو اب بے ہوش ہو چکا تھا پہلے کی طرح جھٹکا دے کر دوسرے
کاندھے پر ڈالا اور ایک بار پھر اس نے واپس مڑ کر دوڑ لگا دی۔
سیڑھیاں واقعی اس کے لئے چڑھنا مشکل ثابت ہو رہا تھا۔ لیکن بہر حال
کسی نہ کسی طرح وہ سیڑھیاں چڑھ ہی گیا اور اس نے بلیک زیرو
ٹائیگر دونوں کو نیچے گڑھے میں پھینکنے کی بجائے وہیں پمپ والے
کمرے میں ہی لٹا دیا۔ وہ اب خود اس مشقت کی وجہ سے ہانپنے لگا تھا۔

لیکن اسے معلوم تھا کہ اصل مشقت ابھی باقی ہے۔ جوزف اور جوانا
ابھی تک وہیں سٹنگ روم میں ہی پڑے تھے اور عمران جانتا تھا کہ ان
دونوں کو اکٹھا تو ایک طرف وہ ایک کا وزن اٹھا کر بھی سیڑھیاں نہ
چڑھ سکے گا۔ چنانچہ وہ تیزی سے پلٹا اور واپس اسی سٹنگ روم میں پہنچ
گیا جوانا اور جوزف بھی دونوں اب بے ہوش ہو چکے تھے۔ عمران نے
ہونٹ بھینچے اور پھر ان دونوں کا ایک ایک بازو پکڑ کر اس نے انہیں
کھینچ کر دروازے کی طرف لے جانا شروع کر دیا۔ موجودہ صورتحال
میں وہ اس کے سوا اور کر بھی کچھ نہ سکتا تھا۔ دونوں کی حالت خراب
تھی اور اگر وہ ایک کو اٹھا کر لے جاتا تو واپسی پر دوسرے کی لاش ہی
ملتی۔ اور دونوں کو وہ اٹھا کر نہ جا سکتا تھا اس لئے مجبوراً اسے ایسا کرنا
پڑا۔ چونکہ فرش سیمنٹ کا تھا اس لئے وہ انہیں تیزی سے گھسیٹتا ہوا
راہداری میں اور پھر اس کمرے تک لے آیا جہاں سے سیڑھیاں اوپر کو
جا رہی تھیں یہاں اب آکسیجن کافی مقدار میں جمع ہو چکی تھی اس لئے
ب ان کا فوری موت کا خطرہ ٹل گیا تھا۔ عمران نے جھک کر جوانا کے
سم کو دونوں ہاتھوں میں پکڑا اور پھر جیسے ویٹ لفٹر انتہائی بھاری
یٹ اٹھاتے ہیں اس طرح عمران نے بازوؤں کو ایک زور دار جھٹکا
ے کر جوانا کے جسم کو اٹھایا اور دوسرے لمحے ہونٹ بھینچے اور وہ اٹھ
ر کھڑا ہو گیا۔ اب جوانا اس کے دونوں ہاتھوں پر اٹھا ہوا اس کے سر
ے بلند ہو چکا تھا اور عمران کو واقعی یہی محسوس ہو رہا تھا جیسے اس نے
ہ ہمالیہ کو دونوں ہاتھوں پر اٹھایا ہوا ہے لیکن اس حالت میں بہر حال

وہ سیڑھیاں نہ چڑھ سکتا تھا اس لئے اس نے آگے بڑھ کر جوانا کے جسم کو پانچویں سیڑھی پر رکھ دیا اور پھر اسے ایک ہاتھ سے نیچے گرنے سے سنبھال کر وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا ہوا چھٹی سیڑھی پر پہنچا لیکن اب اس نے دوسرا طریقہ اختیار کیا اس نے جوانا کی دونوں کلائیاں پکڑیں اور خود الٹا ہو کر اسے گھسیٹتا ہوا سیڑھیاں چڑھتا چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ اوپر پہنچ جانے میں کامیاب ہو گیا۔جوانا کو وہیں لٹا کر وہ ایک بار پھر سیڑھیاں اتر کر نیچے آیا اور اس نے جوزف کو بھی اسی طرح اس کی کلائیاں پکڑ کر سیڑھیوں پر گھسیٹتا ہوا اوپر لے آیا۔

اب عمران کو گڑھے سے کراہنے کی آوازیں سنائی دینے لگی تھیں۔ اس نے گڑھے میں جھانکا تو نور حسین اور نصیر دونوں کے جسموں میں حرکت کے تاثرات نمودار ہو رہے تھے اور ان کے منہ سے ہلکی ہلکی کراہیں نکل رہی تھیں۔ عمران کو معلوم تھا کہ چونکہ تازہ ہوا نیچے سے کافی دیر سے آ رہی تھی اس لئے جلد ہی یہ سب خود ہی ہوش میں آ جائیں گے اس لئے وہ وہیں رک گیا اس نے انہیں نیچے گڑھے میں پھینکنے کا ارادہ ترک کر دیا تھا اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد پہلے بلیک زیرو اور پھر ٹائیگر ہوش میں آنے لگا

"یہ۔یہ ہم کہاں ہیں"....... اس لمحے گڑھے میں سے نور حسین کی آواز سنائی دی۔

"گڑھے صرف جہنم میں ہی نہیں ہوتے۔جنت میں بھی ہوتے ہیں اس لئے آپ جنت کے گڑھے میں ہیں"....... عمران نے اوپر سے کہا۔

"اوہ۔اوہ عمران صاحب آپ۔یہ کونسی جگہ ہے۔اب تو ہمارے سانس ٹھیک ہو رہے ہیں"....... نیچے سے نصیر کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"میں نے تازہ ہوا کا راستہ کھول دیا ہے اور باہر نکلنے کا بھی۔اوپر باقی ساتھی اب ہوش میں آ رہے ہیں۔اس کے بعد ہم باہر نکلیں گے"۔ عمران نے کہا اور اسی لمحے ٹائیگر اور بلیک زیرو دونوں کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔

"کافی ریسٹ کر لیا ہے تم دونوں نے۔اس لئے اب اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر اور بلیک زیرو دونوں جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گئے۔وہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔ان کے سانس بھی اب ٹھیک چل رہے تھے۔

"یہ۔یہ ہم سب کہاں ہیں۔تازہ ہوا آ رہی ہے۔اوہ خدا کی پناہ۔ س قدر تکلیف ہوئی تھی"....... ان دونوں نے بے اختیار لمبے لمبے انس لیتے ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"انسان اللہ تعالی کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتا۔حالانکہ ذرا کسیجن کی کمی ہو جائے جو ساری عمر اسے مفت ملتی رہتی ہے تو بڑے ے عقلمند، عالم اور طاقتور آدمی مٹی کے ڈھیر میں تبدیل ہو جاتے ں"۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو اور ٹائیگر دونوں نے اس طرح بات میں سر ہلا دیئے جیسے وہ عمران کی بات سے سو فیصد متفق ہوں۔ ں لمحے جوانا اور جوزف بھی ہوش میں آنا شروع ہو گئے اور پھر تھوڑی

دیر بعد وہ بھی اٹھ کر بیٹھ گئے۔

"یہ ہم یہاں کیسے پہنچ گئے۔ہم تو اس کمرے میں تھے"...... جوانا نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ خدمت مجھ ناتواں کو سرانجام دینا پڑی ہے۔ویسے خسرو بادشاہ نے خواہ مخواہ فرہاد کے لئے پہاڑ میں نہر کھودنے کی شرط لگا دی تھی۔وہ اگر یہی شرط لگا دیتا کہ جوزف اور جوانا کو اٹھا کر سیڑھیاں چڑھ کر دکھائے تو فرہاد صاحب کا سارا عشق بھاپ بن کر کافور ہو جاتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"واقعی آپ نے کمال کر دکھایا ہے عمران صاحب۔لیکن یہ گڑھا اور یہ تازہ ہوا۔یہ کہاں سے آ رہی ہے"...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا اور عمران نے انہیں ساری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔یہ واقعی خدا کا خاص کرم ہوا ہے ورنہ اس بار ہم سب کی موت یقینی تھی"...... بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اب تم سب ذہنی اور جسمانی طور پر ٹھیک ہو چکے ہو اس لئے اب کیا خیال ہے باہر چلا جائے یا یہیں رک کر لو تھر اور اس کے ساتھیوں کا انتظار کیا جائے"...... عمران نے کہا۔

"نجانے اوپر کتنے لوگ ہیں اور وہ کس انداز میں اندر آئیں۔اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں رسک نہیں لینا چاہئے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میرا خیال ہے ہمیں ٹائم بم لگا کر اس اسلحہ میں رکھ دینا چاہئے۔اس طرح سارا اسلحہ پھٹنے سے یہ پورا ہیڈ کوارٹر اندر سے تو یقینی طور پر تباہ ہو جائے گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔میں یہ اسلحہ گرین سٹار کے لئے بچانا چاہتا ہوں اس لئے اسلحہ تباہ نہیں ہو گا۔وہ بہر حال ہماری موت کی تصدیق کے لئے لازماً کسی نہ کسی وقت اس حصے میں آئیں گے اس لئے ہمیں ان کا انتظار کرنا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر ہمیں اس دہانے کے قریب اسلحہ لے کر بیٹھنا چاہئے۔اس طرح ہم جلدی انہیں کور کر لیں گے۔بلیک زیرو نے کہا۔

"جوانا اور جوزف تم دونوں نور حسین اور نصیر کو گڑھے سے باہر کھینچ لو اور پھر آ جاؤ"...... عمران نے جوزف اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا اور ان دونوں کے سر ہلانے پر عمران واپس سیڑھیوں کی طرف مڑ گیا۔

"اب کافی وقت گزر چکا ہے باس ۔ اب تک یقیناً وہ ختم ہو چکے ہوں گے "..... ڈیوس نے کلائی میں بندھی ہوئی گھڑی میں وقت دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ چار گھنٹے گزر چکے ہیں ۔ لیکن اس کے باوجود ہمیں پوری طرح ہوشیار رہنا ہو گا ۔ اس لئے میرے ذہن میں یہ تجویز آئی ہے کہ جب تم یہاں سے راستہ کھولو تو میں گیس ماسک پہن کر اس راستے کے قریب موجود رہوں ۔ جیسے ہی راستہ کھلے میں بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول اندر کافی تعداد میں فائر کر دوں اور پھر اندر داخل ہوں ۔ اس طرح اگر کوئی خطرے والی بات ہوئی بھی سہی تو ہم اس خطرے سے دوچار ہونے سے بچ جائیں گے "....... لوتھر نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس ۔ جیسے آپ حکم دیں "....... ڈیوس نے جواب دیا ۔ ویسے اس کے لہجے سے یہی ظاہر ہو رہا تھا جیسے اسے لوتھر کی اس

احمقانہ احتیاط پسندی پر دل ہی دل میں ہنسی آ رہی ہو ۔ لیکن ظاہر ہے وہ لوتھر سے اختلاف کا اظہار نہ کر سکتا تھا۔

"میں گیس ماسک پہن کر وہ مخصوص کیپسول فائر کرنے والا پسٹل لے لوں "....... لوتھر نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا شیشے کے کیبن سے باہر نکل گیا ۔ جہاں ان دونوں نے انتظار کے یہ چار طویل گھنٹے گھڑی دیکھ دیکھ کر گزارے تھے ۔ آدھے گھنٹے بعد لوتھر واپس آیا تو اس کی پشت پر گیس سلنڈر اور سر پر گیس ماسک چڑھا ہوا تھا ۔ اس نے ایک ہاتھ میں مشین گن پکڑی ہوئی تھی جبکہ دوسرے ہاتھ میں بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول فائر کر دینے والا مخصوص پسٹل پکڑا ہوا تھا۔

"میں جا رہا ہوں ۔ تم گیٹ وے کھول کر فوراً وہیں آ جانا "۔ لوتھر نے کہا اور ڈیوس کے سرہلانے پر وہ مڑا اور ہال سے باہر نکل کر تیز تیز قدم اٹھاتا اس راہداری کی طرف بڑھتا گیا جہاں سے سیکشن نمبر دو کو راستہ کھلتا تھا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس بلاک تک پہنچ گیا جس کی وجہ سے یہ راستہ بند ہوا تھا ۔ اس نے مشین گن کاندھے سے لٹکائی اور پسٹل ہاتھ میں پکڑ کر سر پر موجود گیس ماسک اس نے منہ پر ایڈجسٹ کر کے اس کا بٹن آن کر دیا ۔ وہ دراصل بلاک کھلتے ہی ایک لمحہ ضائع کئے بغیر گیس فائر کر دینا چاہتا تھا ۔ اس لئے وہ پہلے سے تیاری میں مصروف تھا چند لمحوں بعد گڑگڑاہٹ کی تیز آواز پیدا ہوئی اور اس کے ساتھ ہی بلاک تیزی سے زمین میں دھنستا چلا گیا جیسے ہی تھوڑا سا

بلاک نیچے ہوا لوتھر نے پیدا ہونے والے خلا میں پسٹل فائرنگ شروع کر دی اس نے بلاک کے پوری طرح کھلنے کا بھی انتظار نہ کیا تھا پسٹل سے نکلنے والے کیپسول یکے بعد دیگرے دوسری طرف گر کر پھٹنے لگے اور جب بلاک پوری طرح ہٹا تو لوتھر بے اختیار اچھل پڑا کیوں کہ دوسری طرف عمران اور اس کے چھ ساتھی ٹیڑھے میڑھے انداز میں فرش پر پڑے نظر آ رہے تھے ۔ ان کے ہاتھوں میں موجود مشین گنیں ابھی تک ان کے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی نظر آ رہی تھیں ۔

" اوہ ۔ اوہ تو میرا خیال درست نکلا ۔ یہ ہلاک نہ ہوئے تھے اور بلاک ہٹنے کے انتظار میں اس کے ساتھ کھڑے تھے ۔ اگر میں یہ کام نہ کرتا تو یہ مجھے بھون ڈالتے "...... لوتھر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔ جس راہداری میں یہ لوگ پڑے ہوئے تھے ۔ وہاں نیلے رنگ کا دھواں بھرا ہوا تھا ۔

" اب تم زندہ بچ کر کیسے جاؤ گے عمران ۔ تم نے لوتھر کو کیا سمجھ رکھا تھا "...... لوتھر نے ایک بار پھر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ہاتھ میں موجود پسٹل ایک طرف پھینک کر اس نے تیزی سے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتارنی شروع کر دی ۔ اسی لمحے اسے اپنے عقب میں دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی اور وہ تیزی سے مڑا تو اس نے ڈیوس کو بھی گیس ماسک چڑھائے آتے ہوئے دیکھا ۔ اس نے گیس ماسک کی سائیڈ میں لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا ۔

" دیکھو ڈیوس ۔ میری احتیاط کام آ گئی ۔ یہ مرے نہیں تھے ۔ زندہ

تھے اور مشین گنیں پکڑے بلاک کی دوسری طرف ہمارے انتظار میں کھڑے تھے "...... لوتھر نے تیز لہجے میں کہا ۔ اسے معلوم تھا کہ بٹن دبانے کی وجہ سے جدید گیس ماسک میں موجود ٹرانسمیٹر پر اس کی آواز اب ڈیوس کے کانوں تک پہنچ رہی ہو گی ۔

" ہلاک نہیں ہوئے ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے باس ۔ آکسیجن نہ ہونے کے باوجود یہ نہیں مرے "۔ ڈیوس کی حیرت بھری آواز سنائی دی ۔

" آؤ دیکھو "...... لوتھر نے کہا اور اسی لمحے ڈیوس بھی وہاں پہنچ گیا ۔ گیس ماسک کے شفاف شیشے میں سے اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹی ہوئی صاف نظر آ رہی تھیں ۔

" واقعی باس ۔ حیرت ہے ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے تازہ ہوا کا کوئی راستہ کھول لیا ہو گا ۔ لیکن کونسا راستہ ۔ مجھے چیک کرنا پڑے گا "۔ ڈیوس کی آواز سنائی دی ۔

" بعد میں چیک کرتے رہیں گے ۔ پہلے ان کا خاتمہ ہونا چاہئے "۔ لوتھر نے مشین گن کا رخ فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف کرتے ہوئے کہا ۔

" باس ۔ باس ۔ فائر نہ کریں ۔ ورنہ ڈیسٹام گیس کسی بارود کی طرح پھٹ جائے گی ۔ یہاں ہر طرف یہ گیس بھری ہوئی ہے "۔ اچانک ڈیوس کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور ٹریگر دباتے ہوئے لوتھر کی انگلی یکلخت ٹریگر سے ہٹ گئی ۔

" کیا مطلب ۔ یہ گیس تو بے ہوش کر دینے والی ہے ۔ یہ کیسے

بارود کی طرح پھٹ سکتی ہے "........ لوتھر نے حیران ہو کر کہا۔

" باس ۔یہی خیال مجھے آیا تو میں یہاں کے لئے دوڑ پڑا۔ مجھے یہ تو خیال ہی نہ تھا کہ یہ لوگ زندہ بھی ہو سکتے ہیں لیکن جس طرح آپ احتیاط سے کام لے رہے تھے اس پر مجھے خیال آیا کہ کہیں آپ ان کی لاشوں پر ہی فائر نہ کھول دیں ۔یہ ڈیسٹام گیس آگ لگنے سے بارود کی طرح پھٹ جاتی ہے اور آپ کو معلوم ہے کہ اس حصے میں خوفناک اسلحہ بھرا ہوا ہے اور گیس اس وقت تک تقریباً ہر جگہ پھیل چکی ہو گی آپ کے فائر کرتے ہی ہو سکتا ہے کہ سارا اسلحہ بیک وقت پھٹ جاتا اور پھر نہ ہیڈ کوارٹر رہتا اور نہ ہم دونوں ۔اس خیال کے آتے ہی میں آپ کے پیچھے بھاگ پڑا تھا "........ ڈیوس نے جواب دیا۔

" اوہ ویری بیڈ۔ تمہیں پہلے ہی یہ بات سوچ لینی چاہئے تھی "۔ لوتھر نے کرخت لہجے میں کہا۔

" باس ۔اب یہ لوگ اپنے آپ تو ہوش میں نہیں آسکتے اس لئے اب ان کی طرف سے کوئی خطرہ تو بہر حال باقی نہیں رہا۔اس لئے گیس کے اثرات ختم ہو جانے دیں پھر اطمینان سے جس طرح چاہیں گے ان کا خاتمہ کر دیں "...... ڈیوس نے جواب دیا۔

" نہیں اب یہ خطرناک ہو گا ۔نجانے اس خوفناک گیس کے اثرات کتنی دیر میں پوری طرح ختم ہوں "...... لوتھر نے کہا۔

" باس ! ڈیسٹام گیس کے اثرات دس منٹ سے زیادہ باقی نہیں رہتے ۔آپ پندرہ منٹ انتظار کر لیں "...... ڈیوس نے کہا اور لوتھر

نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" آپ اگر اجازت دیں تو میں اس دوران جا کر یہ چیک کر لوں کہ ہوں نے آکسیجن کے حصول کے لئے کیا کیا ہے "۔ڈیوس نے کہا۔

" ہاں ۔اب یہ چیک کرنا ضروری ہے ۔جاؤ جا کر چیک کرو ۔میں ں دوران یہیں رکوں گا ۔ایسا نہ ہو یہ لوگ اچانک ہوش میں آ ئیں ۔یہ خطرناک مافوق الفطرت لوگ ہیں "........ لوتھر نے جواب اور ڈیوس مسکراتا ہوا آگے بڑھ گیا جب کہ لوتھر وہیں رک کر بار کلائی میں بندھی ہوئی گھڑی کو دیکھنے لگا۔ گیس ماسک کے اندر اس چہرے پر موجود پریشانی واضح نظر آ رہی تھی ۔پھر تقریباً پانچ منٹ بعد س بھاگتا ہوا واپس آیا۔

" یہ واقعی حیرت انگیز لوگ ہیں باس ۔انہوں نے چشمے والے پائپ بموں سے تباہ کر کے باہر جانے کا راستہ کھول لیا تھا۔اس طرح تازہ اندر مسلسل آ رہی ہے ۔لیکن مجھے حیرت ہے کہ یہ اس راستے سے رجانے کی بجائے واپس کیوں آ گئے "........ ڈیوس کی آواز سنائی دی

" ہمارے خاتمے کے لئے ۔ہم اس اطمینان سے بلاک ہٹاتے کہ ان اشیں ملیں گی اور یہ زندہ ہوتے ۔نتیجہ تمہارے سامنے تھا اور ابھی ی مزید احتیاط پسندی کام آ گئی ہے کہ میں نے پورا بلاک ہٹنے کا ار کئے بغیر گیس فائر کرنا شروع کر دیا تھا ورنہ تو شاید یہ مجھے اس کا موقع نہ دیتے "...... لوتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" آج میں آپ کی اس احتیاط پسند طبیعت کا قائل ہو گیا ہوں باس "۔

ڈیوس کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی اور لوتھر نے مسکراتے
ہوئے ہاتھ اٹھا کر ایک بار پھر کلائی کی گھڑی دیکھی۔
"دس منٹ تو ہو چکے ہیں"...... لوتھر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
اس نے گیس ماسک کا سائیڈ بٹن آف کر کے اسے ایک جھٹکے سے
چہرے سے سر کی طرف اٹھا لیا لیکن اس نے سانس روک رکھی تھی اور
پھر آہستہ آہستہ وہ سانس لینے لگا لیکن جب اسے گیس کی بو محسوس نہ
ہوئی تو اس نے لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔
"گیس کے اثرات ختم ہو چکے ہیں۔ اب میں ان کا خاتمہ کر سکتا
ہوں"...... لوتھر نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر ہاتھ میں
پکڑی ہوئی مشین گن سیدھی کر دی۔
"باس، چند منٹ مزید انتظار کر لیں۔ کہیں لمبی گڑبڑ نہ ہو جائے"
ڈیوس نے بھی ماسک ہٹاتے ہوئے کہا۔
"اب تم مجھ سے بھی زیادہ احتیاط کر رہے ہو"...... لوتھر نے
مسکراتے ہوئے کہا۔
"باس، آپ کو اس گیس کی خاصیت کا علم نہیں ہے جبکہ مجھے ہے
اگر ہوا میں اس کی معمولی سی مقدار بھی باقی ہو گی تو کام خراب ہو سکتا
ہے"...... ڈیوس نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"او۔ کے۔ ٹھیک ہے۔ چند منٹ اور سہی"...... لوتھر نے اثبات
میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر اس نے گھڑی دیکھنی شروع کر
دی۔ پھر پانچ منٹ مزید گزرنے کے بعد اس نے ایک بار پھر مشین

ن سیدھی کر لی۔
"اب تو فائر ہو سکتا ہے یا اب بھی مجھے روکو گے"...... لوتھر نے
مسکراتے ہوئے ساتھ کھڑے ڈیوس سے مخاطب ہو کر کہا۔
"اب کافی وقت گزر چکا ہے باس۔ اب آپ مطمئن ہو کر فائر کھول
لتے ہیں"...... ڈیوس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور لوتھر نے
نٹ کھینچتے ہوئے مشین گن کا رخ فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں
ے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف کیا اس کے چہرے
سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے اور پھر اس نے ٹریگر دبا دیا۔ لیکن
یگر دبتے ہی مشین گن سے ٹرچ کی آواز نکلی تو لوتھر بے اختیار بوکھلا
اچھل پڑا۔ ڈیوس کے چہرے پر بھی شدید حیرت کے تاثرات ابھر
ئے تھے۔
"کیا۔ کیا مطلب۔ مشین گن خالی ہے"...... لوتھر نے بری طرح
ھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور جلدی سے اس نے مشین گن کا
زین کھولا لیکن میگزین تو فل تھا۔
"میگزین تو فل ہے۔ پھر یہ فائر کیوں نہیں ہوا"۔ لوتھر نے انتہائی
ت بھرے لہجے میں کہا۔
"ہو سکتا ہے باس یہ بھی اس ڈیسٹام گیس کا ہی اثر ہو"۔ ڈیوس نے
۔
"ویری بیڈ"...... میں پھر ٹرائی کرتا ہوں"...... لوتھر نے کہا اور
ین دوبارہ لوڈ کر کے اس نے ایک بار پھر اس کا رخ عمران اور اس

کے ساتھیوں کی طرف کرتے ہوئے ٹریگر دبا دیا........ لیکن اس
بھی ٹرچ کی آواز سنائی دی اور لوتھر نے بے اختیار جھنجھلا کر مشین
ایک طرف پھینک دی۔

" میں انہیں خنجر سے ذبح کر دوں گا۔ خنجر پر تو گیس کے اثرات
ہوں گے ۔جاؤ ڈیوس، خنجر لے آؤ۔جلدی کرو "........ لوتھر نے
اور جھنجھلاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

" یس باس "........ ڈیوس نے کہا اور تیزی سے راہداری میں د
ہوا آگے بڑھ گیا۔

" نانسنس .... نجانے کیسی گیس کے کیپسول بنا دیئے ہیر
لوتھر نے جھنجھلائے ہوئے انداز میں کہا اور وہیں راہداری میں اس
ٹہلنا شروع کر دیا تھوڑی دیر بعد ڈیوس واپس آیا تو وہ گیس ماسک
سلنڈر سے نجات حاصل کر چکا تھا اس کے ہاتھ میں ایک تیز دھار
موجود تھا۔

" لاؤ مجھے دکھاؤ "........ لوتھر نے بے چین سے لہجے میں کہا اور
بڑھ کر اس نے ڈیوس کے ہاتھ سے خنجر لیا اور تیزی سے آگے بڑ
ایک بار پھر اس کے چہرے پر سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے اس
فرش پر پڑے ہوئے اس آدمی کو پہلے ذبح کرنے کا ارادہ کر لیا تھا
نے بھومو کا میک اپ کیا ہوا تھا اور پھر قریب جا کر وہ اس پر جھ
اس نے ایک ہاتھ سے اس ٹیڑھے پڑے ہوئے آدمی کو پشت سے
سیدھا کیا اور پھر دوسرے ہاتھ میں موجود خنجر اس نے اس کی گر

رکھا اور ہونٹ بھینچتے ہوئے اس نے خنجر اس آدمی کی گردن پر پھیر دیا۔
تیز دھار خنجر نے اس آدمی کی گردن کاٹنے کی بجائے اس کی گردن پر ہلکا
سا زخم ڈال دیا تھا البتہ اس زخم سے خون ابلنے لگا تھا۔

" یہ کیا ۔ یہ گردن کیوں نہیں کٹ رہی "........ لوتھر نے
جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور ایک بار پھر خنجر کو اس آدمی کی گردن
کی طرف بڑھانے ہی لگا تھا کہ وہ آدمی اس طرح اچانک تڑپا کہ لوتھر
اچھل کر پشت کے بل نیچے گرا۔وہ آدمی یکلخت اس طرح پھڑکا تھا کہ
اکڑوں بیٹھا ہوا لوتھر نہ صرف اچھل کر پشت کے بل پیچھے گرا تھا بلکہ
اس کے ہاتھ سے خنجر بھی نکل کر دور جا گرا تھا اس کے حلق سے بے
اختیار چیخ نکل گئی ۔ ڈیوس تیزی سے لوتھر کی طرف بڑھا اور اسے
اٹھانے لگا ہی تھا کہ وہ آدمی ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اس کا
ایک ہاتھ گردن پر جما ہوا تھا اور اس کی تکلیف اور دہشت سے پھٹی
ہوئی آنکھیں سامنے فرش سے اٹھتے ہوئے لوتھر پر جمی ہوئی تھیں۔

" باس ۔ باس ۔ اٹھیئے ۔اس آدمی کی شہ رگ کٹ گئی ہے اس لئے
یہ اس طرح پھڑکا ہے ۔یہ ابھی گر جائے گا "........ ڈیوس نے لوتھر کو
اٹھاتے ہوئے کہا۔

" خبردار ، ہاتھ اٹھا دو، ورنہ "........ اسی لمحے اس آدمی نے چیختے
ہوئے کہا اب اس کے ہاتھ میں ریوالور نظر آ رہا تھا۔وہ اب چہرے سے
سنبھلا ہوا نظر آ رہا تھا۔

"ہا۔ہا۔اسلحہ نہیں چل سکتا۔میں تم سب کو خنجر سے ذبح کر دوں

گا"...... لوتھر نے اٹھتے ہوئے چیخ کر کہا اور خنجر اٹھانے کے لئے دوڑا جبکہ ڈیوس تیزی سے اس آدمی کی طرف بڑھنے لگا تاکہ اسے دوبارہ گرا دے کہ ایک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی ڈیوس چیختا ہوا اچھل کر خنجر اٹھاتے ہوئے لوتھر سے جا ٹکرایا اور وہ دونوں ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے گرے اور ڈیوس کا پھڑکتا ہوا جسم الٹ کر ایک طرف گرا ہی تھا کہ لوتھر ایک جھٹکے سے دوبارہ اٹھنے لگا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے اور پھر اٹھتے ہوئے اس نے خنجر اٹھانے کی بجائے ایک طرف پڑی ہوئی اپنی اس مشین گن کی طرف جمپ لگایا جسے اس نے پہلے جھنجھلا کر پھینک دیا تھا کہ اس آدمی نے دوسرا فائر کر دیا اور اس کے ساتھ ہی لوتھر کو یوں محسوس ہوا جیسے کوئی دہکتی ہوئی لوہے کی سلاخ اس کی پشت میں گھستی چلی گئی ہو۔ اس کے حلق سے لاشعوری طور پر چیخ سی نکلی اور پھر اس کے دماغ پر اندھیرے جھپٹنے لگے اس نے اپنے آپ کو سنبھالنا چاہا مگر ذہن پر چھا جانے والے اندھیرے گہرے ہوتے چلے گئے اور پھر اس کے سارے حواس تاریک دلدل میں ڈوبتے چلے گئے۔ آخری احساس جو اس کے ذہن میں محفوظ رہا تھا وہ موت کے خوف کی بجائے حیرت کا تھا کہ مشین گن تو نہ چلی تھی جبکہ اس آدمی کا ریوالور چل گیا تھا۔

درد کی تیز لہر نے عمران کے شعور کو جھنجھوڑ ڈالا اور اس کے ساتھ ا عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ درد اس کی گردن پر وس ہو رہا تھا اس کے دونوں ہاتھ بے اختیار گردن پر پہنچ گئے اور پھر یے ہی اس کا شعور جاگا اس کے ذہن میں دھماکہ سا ہوا کیونکہ سامنے ٹیگر بھومو کے میک اپ میں ہاتھ میں خون آلود خنجر اٹھائے کھڑا ہوا ما۔ اس کی گردن پر کپڑا بندھا ہوا تھا لیکن گردن اور نیچے کا حصہ بری رح خون آلود نظر آ رہا تھا۔

"شکر ہے آپ ہوش میں آگئے باس۔ یہ میرا دل جانتا ہے کہ میں نے کس طرح آپ کو گردن پر خنجر چلایا"...... ٹائیگر نے مسکراتے وئے کہا تو عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا اور حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگا اس کے سارے ساتھی سوائے ٹائیگر کے ویسے ہی ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے جبکہ سامنے دو آدمی مرے پڑے تھے

یہ دونوں ہی ایکریمین تھے۔

"یہ۔یہ سب کیا ہے"....... عمران نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ گردن سے ہٹائے تو اس کے ہاتھ خون سے بھر گئے تھے۔

"میں میڈیکل باکس لے آتا ہوں ورنہ خون زیادہ نکل جائے گا"۔ ٹائیگر نے خنجر ایک طرف پھینکتے ہوئے کہا اور تیزی سے دوڑتا ہو واپس راہداری میں بڑھ گیا اور عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا پھر وہ سائیڈ میں پڑے ہوئے جوانا کی طرف جھکا اس نے اس کی دونوں آنکھیں باری باری کھول کر دیکھیں اور پھر ایک طویل سانس لے کر سیدھا ہو گیا

"ڈیسٹام گیس"....... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہ اور آگے بڑھ کر اس نے پیر سے اوندھے منہ پڑے ایک ایکریمین کو سیدھا کیا تو دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ یہ آدمی زندہ تھا لیکن اس کی حالت خاصی خراب نظر آرہی تھی۔

"نجانے ٹائیگر کس طرح ہوش میں آیا۔ اس کی گردن پر بھی زخم ہے۔ کس نے یہ زخم ڈالا ہو گا"....... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے دور سے ٹائیگر کو واپس آتے ہوئے دیکھا۔ اس کے ہاتھ میں میڈیکل باکس موجود تھا۔

"تم کیسے ہوش میں آئے تھے۔"۔ عمران نے ٹائیگر کے قریب آتے ہی پوچھا۔

"مجھے اچانک شدید درد کا احساس ہوا اور پھر مجھے ہوش آیا تو یہ آدمی

پشت کے بل گرا پڑا تھا اور یہ دوسرا اسے اٹھنے میں مدد دے رہا تھا۔ پھر میں اٹھ کر کھڑا ہوا تو یہ دوسرا آدمی میری طرف بڑھا۔ میں نے جیب سے ریوالور نکال کر اسے روکنے کی کوشش کی تو یہ نہ رکا اور کہنے لگا کہ اسلحہ نہیں چل سکتا۔ میں نے ٹریگر دبا دیا تو گولی اس کے سینے پر پڑی اور یہ الٹ کر پیچھے جا گرا دوسرا آدمی مشین گن کی طرف جھپٹا تو میں نے اس پر بھی فائر کر دیا اور یہ بھی ہٹ ہو گیا۔ یقیناً انہوں نے خنجر سے مجھے ذبح کرنا چاہا تھا لیکن گردن پر زخم ہوتے ہی مجھے ہوش آگیا تھا۔ میں نے اس خیال کے تحت یہی سوچا کہ گردن سے خون نکلنے کی وجہ سے مجھے ہوش آیا ہو گا۔ میں نے قمیض پھاڑ کر گردن پر پٹی باندھ دی اور پھر میں نے خنجر اٹھا کر آپ کی گردن پر آہستہ سے چلایا اور جیسے ہی خون نکلا آپ بھی ہوش میں آگئے"....... ٹائیگر نے میڈیکل باکس نیچے رکھ کر اسے کھولتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ڈیسٹام گیس کی وجہ سے آج ہم یقینی موت سے بچ نکلے ہیں۔ ویسے یہ آدمی ابھی تک زندہ ہے۔ اسے طاقت کے دو انجکشن لگا دو۔ اگر یہ بچ گیا تو ہو سکتا ہے کہ یہاں سے نکلنے میں کام آجائے"....... عمران نے کہا۔

"پہلے میں آپ کی گردن پر بینڈیج کر دوں پھر اسے دیکھوں گا"۔ ٹائیگر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ذبح بھی خود ہی کرتے ہو اور علاج بھی خود ہی کرتے ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور نیچے اکڑوں بیٹھ گیا۔

"آپ تصور بھی نہیں کر سکتے عمران صاحب کہ آپ کی گردن پر خنجر چلاتے ہوئے مجھے کس قدر تکلیف دہ کیفیت سے گزرنا پڑا ہے"۔ ٹائیگر نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"تم تو گیسوں کے ماہر ہو۔ تمہیں تو اندازہ ہو جانا چاہیئے تھا کہ اسلحہ نہ چلنے کی بات اور پھر خون نکلنے پر تمہارے ہوش میں آنے کا مطلب یہی ہے کہ ڈیسٹام گیس بے ہوشی کے لئے استعمال کی گئی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ سرے سے اس کا خیال ہی مجھے نہیں آیا۔ ورنہ میں آپ کے بازو پر خراش ڈال کر خون نکال کر آپ کو ہوش میں لے آتا۔ ویسے میں حیران ہو رہا تھا کہ آپ کے گلے پر تیز دھار خنجر بھی نہ چل رہا تھا۔ بڑی مشکل سے میں نے زخم لگا کر خون نکالا ہے اس وقت تو میں حیران ہو رہا تھا اب معلوم ہوا ہے کہ یہ ڈیسٹام گیس کا ہی نتیجہ تھا"۔ ٹائیگر نے عمران کی گردن پر موجود زخم کی بینڈیج کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تمہاری گردن پر تو خاصا زخم ہے اور ابھی تک خون رس رہا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ اس آدمی نے واقعی تمہیں ذبح کرنے کی کوشش کی تھی مگر ڈیسٹام گیس کی وجہ سے بچ گئے ہو۔ ورنہ شاید گردن ہی علیحدہ ہو جاتی"....... عمران نے ٹائیگر کی گردن پر بندھا ہوا کپڑا علیحدہ کرتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ٹائیگر کی گردن کا زخم صاف کر کے اس کی بینڈیج کر دی۔

"تم بازو پر زخم لگا کر باقی ساتھیوں کو ہوش میں لے آؤ۔ میں اسے

چیک کرتا ہوں"۔ عمران نے ٹائیگر سے کہا اور پھر میڈیکل باکس سے اس نے انجکشن نکال کر اس آدمی کو یکے بعد دیگرے تین انجکشن لگائے اور اس کی پشت پر موجود گولی کے زخم کا اس نے نشتر کی مدد سے باقاعدہ آپریشن کر ڈالا۔ پھر گولی نکال کر اس نے زخم صاف کر کے بینڈیج کر دی اور بینڈیج کرنے کے بعد ایک بار پھر اسے دو انجکشن لگا دیئے جبکہ اس دوران ٹائیگر نے خنجر کی مدد سے باقی ساتھیوں کی کلائیوں پر ہلکے ہلکے زخم ڈال کر خون باہر نکالا اور پھر ایک ایک کر کے وہ سب ہوش میں آگئے۔ ٹائیگر ساتھ ساتھ ان کی بینڈیج بھی کرتا چلا جا رہا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب آپ کی اور ٹائیگر کی گردن پر زخم"۔ بلیک زیرو نے ہوش میں آتے ہی پریشان ہو کر کہا۔

"عشق میں ایسا بھی ہوتا ہے۔ گلے کٹانے پڑتے ہیں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹائیگر بھی بے اختیار مسکرا دیا۔

اسی لمحے وہ آدمی جس کا عمران نے باقاعدہ آپریشن کیا تھا کراہتا ہوا ہوش میں آگیا اس نے ہوش میں آتے ہی اٹھنے کی کوشش کی لیکن زخم کی وجہ سے اٹھ نہ سکا اور بری طرح کراہنے لگا۔

"کیا نام ہے تمہارا"....... عمران نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم۔ تم سب ہوش میں آگئے ہو۔ اس آدمی کا ریوالور چل گیا تھا مگر میری مشین گن تو نہ چل سکی تھی اور پھر یہ اچانک کیسے ہوش میں آ گیا"....... اس آدمی نے عمران کے سوال کا جواب دینے کی بجائے

حیرت بھرے لہجے میں کہنا شروع کر دیا۔ اس کے چہرے پر شدید تر
تکلیف کے ساتھ ساتھ حیرت کے تاثرات بھی موجود تھے اور عمران ا
کے بولتے ہی سمجھ گیا کہ یہ لوتھر ہے۔ ہیڈ کوارٹر کا انچارج۔ کیونکہ
اسے آواز سے پہچان گیا تھا۔

" تم لوگ سائنسی آلات استعمال تو کرتے ہو لیکن تمہیں اس
ماہیت کے بارے میں معمولی سا علم بھی نہیں ہوتا۔ اگر تمہیں معلو
ہوتا کہ جو کیپسول تم نے بے ہوشی کے لئے فائر کئے تھے ان میں ڈیسٹ
گیس بھری ہوئی ہے اور ڈیسٹام گیس کی خاصیتوں کے بارے میں !
تمہیں معلومات ہوتیں تو اس وقت تم اس طرح بے بس نہ پڑے
ہوتے بلکہ تمہاری جگہ ہم ہمیشہ کے لئے بے بس ہو چکے ہوتے
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" مجھے ڈیوس نے روکا تھا کہ جب تک گیس کے اثرات ختم نہ
جائیں میں فائر نہ کروں۔ ورنہ گیس کو آگ لگ جائے گی اور ہ
کوارٹر بھی تباہ ہو جائے گا۔ لیکن پھر جب میں نے گیس کے ختم ہو۔
پر تم پر فائر کرنا چاہا تو مشین گن چلی ہی نہیں حالانکہ اس میں میگزی
بھی فل تھا۔ پھر میں نے خنجر منگوا کر تمہارے گلے کاٹنے چاہے
باوجود پورا زور لگانے کے اس آدمی کے گلے پر خنجر پوری طرح چلا ہی
تھا بلکہ ہلکا سا زخم آیا اور پھر یہ آدمی اس طرح پھڑکا کہ میں اچھل کر پیچ
جا گرا پھر اس نے ریوالور نکال کر فائر کیا تو اس کا ریوالور چل گیا
ڈیوس ہلاک ہو گیا اور میں ہٹ ہو گیا۔ یہ سب کیا ہے۔ کیا تم جادو

ہو۔ یہ سب کیا ہے "......... لوتھر نے اس انداز میں بات کرتے ہوئے
کہا جیسے وہ یہ سب کچھ لاشعوری طور پر کہہ رہا ہو۔ شاید ہٹ ہوتے
وقت اس کے ذہن میں ریوالور چلنے کی وجہ سے جو شدید ترین حیرت
ثبت ہو گئی تھی یہ اس کا رد عمل تھا کہ وہ ان لوگوں کو یہ سب کچھ کہہ
رہا تھا جن کے سامنے اب وہ بے بس پڑا ہوا تھا۔

" ڈیوس اس گیس کی صرف ایک خاصیت جانتا تھا اور وہ بھی شاید
اس نے صرف سن رکھی تھی ورنہ اگر اس گیس کے بارے میں اسے
پوری طرح معلومات حاصل ہوتیں تو وہ تمہیں یہ بھی بتاتا کہ ڈیسٹام
گیس کے اثرات کھلے ہوئے اسلحے پر اس طرح ہوتے ہیں کہ بارود پر
اس گیس کی تہہ جم جاتی ہے اور پھر وہ آٹھ گھنٹوں کے لئے ناکارہ ہو
جاتا ہے۔ ٹائیگر کا ریوالور اس لئے کام کر رہا تھا کہ وہ اس کی جیب میں
تھا اگر وہ بھی اس کے ہاتھ میں ہوتا تو وہ بھی بے کار ہو جاتا اور اسی طرح
ڈیسٹام گیس کے اثرات بارود کی طرح انسانی جسم کی کھال پر بھی
بالکل اسی انداز میں ہوتے ہیں۔ کھال پر بھی اس کی نظر نہ آنے والی
تہہ جم جاتی ہے جس کی وجہ سے اس جسم کے کھلے ہوئے حصے کی کھال
اس قدر سخت ہو جاتی ہے کہ انتہائی تیز دھار خنجر پوری قوت سے چلایا
جائے تب بھی معمولی سا زخم ہی پڑتا ہے اور چونکہ یہ گیس جسم میں
خون کی سرکولیشن پر اثر ڈالتی ہے۔ اس لئے اگر اس کے شکار کا خون
جسم کے کسی بھی حصے سے معمولی سا بھی نکل آئے تو سرکولیشن معمول
پر آجاتی ہے اور آدمی ہوش میں آجاتا ہے۔ چنانچہ تم نے جیسے ہی ٹائیگر

کو ذبح کرنا چاہا۔ وہ ہوش میں آگیا اور پھر اپنے تجربے کی بنا پر اس ۔
بھی میری گردن پر خنجر چلایا۔ ڈیسٹام گیس انہی منفی خصوصیات
وجہ سے اب بے ہوش کرنے کے لئے استعمال نہیں کی جاتی بلکہ ا
اسے کھلے اسلحے کو فوری طور پر بے کار کرنے کی غرض سے استعمال
جاتا ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لوتھر کی آنکھ
حیرت سے پھٹتی چلی گئیں۔

" کاش! مجھے اس کی خصوصیات کا علم ہوتا"...... لوتھر نے ہونٹ
کاٹتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ہنس دیا۔

" صرف چیف بننے سے آدمی عقلمند نہیں ہو جاتا...... اگر ایسا ہ
تو سارے ہی چیف عقلمند ہوتے ۔ کیوں جعفر "...... عمران ۔
مسکراتے ہوئے بلیک زیرو سے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس دیا

" بات یہ ہے عمران صاحب کہ ساری عقل ایک ہی چیف ۔
حصے میں جو آگئی ہے اس لئے باقی بے چارے کیا کر سکتے ہیں "۔ بلیک
زیرو نے جواب دیا اور اس بار عمران بھی اس کے خوبصورت جواب
بے اختیار ہنس پڑا۔

" عمران صاحب ۔ آپ نے اس آدمی کو کیوں زندہ چھوڑا ہوا ہے
یہ آدمی تو اس قابل ہے کہ اس کی ایک ایک بوٹی علیحدہ کر دی جائے
یہ جرما کے ہزاروں مسلمانوں کا قاتل ہے "...... نور حسین ۔
اچانک درمیان میں مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

" ہیڈ کوارٹر سے باہر نکلنے کے علاوہ اس چیف کا سیکشن ابھی با

ہے ۔ اس کے علاوہ وہ کرنل پروم، اس کی چھاؤنی، گلویا گروپس ابھی تو
بہت کچھ باقی ہے ۔ اور لوتھر بہر حال بلیک سٹریپ کا چیف ہے "۔
عمران نے جواب دیا اور نور حسین اور نصیر دونوں نے بے اختیار
اثبات میں سر ہلا دیا۔

" تم مجھے مار ڈالو ۔ میں تمہیں کچھ نہیں بتا سکتا ۔ یہ ٹھیک ہے کہ
میں باوجود پوری کوشش کے تمہارے مقابلے میں شکست کھا گیا
ہوں لیکن میں جان تو دے سکتا ہوں لیکن تمہاری کوئی مدد نہیں کر
سکتا"...... لوتھر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

" تم سے مدد کس نے مانگی ہے لوتھر ۔ ہم مسلمان کسی بھی معاملے
میں انسانوں سے مدد مانگتے ہی نہیں ہمیں صرف اللہ تعالیٰ کی مدد چاہئے
اس کی مدد مل جائے تو پھر کوئی مشکل باقی ہی نہیں رہتی ۔ کل جہان
خود بخود مدد کرنا شروع کر دیتا ہے ۔ اس لئے تم بے فکر رہو ہمیں
تمہاری مدد کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔ ہم ویسے بھی اب بلیک
سٹریپ کے ہیڈ کوارٹر میں ہیں اور اب تک کسی کے یہاں تک نہ پہنچنے
سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اب اس ہیڈ کوارٹر میں تمہارے علاوہ کوئی
آدمی زندہ باقی نہیں بچا اس لئے اب یہ بلیک سٹریپ کا نہیں گرین
سٹار کا ہیڈ کوارٹر بن چکا ہے اور گرین سٹار یقیناً اب اس قابل ہو جائے
گی کہ تمہاری مدد کے بغیر بھی بلیک سٹریپ کے باقی ایجنٹوں کے ساتھ
ساتھ کرنل پروم اور گلویا گروپس کا خاتمہ کر سکے "۔ عمران نے منہ
بناتے ہوئے جواب دیا اور لوتھر نے کوئی جواب دینے کی بجائے اس

طرح ہونٹ بھینچ لئے جیسے اب کبھی نہ بولنے کی اس نے قسم کھالی ہو۔

"اسے اٹھا کر لے آؤ۔اب اس ہیڈ کوارٹر کے اس سیکشن کو بھی چیک کر لیں جہاں یہ لوگ موجود تھے "...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور تیزی سے راہداری کی طرف بڑھ گیا۔

جرما کے صدر جنرل گان کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ پڑا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں سے آگ کے شعلے سے نکل رہے تھے ۔وہ اس وقت اپنے صدارتی محل میں اعلیٰ سول و فوجی حکام کی خصوصی میٹنگ کی صدارت کر رہا تھا۔

"یہ ۔یہ سب کیا ہو رہا ہے ۔یہ اچانک جرما کے مسلمانوں میں اس قدر قیمتی اسلحہ کیسے تقسیم ہو گیا ہے ۔ کس نے ایسا کیا ہے ۔ یہ سب کیا ہے ۔وہ بلیک سٹریپ کیا کر رہی ہے ۔وہ گلویا کمانڈوز کیا کر رہے ہیں "۔جنرل گان نے غصے کی شدت سے میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔

"جناب !کرنل پروم کو آپ کے حکم پر کال کیا گیا ہے ۔ وہ گلویا گروپس کے چیفس کے ساتھ میٹنگ کر رہے ہیں ۔بلیک سٹریپ کے چیف جناب لوتھر بھی چھاؤنی میں موجود ہیں اور وہ میٹنگ ختم کر کے حاضر ہو رہے ہیں "...... ایک آدمی نے اٹھ کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں

کہا۔

"میٹنگ ۔ میٹنگ ۔ کیسی میٹنگ ۔ میٹنگوں سے کیا فائدہ ۔ وہاں ہر طرف جرمی فوجی مارے جا رہے ہیں ۔ مسلمان گروپ تیزی سے طاقتور ہو رہے ہیں ادھر بین الاقوامی دباؤ ہم پر بڑھتا چلا جا رہا ہے ۔ ادھر سونار حکومت کی چیخ و پکار پر اقوام متحدہ کے نمائندے سونار میں جرمی مسلمانوں کے کیمپوں کا دورہ کر رہے ہیں ادھر پوری دنیا کے مسلم ممالک کے فورمز پر احتجاج کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے اور یہ میٹنگ کر رہے ہیں ۔ فوراً بلاؤ انہیں ۔ ابھی اور اسی وقت "...... جنرل گان نے انتہائی غصیلے لہجے میں میز پر بار بار مکے مارتے ہوئے کہا اور ابھی اس کی بات ختم ہوئی تھی کہ میز پر رکھے تین مختلف رنگوں میں سے سرخ رنگ کے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور صدر نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس "...... جنرل گان نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

" سر ۔ ملٹری کمانڈر کپانگ بول رہا ہوں ۔ سر کپانگ سے ملحقہ ڈیانگ چھاؤنی کو اڑا دیا گیا ہے ۔ سر چھاؤنی مکمل طور پر تباہ ہو گئی ہے اس میں موجود اسلحہ کا ذخیرہ پھٹ گیا ہے سر ۔ کرنل پروم ، گویا گروپس کے چیفس ، بلیک سٹریپ کا چیف لوتھر اور اس کے ساتھی سب ہلاک ہو گئے ہیں سر ۔ چھاؤنی میں موجود ایک فوجی بھی زندہ نہیں بچا سر ۔ اب بھی چھاؤنی میں موجود اسلحہ دھماکوں سے مسلسل پھٹ رہا ہے ۔ ہر طرف تباہی ہی تباہی پھیلی ہوئی ہے سر "...... دوسری

طرف سے انتہائی مؤدبانہ لیکن گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ یہ سب کیا ہے ۔ یہ کیسے ہو گیا ۔ یہ کس نے کیا ہے ۔ یہ سب کچھ اچانک کیوں ہونے لگ گیا ہے "...... جنرل گان نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

" سر ۔ اس تباہی سے پہلے مجھے گرین سٹار کے کسی چیف نور حسین کی طرف سے ایک کال ملی تھی ۔ اس نے کہا تھا کہ اب گرین سٹار جرما کے مسلمانوں پر کئے جانے والے ظلم و ستم کا بھرپور انتقام لے گی ۔ سر میں نے کال ٹریس کرنے کی کوشش کی لیکن سر کال ٹریس نہ ہو سکی اور پھر اس چھاؤنی کی تباہی کی خبر آ گئی سر "...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

" تو ۔ تو یہ بھی اس گرین سٹار کی کارروائی ہے ۔ یہ ۔ یہ ۔ اچانک گرین سٹار کیسے اس قدر قوت پکڑ گئی ۔ یہ اچانک وہ کیسے طاقتور ہو گئی اس کے پاس اس قدر اسلحہ کہاں سے آ گیا ۔ اس کے پاس اتنی ہمت اور قوت کہاں سے آ گئی کہ اس نے اتنی بڑی چھاؤنی اڑا دی ۔ بلیک سٹریپ کے چیف کو ختم کر دیا ۔ کرنل پروم ختم ہو گیا ۔ گویا گروپس ختم ہو گئے ۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے ۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے "...... جنرل گان نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر میز پر گر گیا ۔ دو آدمیوں نے تیزی سے آگے بڑھ کر صدر کو سنبھالا ۔ صدر کی حالت واقعی خراب ہو رہی تھی اس کا چہرہ بری طرح لٹک گیا تھا ۔ ہونٹ بھنچے ہوئے تھے ۔

" سر۔ ضرور کوئی خاص گروپ گرین سٹار کے پیچھے ہے۔ ورنہ کپانگ کی سابقہ حکومت کے خاتمے کے ساتھ ہی گرین سٹار بھی ختم ہو گئی تھی۔ مجھے کرنل پروم نے بھی اور بلیک سٹریپ کے چیف لوتھ نے خود بتایا تھا کہ گرین سٹار کے سارے اڈے ختم کر دیئے گئے ہیں۔ ان کے سیکشنز چیفس ہلاک کر دیئے گئے ہیں اس کے سربراہوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے"۔ ایک باوردی آدمی نے اٹھ کر کہا۔ اس کے کاندھوں پر موجود اسٹارز بتا رہے تھے کہ وہ فوج کا کمانڈر انچیف ہے۔

" گروپ۔ اوہ۔ اوہ۔ کہیں یہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے خطرناک ایجنٹوں کی کارروائی تو نہیں۔ اوہ۔ اوہ۔ یقیناً یہ وہی لوگ ہوں گے۔ بلیک سٹریپ کے چیف نے بتایا تھا کہ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں اور وہ گرین سٹار کی امداد کے لئے جرما پہنچ چکے ہیں۔ مگر لوتھر نے تو کہا تھا کہ بلیک سٹریپ نے ان کو گھیر لیا ہے اور وہ ان کا خاتمہ کر دے گی۔ پھر۔ پھر۔ یہ سب کس طرح ہو گیا۔ وہ لوتھر خود بھی مارا گیا۔ اوہ۔ ویری بیڈ"...... جنرل گان نے چونک کر کہا۔ وہ اب کافی حد تک سنبھل چکا تھا۔

" جناب، ہم سب انہیں تلاش کر کے ختم کر دیں گے۔ چند افراد کی کیا حیثیت ہے"...... ملٹری سیکرٹ سروس کے چیف نے اٹھ کر کہا لیکن اسی لمحے سفید رنگ کے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور جنرل گان نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس"...... جنرل گان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" جناب، کوئی علی عمران نام کا آدمی آپ کو انتہائی اہم اطلاع دینا چاہتا ہے۔ ہم نے اسے بہت روکا ہے لیکن اس کا اصرار ہے کہ اگر اس کی فوری طور پر آپ سے بات نہ کرائی گئی تو آپ کو اور جرما کو ناقابل تلافی نقصان اٹھانا پڑے گا"...... دوسری طرف سے صدر کے پرائیویٹ سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" علی عمران۔ وہ کون ہے"...... جنرل گان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" سر ہم نے اس سے تعارف پوچھا تھا لیکن اس نے سوائے آپ کے اور کسی سے کوئی بات کرنے سے انکار کر دیا ہے اب جیسے آپ حکم کریں"...... دوسری طرف سے پرائیویٹ سیکرٹری نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

" اہم اطلاع دینا چاہتا ہے۔ کیسی اہم اطلاع۔ ٹھیک ہے بات کراؤ۔ مگر پہلے چیک کر لو کہ یہ کہاں سے بول رہا ہے"...... جنرل گان نے کہا۔

" ہم نے چیکنگ کی ہے جناب۔ لیکن پتہ نہیں چل سکا۔ وہ کرون سے کال نہیں کر رہا جناب"۔ پرائیویٹ سیکرٹری نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ بات کراؤ"...... جنرل گان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ہیلو۔ کیا میں جرما کے صدر جنرل گان سے مخاطب ہوں"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک باوقار آواز سنائی دی۔

"یس ۔ہم جنرل گان بول رہے ہیں ۔ تم کون ہو "...... جنرل گان نے انتہائی مغرورانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں تو تم سے عزت سے بات کر رہا تھا لیکن شاید تم اس قابل نہیں ہو کہ تمہیں عزت سے مخاطب کیا جائے اس لئے اب میں بھی اسی لہجے میں تم سے بات کروں گا "...... دوسری طرف سے اس بار انتہائی توہین آمیز لہجے میں کہا گیا تو جنرل گان کا چہرہ اپنی اس توہین پر قندھاری انار کی طرح سرخ پڑ گیا کیونکہ میٹنگ فون کی وجہ سے اس میں لاؤڈر نصب تھا اور اس وجہ سے دوسری طرف سے آنے والی آواز میٹنگ میں موجود ہر فرد سن رہا تھا۔

"یو شٹ اپ ۔ نانسنس ۔ میں تمہیں گولیوں سے اڑا دوں گا "۔ جنرل گان نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"زیادہ غصے میں آنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ میرا نام علی عمران ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سے ہے "...... دوسری طرف سے مضحکہ اڑانے والے لہجے میں کہا گیا تو جنرل گان بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا ۔ کیا ۔ پاکیشیا سے تمہارا تعلق ۔ اوہ ۔ اوہ ۔ کہیں تم وہی ایجنٹ تو نہیں ہو جس کے متعلق لوتھر نے مجھے بتایا تھا "...... جنرل گان نے سارا غصہ بھولتے ہوئے حیرت سے چیختے ہوئے کہا۔

"چلو اچھا ہوا کہ لوتھر نے میرا تعارف پہلے ہی کرا دیا تھا ۔ ہاں میں وہی ہوں ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس تو سرکاری مجبوری کی وجہ سے یہاں کام نہ کر سکتی تھی لیکن میرے لئے تو ایسی کوئی مجبوری نہ تھی سمجھے ۔

تم اور تمہاری فوج نے نہ صرف یہاں کے مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کر رکھا تھا بلکہ تم نے اسرائیل اور ایکریمی ایجنٹوں پر مشتمل بلیک سٹریپ نامی تنظیم بنا رکھی تھی تاکہ تم جبرا سے مسلمانوں کا خاتمہ کر دو ۔ لیکن سنو ۔ تمہارا یہ ارادہ اللہ تعالیٰ نے خاک میں ملا دیا ہے سمجھے ۔ بلیک سٹریپ کا ہیڈ کوارٹر جو وڈ کاک جنگل میں تھا وہ تباہ کر دیا گیا ہے ۔ اس کا چیف لوتھر اور اس کے ساتھی ہلاک کر دیئے گئے ہیں ۔ بلیک سٹریپ کے سارے سرکردہ سیکشنز ختم ہو چکے ہیں ۔ ڈیانگ چھاؤنی کو تباہ کر دیا گیا ہے ۔ تمہارا وہ ظالم کرنل پروم بھی ہلاک کر دیا گیا ہے ۔ گلویا کمانڈوز سیکشن چیفس سمیت ختم کر دیئے گئے ہیں ۔ گرین سٹار کو انتہائی طاقتور بنا دیا گیا ہے ۔ بلیک سٹریپ کا سارا اسلحہ گرین سٹار کے کارندوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے اور اب وہ تمہارے فوجیوں سے بخوبی نمٹ لیں گے انہیں اس قابل کر دیا گیا ہے کہ وہ ظلم کے لئے اٹھنے والے ہاتھوں کو قوت سے توڑ ڈالیں ۔ ان کو اتنی قوت حاصل ہو گئی ہے کہ وہ مسلمانوں کی طرف اٹھنے والی ٹیڑھی آنکھیں نکال پھینکیں اور یہ بھی سن لو کہ ڈیانگ چھاؤنی بھی ہمارے ہی ہاتھوں تباہ ہوئی ہے ۔ ہم نے پہلے بلیک سٹریپ کا خاتمہ کیا پھر ہم اس کے چیف لوتھر کے روپ میں چھاؤنی میں گئے ۔ کرنل پروم سیدھا سادھا فوجی ثابت ہوا ۔ اس نے بلیک سٹریپ کے چیف کے حکم پر سارے گلویا سیکشنز کے چیفس کی ہنگامی میٹنگ کال کی اس دوران ہمارے ساتھیوں نے چھاؤنی کے اسلحہ خانے میں وائرلیس چارجز بم فٹ کر

دیئے اور پھر ہم کرنل پروم کو میٹنگ میں چھوڑ کر ہیلی کاپٹر کے ذریعے وہاں سے نکل آئے اور اس کے بعد ہم نے صرف ایک بٹن دبایا اور پوری ڈیانگ چھاؤنی ختم ہو گئی تمہیں یقیناً اس کی رپورٹ مل گئی ہو گی ۔ ہم چاہتے تو تمہارے پریذیڈنٹ ہاؤس کو بھی ڈیانگ چھاؤنی کی طرح اڑا دیتے اور تم جرما کے صدر ہونے کے باوجود اب بھی ہماری مشین گنوں سے نکلنے والی گولیوں سے دور نہیں ہو ۔ لیکن تم بہر حال ایک ملک کے صدر ہو ۔ اس لئے ہم تمہیں یہ آخری چانس دے رہے ہیں اگر تم نے یا تمہاری فوج نے جرمی مسلمانوں پر مزید ظلم و ستم کیا تو پھر ہمارا دوسرا نشانہ تم ہو گے ۔ سمجھ گئے ہو اور تمہاری فوج اور تمہارے سارے آدمی بھی مل کر تمہیں موت سے نہ بچا سکیں گے یہ ہماری طرف سے آخری وارننگ ہے ۔ جرما کے مسلمان بھی جرما کے باشندے ہیں اور انہیں بھی یہاں اسی طرح رہنے کا حق ہے جس طرح جرما کے دوسرے باشندوں کا ہے اور اب تمہیں یہ حق انہیں دینا پڑے گا ۔ ورنہ دوسری صورت میں جرما پر مسلمانوں کی حکومت قائم کر دی جائے گی "...... دوسری طرف سے انتہائی باوقار لہجے میں کہا گیا ۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ تو یہ تم لوگ ہو ۔ تم نے یہ سب کچھ کیا ہے ۔ میں حکومت پاکیشیا سے احتجاج کروں گا ۔ میں حکومت پاکیشیا کو مجبور کر دوں گا کہ وہ تمہیں ہمارے حوالے کر دے "...... جنرل گان نے غصے سے چیختے ہوئے کہا ۔

" تم ظالم ہونے کے ساتھ ساتھ احمق بھی ہو ۔ پہلی بات تو یہ ہے

کہ ہمارا حکومت پاکیشیا سے کوئی سرکاری تعلق نہیں ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ تمہارے پاس ہمارے خلاف کوئی ثبوت نہیں ہے اور تیسری بات یہ کہ پھر تمہیں عالمی سطح پر اس بات کا اقرار کرنا پڑے گا کہ تم نے اسرائیلی اور ایکریمی ایجنٹوں پر مشتمل ایک تنظیم بلیک سٹریپ بنا رکھی تھی جو یہاں کے مسلمانوں پر ظلم و ستم توڑ رہی تھی اور آخری بات یہ کہ اس کے بعد تمہاری زندگی کی چند سانسیں باقی رہ جائیں گی ۔ اگر ہم تمہاری ناقابل تسخیر ڈیانگ چھاؤنی کو تباہ کر سکتے ہیں تو ہمارے لئے تمہارا پریذیڈنٹ ہاؤس اڑانا کونسا مشکل ہے ۔ میری طرف سے اجازت ہے کہ تم یہ سب کچھ کر کے دیکھ لو "...... دوسری طرف سے مضحکہ اڑاتے ہوئے لہجے میں کہا گیا ۔

" تم ۔ تم چاہتے کیا ہو ۔ تم ۔ تم...... " جنرل گان نے بے اختیار گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا ۔

" وہی جو کچھ میں نے پہلے تم سے کہا ہے ۔ اسی میں تمہاری اور تمہاری حکومت کی بچت ہے ۔ اور سنو ۔ اب اگر مجھے اطلاع ملی کہ تم نے بلیک سٹریپ یا اس جیسی کوئی اور تنظیم مسلمانوں کے خاتمے کے لئے بنائی ہے تو پھر اس بار صرف وہی تنظیم تباہ نہ ہو گی تمہارا حشر بھی ان کے ساتھ ہی ہو گا "...... دوسری طرف سے انتہائی سرد لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا ۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں ۔ یہ ۔ یہ واقعی انتہائی خطرناک لوگ ہیں ۔ ہم ان سے مقابلہ نہیں کر سکتے ۔ اگر اسرائیلی

ایجنٹ ان کا مقابلہ نہیں کر سکے تو ہم کس طرح کر سکتے ہیں"۔ جنرل گان نے رسیور رکھتے ہوئے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ ہم ان کا خاتمہ کر دیں گے۔ یہ چند لوگ حکومت سے اور فوج سے کس طرح مقابلہ کر سکتے ہیں"۔ کمانڈر انچیف نے کہا۔

"تم۔ تم۔ ان کا مقابلہ کرو گے۔ جرما کی سب سے بڑی چھاؤنی اڑا دی گئی۔ بے شمار فوجی ہلاک ہو گئے اور تم یہاں بیٹھے باتیں کر رہے ہو۔ یہی مقابلہ کیا ہے تم نے۔ بولو۔ جواب دو۔ کیوں نہ تمہاری اس غفلت پر تمہارا کورٹ مارشل کر دیا جائے۔ تمہیں تمہاری اس کوتاہی پر گولی سے اڑا دیا جائے"...... جنرل گان نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"ج۔ ج۔ جناب......" کمانڈر انچیف کا چہرہ یکلخت زرد پڑ گیا۔

"شٹ اپ۔ جو لوگ پوری چھاؤنی اڑا سکتے ہیں۔ جو ناقابل تسخیر ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر سکتے ہیں وہ پریذیڈنٹ ہاؤس کو تباہ نہیں کر سکتے۔ جو کرنل پروم کو اس کی چھاؤنی کے اندر ہلاک کر سکتے ہیں کیا وہ مجھے پریذیڈنٹ ہاؤس میں ہلاک نہیں کر سکتے"...... جنرل گان نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور اس بار کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ سب سر جھکائے خاموش بیٹھے رہے۔

"او۔ کے۔ اب مجھے سیاسی طور پر ہی اس کا حل نکالنا پڑے گا۔ اب واقعی مجھے کچھ کرنا ہو گا۔ کچھ کرنا ہو گا"...... جنرل گان نے خود کلامی کے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ رسمی طور پر

میٹنگ برخواست کئے بغیر کرسی سے اٹھ کر مخصوص دروازے کی طرف چل پڑا اور میٹنگ میں شریک سب افراد حیرت سے اس مطلق العنان آمر جنرل گان کو اس ڈھیلے اور شکست خوردہ انداز میں چلتے ہوئے پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھتے رہ گئے۔ اس کے ساتھ ہی وہ سوچ رہے تھے کہ یہ علی عمران اور اس کے ساتھی آخر کیسے لوگ ہوں گے جنہوں نے چند افراد ہونے کے باوجود پوری جرما حکومت، اس کی فوج اور اس کے مطلق العنان آمر کو اس انداز میں شکست دے دی ہے اور اس تصور کے ساتھ ہی ان سب کے جسموں میں بے اختیار سردی کی لہر سی دوڑتی چلی گئی۔

ختم شد

عمران سیریز میں انتہائی خوفناک ایڈونچر

پلاٹینیم جوبلی نمبر

کاروان دہشت

مصنف مظہر کلیم ایم اے

- پاکیشیا کی مکمل تباہی کے لئے دنیا کی دو بڑی طاقتوں کے خوفناک منصوبے۔
- کافرستان اور روسیاہ۔ پاکیشیا کی مکمل تباہی کے لئے دو خوفناک منصوبوں پر بیک وقت عمل شروع کر دیتے ہیں۔
- عمران اور سیکرٹ سروس کے ممبران پر مشتمل وطن کی سلامتی پر جان دینے والا کاروان آگے بڑھتا ہے۔

کاروان دہشت جو دنیا کی دو خوفناک طاقتوں سے دیوانہ وار ٹکرا گیا۔

مہاویر چکر کافرستان کی خوفناک تنظیم۔ جس نے پاکیشیا کے کروڑوں عوام کے خاتمے کے لئے انتہائی خوفناک منصوبہ بنایا مگر کاروان دہشت مجسم موت بن کر مہاویر چکر سے ٹکرا گیا اور پھر گزرنے والا ہر لمحہ موت کے روپ میں ڈھلتا چلا گیا۔

کے۔ جی۔ بی روسیاہ کی انتہائی طاقتور اور خطرناک تنظیم۔ جو پاکیشیا کی مکمل تباہی کے لئے آتش فشاں کی طرح پھٹ پڑی مگر کاروان دہشت کو روکنا ان کے بس سے باہر تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی دیوانہ وار کے۔جی۔بی سے ٹکرا گئے اور کے۔جی۔بی جیسی دہشت ناک تنظیم کو آخر کار اپنے زخم چاٹنے پر مجبور ہونا پڑا۔

- کافرستان کی خوفناک تنظیم مہاویر چکر اور روسیاہ کی طاقتور تنظیم کے۔جی۔بی سرزمین پاکیشیا کے ایک ایک فرد کو ہلاک کرنے اور ایک ایک انچ ٹکڑے کو ہمیشہ کے لئے اور مکمل طور پر تباہ کرنے کے منصوبے لئے میدان میں کود پڑیں۔

خوفناک اور دہشت انگیز منصوبے مگر کاروان دہشت ایک ایسا کاروان جس کا ہر ممبر مجسم موت کا روپ دھار چکا تھا۔ کاروان دہشت سے مقابلے پر آ کر دونوں تنظیمیں موت کی دلدل میں اترتی چلی گئیں۔ ایسی موت جو پوری دنیا کے لئے عبرت کا نشان بن گئی۔

- برستی گولیوں، بموں کے خوفناک دھماکوں، فضا میں اڑتے ہوئے انسانی اعضا اور فواروں کی طرح ابلتے ہوئے انسانی خون کے دھاروں میں کاروان دہشت آگے ہی آگے بڑھتا چلا گیا۔

کاروان دہشت

ایک ایسا ناول جسے صفحہ قرطاس پر ابھارتے ہوئے قلم بھی دہشت سے لڑکھڑاتا رہا

مجسم دہشت

مکمل تباہی

خوفناک حد تک تیز ایکشن
اور
لمحہ بہ لمحہ اعصاب شکن سسپنس
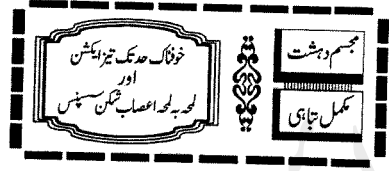
ان سب کے خوبصورت امتزاج کا نام ہے

کاروان دہشت

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک انتہائی یادگار اور انوکھا ایڈونچر

بلیک ہاؤنڈز

مصنف مظہر کلیم ایم اے

وادی مشکبار

جہاں کافرستان سے آزادی اور پاکیشیا میں شمولیت کے لئے مجاہدین کی تحریک اپنے عروج پر پہنچ چکی تھی۔

وادی مشکبار

جس کے مجاہدین کافرستان حکومت کے ناجائز قبضے سے آزادی حاصل کرنے کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر رہے تھے۔

بلیک ہاؤنڈز

کافرستان کی ایک ایسی مخصوص تنظیم جو وادی مشکبار میں مجاہدین کے لیڈروں کے خاتمے کے لئے ظلم و ستم کے پہاڑ توڑنے میں مصروف تھی۔

بلیک ہاؤنڈز

ایک ایسی تنظیم جس کی کارروائیوں کی وجہ سے وادی مشکبار میں مجاہدین کی تحریک کو مسلسل شدید نقصان پہنچ رہا تھا اور مجاہدین کے گروپ لیڈرز ایک ایک کر کے شہید ہوتے جا رہے تھے۔

بلیک ہاؤنڈز

ایک ایسی خفیہ تنظیم جو کافرستانی فوجوں سے بھی زیادہ ظالم، زیادہ طاقتور اور زیادہ تربیت یافتہ تھی۔

عمران سیریز میں عالمی سطح پر ہونے والی پس پردہ جدوجہد کی دلچسپ اور ہنگامہ خیز

ٹریٹی

مصنف
مظہر کلیم ایم

ٹریٹی — اقوام متحدہ کے تحت ایک ایسی کمیٹی جس کی وجہ سے ایکریمیا نے
دنیا کے مسلم بلاک کو عالمی سطح پر ابھرنے اور اتحاد کرنے سے روک رکھا تھا

ٹریٹی — جو اقوام متحدہ کے تحت ملکوں کے آپس میں ہونے والے اہم معا
کو منظور یا نامنظور کرنے کا اختیار رکھتی تھی۔

ٹریٹی — جس کی صدارت پر ایکریمیا کا مستقل قبضہ تھا جسے مسلم بلاک
کرنے کا منصوبہ بنایا۔

ٹریٹی — جس کی صدارت پر قبضہ برقرار رکھنے کے لئے عالمی سطح پر انتہائی خوف
اور بھیانک پس پردہ سازشیں شروع ہو گئیں۔

ٹریٹی — جس کی صدارت ایکریمیا نے ایک چھوٹے سے افریقی ملک کو دلا
اور اس طرح اس پر اپنا بلاواسطہ قبضہ برقرار رکھا۔ لیکن اس چھوٹے افریقی م
نے ایکریمیا کے غلبے کے خلاف بغاوت کر دی۔ کیوں اور کیسے؟

ٹریٹی — جس کی صدارت پر ایکریمی قبضے کو روکنے کے لئے اور مسلم بلاک
عالمی اتحاد کی خاطر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس میدان میں کود پڑی اور
ایکریمیا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے درمیان ایک ناقابل یقین اور خوفناک ط
جدوجہد کا آغاز ہو گیا۔ انجام کیا ہوا؟

سرگشاکا — ایک چھوٹے سے افریقی ملک کے چیف سیکرٹری۔ جو عالمی ر
ایکریمیا اور مسلم بلاک دونوں کے لئے مرکزی اہمیت اختیار کر گئے۔ کیوں؟

رگشاکا — جن کی حفاظت عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اپنے ذمے لے
لی جبکہ ان کو زندہ یا مردہ اپنی تحویل میں لینے کے لئے ایکریمیا نے اپنی تمام
طاقت میدان عمل میں جھونک دی۔

یٹی — جس پر قبضہ کے لئے سرسلطان پر حملہ کیا گیا اور سرسلطان کی موت یقینی
بنا دی گئی۔ کیا سرسلطان ہلاک ہو گئے؟

ارفوک — ایکریمیا کا ایک ایسا ایجنٹ جو ایکریمی حکام کی نظروں میں عمران اور پاکیشیا
سیکرٹ سروس کا صحیح مدمقابل ثابت ہو سکتا تھا۔

- کیا نارفوک، عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل کامیاب رہا۔ یا؟
- پس پردہ ہونے والی انتہائی خوفناک اور بھیانک سازشوں کی تفصیل۔
- عالمی سطح پر ہونے والی ایک ایسی جدوجہد جس پر پوری دنیا کے مستقبل کا انحصار تھا۔
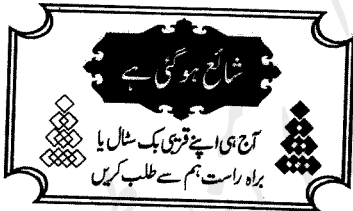
عمران سیریز میں ایک انتہائی دلچسپ' یادگار اور تحیر خیز ناول

شیڈاگ ہیڈکوارٹر

مصنف ▬▬ مظہر کلیم ایم اے

شیڈاگ ہیڈکوارٹر جسے تلاش کرنا ہی ناممکن تھا لیکن عمران نے ہر قیمت پر ا
تباہ کرنے کا فیصلہ کرلیا تھا۔ پھر ——— ؟

شیڈاگ ہیڈکوارٹر جس تک طویل جدوجہد کے بعد پہنچنے کے باوجود عمران
پاکیشیا سیکرٹ سروس اس میں داخل ہونے سے قاصر رہ
کیوں ——— ؟

شیڈاگ ہیڈکوارٹر جسے تباہ کرنے کے مشن پر عمران اور اس کے ساتھیو
واسطہ لاتعداد خونخوار شارک مچھلیوں سے پڑگیا اور عمران
اس کے ساتھی ان خونخوار شارک مچھلیوں کے مقابل
بس ہوکر رہ گئے۔

جم اسکاٹ شیڈاگ کا چیف۔ جس نے عمران اور اس کے ساتھیو
ہلاک کرنے کے لئے انتہائی جدید ترین اور انتہائی مہلک ا
کا بے دریغ استعمال شروع کر دیا۔ پھر کیا ہوا ———

وہ لمحہ جب عمران کے ساتھی جولیا' تنویر اور کیپٹن شکیل تینوں عمران اور
دوسرے ساتھیوں کی آنکھوں کے سامنے مشین گن کے
برسٹ کا شکار ہو گئے حقیقی شکار۔ پھر ——— ؟

وہ لمحہ جب عمران نے شیڈاگ ہیڈکوارٹر کو تباہ کرنے کا ارادہ ترک کر
دیا۔ کیوں ——— ؟

وہ لمحہ جب عمران اپنے ساتھیوں سمیت شیڈاگ ہیڈکوارٹر کو تباہ کرنے
کی بجائے مشن چھوڑ کر واپس لوٹ گیا۔ کیوں ——— ؟

کیا شیڈاگ ہیڈکوارٹر واقعی ناقابل تسخیر ثابت ہوا۔ یا؟

انتہائی تیز رفتار ایکشن

بے پناہ سسپنس اور لمحہ بہ لمحہ تبدیل ہونے والے واقعات

انتہائ

آج ہی اپنے قریبی
براہ را